كشف الغمة عن

افتراق الأمة

طبع في المطبع الشاهجهاني واقع
في بلدة بهوپال المحمية
في سنة ١٣٠٤ الهجرية
القدسية

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ حق حمدہ والصلوٰہ والسلام علی من لا نبی من بعدہ وعلی الہ وصحبہ وجندہ

امابعد جب اللہ پاک سنے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول بنا کر طرف ساری خلق کے بہیجا
کیا عرب اور کیا عجم اور وہ سب مشرک عابد غیر اللہ تہے تو جو معاملہ ساتہہ قریش کے گذرا وہ معلوم ہے
یہانتک کہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ کو آئے یہان لوگ آپ کے پاس ہر دم باوجود تنگی معیشت
وقلت قوت کے جمع رہتے اونمین کوئی پیشہ ور تہا بازار ونمین سودا سلف کیا کرتا کوئی کہجور کے باغات
رکہتا ہر وقت آتا جاتا کوئی جب ذرا سی بہی فرصت طلب قوت سے پاتا حاضر ہوتا حضرت سے کوئی کچہہ
بات پوچہتا یا خود حضرت کوئی حکم فرماتے یا کوئی ارشاد کرتے یا کوئی کام کرتے تو جو لوگ آپکے پاس
اوسدم حاضر ہوتے وہ اوسکو یاد کر لیتے اور جو غیر حاضر ہوتے وہ بات اونکو معلوم نہوتی مسئلہ
دیت جنین حمل بن مالک کو معلوم تہا اور عمر بن خطاب کو معلوم نہوا اسیطرح حضرت کے زمانہ مین
خلفای اربعہ وعبد الرحمن بن عوف وابن مسعود وابی بن کعب ومعاذ بن جبل وعمار بن یاسر وحذیفہ
بن الیمان وزید بن ثابت وابو الدرداء وابو موسی اشعری وسلمان فارسی رضی اللہ عنہم فتوی دیتے تہے

یعنی تبلیغ حدیث کرتے نہ اجتہاد درای جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہو گیا اور
ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے صحابہ متفرق ہو گئے کوئی قتال مسیلمہ کذاب و اہل ردت کے
لیے چلا گیا کوئی طرف شام کے کوئی طرف عراق کے واسطے قتال کے روانہ ہوا چند صحابی
مدینہ مین پاس ابو بکر کے رہگئے اوسوقت جب کوئی قضیہ پیش آتا ابو بکر مطابق کتاب اللہ یا سنت
رسول اللہ کے حکم کرتے اگر خود آیت یا حدیث نجانتے تو صحابۂ موجودین سے پوچھ کر حکم دیتے
اگر اونکو بھی معلوم نہوتا تو حکم مین اجتہاد کرتے جب ابو بکر بھی مر گئے اور عمر خلیفہ ہوئے اور اونھون نے
بہت سے شہر فتح کیے تو تفرق صحابہ کا اور بھی زیادہ ہو گیا جہانتک ملک فتح ہوتا وہانتک وہ
چلے جاتے اوسوقت حکومت کبھی مدینہ مین اور کبھی اور شہرونمین ہوتی جس شہر مین جو صحابی ہوتا تھا
وہ مطابق حدیث کے حکم کرتا تھا ورنہ اوس شہر کا امیر اپنے اجتہاد سے حکم دیتا تھا حالانکہ اوس
قضیہ کا حکم نبوی پاس دوسرے صحابی غیر حاضر کے موجود ہوتا تھا جو بات مدنی کو معلوم ہوتی
وہ پاس بصری کے نہوتی جو مصری کے پاس ہوتی وہ شامی کے پاس نہوتی جو شامی کو معلوم
ہوتی اوسکو بصری نجانتا جو بصری جانتا وہ کوفی کو معلوم نہوتا یہ سب حال آثار سے ثابت ہی
حضرت کے پاس سے کوئی شخص بعض اوقات مین غائب ہوتا اور اوسکی جگہہ دوسرا حاضر ہوتا
یا ایک شخص آج حاضر ہی کل غائب تھا سو ہر کسیکو وہی بات معلوم ہوتی جو وقت حاضری کے
دیکھتا سنتا اور جو غائب ہوتا اوسکو کچھہ خبر اس بات کی نہ ہوتی غرضکہ صحابہ کا زمانہ اسی کیفیت
پر گزرا پھر تابعین آئے وہ بھی بلاد متفرقہ مین تھے اونھون نے تفقہ اوسی صحابی سے کیا جو اونکے
شہر مین تھا وہ اوس صحابی کے فتوی سے تجاوز نکرتے مگر کم جب کہ غیر سے جو اور کسی شہر مین
اونکے وقت مین منجملہ صحابہ کے موجود ہوتا کوئی بات معلوم کر لیتے جسطرح کہ اہل مدینہ
اکثر فتوای ابن عمر پر تھے اور اہل کوفہ فتوای ابن مسعود پر اور اہل مصر فتوای ابن عمرو پر پھر بعد
تابعین کے فقہاء امصار آئے جیسے امام ابو حنیفہ و سفیان و ابن ابی لیلی کوفے مین اور ابن جریج
مکہ مین اور مالک اور ابن ماجشون مدینہ مین اور عثمان بتی و سوار بصرہ مین اور اوزاعی شام مین

لیث بن سعد مصر مین اونہون نے بہی اوسی دستور سابق پر اپنے اپنے شہر کے تابعین سے علم
حاصل کیا اور جس بات کا علم انکو اون سے نہ ملا وہان اپنے اجتہاد سے کام لیا حالانکہ
وہ علم اورون کے پاس موجود تہا مگر انکو معلوم نہوا سب سے پہلے مصر مین قرآن شریف
ابو قبیل نے پڑہایا اور علم حلال حرام و مسائل فقہ کو یزید بن ابی حبیب نے سکہایا ورنہ پہلے اسکے
یہی چرچا فتن و ترغیب کا رہا کرتا تہا ابو میسرہ فقیہ نے سب سے پہلے سنہ ۱۵۰ سے اول مصر مین قرات
نافع کی پڑہائی پہر انکا انتقال سنہ ۱۸۸ مین ہوا پہر ابو سعید عثمان منجملہ اہل مصر کے سب سے پہلے طرف
عراق کے واسطے طلب حدیث کے گئے انکی وفات سنہ ۱۸۴ مین ہوئی غرضکہ حال اہل اسلام
مصر وغیرہ امصار کا احکام شریعت مین اسی طرز پر تہا پہر لوگ کثرت سے طرف آفاق کے چل
نکلے اور تداخل و التقا ہوا چند اقوام واسطے جمع حدیث کے طیار ہو گئی سب سے پہلے اس علم کو
محمد بن شہاب زہری نے مدون کیا اور سب سے پہلے تصنیف و تبویب ابواب مین سعید بن عروبہ
و ربیع بن صبیح نے بصرہ مین و معمر بن راشد نے یمن مین و ابن جریج نے مکہ مین کی پہر سفیان
ثوری نے کوفہ مین اور حماد بن سلمہ نے بصرہ مین اور ولید بن مسلم نے شام مین و جریر بن عبد الحمید
نے ری مین اور عبد اللہ بن مبارک نے مرو و خراسان مین اور ہشیم بن بشیر نے واسط مین اور
کوفے مین ابو بکر بن ابی شیبہ متفرد تہے ساتہہ تکثیر ابواب وجودت تصنیف وحسن تالیف کے
اس تدبیر سے جو احادیث حضرت کے شہرہای دور و دراز مین تہی وہ سب نزدیک اوس شخص کے
پہونچ گئی جسکے پاس حدیث نتہی اور جس کے پاس وہ حدیث پہونچی اوسپر حجت قائم ہو گئی اور انکی جمعیت
سے حال تاویلات احادیث متاولہ کا کہل گیا صحیح حدیث سقیم حدیث سے الگ ہو گئی اور جو اجتہاد
خلاف کلام رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تہا اور سبب تہا ترک عمل بالحدیث کا وہ کہونٹا ہو گیا
اور مخالف سنن کا عذر ساقط ہو کر حجت قائم ہو گئی بہت سے صحابہ و تابعین اسی طریقہ پر طلب
حدیث واحد مین زمانہ دراز و جاہای دور تک رحلت و سفر کرتے تہے جس شخص کو کتب حدیث مین نظر
ہوا اور سیر صحابہ و تابعین کو جانتا پہچانتا ہی وہ اس بات سی بخوبی واقف ہی جب ہارون رشید خلیفہ

اور اونہون نے ابو یوسف صاحب امام ابو حنیفہ کو بعد ۱۷۰ھ کے والی قضا مقرر کیا تو بلاد عراق
وخراسان وشام ومصر مین کوئی قاضی مقرر نہوتا مگر وہی جسکو قاضی ابو یوسف کہدیتے بتا دیتے
تھے اسیطرح جب اندلس مین مرتضی بن ہشام ملقب بہ منتصر ۱۸۰ھ مین حاکم ہوا تو اوسنے یحیی بن یحیی
اندلسی کو خاص کرلیا یہ یحیی مکہ گئی تھے حج کیا امام مالک سے کچھ ابواب موطا کے سنے باقی ابن وہب
وابن قاسم وغیرہما سے بہت سا علم حاصل کرکے اندلس مین آئے یہان انکی بڑی آو بھگت اور ایسی
عزت ہوئی جو کسی کی نہوئی تھی دارمدار فتوی کا انپر آٹھہرا سلطان اور عامہ خلق سب انکے دروازے
پر آتی تب سے سائر اعمال اندلس مین جو کوئی قاضی ہوتا وہ انہین کے اشارہ سے ہوتا اسوجہ سے سارے
لوگ وہان کے رای امام مالک پر ہوگئے اس سے پہلے رای اوزاعی پر تھے مذہب امام مالک کو اندلس مین
پہلے زیاد بن عبد الرحمن لبسطور نے یحیی سے اول داخل کیا تھا افریقیہ مین غلبہ سنن وآثار کا تھا یہانتک کہ عبد اللہ
بن فروخ ابو محمد فارسی مذہب امام ابو حنیفہ لیکر آئے پہر اسد بن فرات قاضی افریقیہ نے مذہب ابو حنیفہ کو غالب کر دیا
جب اوسکے بعد سحنون بن ابی سعید تنوخی افریقیہ کے قاضی ہوئے تو اونہون نے پہر مذہب مالک کو پہیلایا
اور عہدہ قضا اصحاب سحنون مین آٹھہرا یہ لوگ دنیا پر جہک پڑے یہانتک کہ بنو ہاشم متولی قضا ہوئے
یہ مالکی تھے انہون نے قضا کو ارث مین ایسا لیا جیسے کوئی شخص زمینداری لیتا ہی پہر معز بن بادیس نے
سارے اہل افریقیہ کو مالکی کر ڈالا باقی مذاہب کو ترک کر دیا سارے اہل افریقیہ واہل اندلس مالکی مذہب
ہوگئے اسلیئے کہ پادشاہ مالکی مذہب تہا دنیا کی حرص نے آگہیرا کیونکہ عہدہ قضا وافتا سارے شہرون
اور قصبات اور دیہات مین اوسی کو ملتا تہا جو کہ فقیہ مذہب مالکی ہوتا تہا عوام بیچارے مصیبت
کے مارے چارناچار انہین کے احکام وفتاوے کے طرف مضطرب رہتے تھے اس مذہب نے
وہان ایسا رواج پایا اور سارے اقطار مین شائع وفاشی ہوا جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہ نے بلاد
مشرق مین شیوع وفشو پایا **حکایت** ابو حامد اسفرائنی نے جبکہ زمانہ خلیفہ قادر باللہ عباسی
مین رسائی پائی تو یہ بات اوسنے ٹھیرا لی کہ احمد بن محمد بارزی شافعی بجای ابو محمد اکفانی حنفی کے قاضی
بغداد مقرر ہون پادشاہ نے بغیر رضامندی اکفانی کے یہ بات منظور کرلی ابو حامد نے سلطان محمود بن

سبکتگین و اہل خراسان کو لکھہ بھیجا کہ خلیفہ نے عہدۂ قضا کو حنفیہ سے طرف شافعیہ کے منتقل کر دیا ہے
یہ بات خراسان مین مشہور ہو گئی بغداد کے لوگ دو گروہ ہو گئے اسکے بعد ابو العلاء صاعد بن
محمد قاضی نیسابور و رئیس حنفیہ خراسان مین آئے حنفیہ نے شورش کر کے اصحاب ابو حامد سے فتنہ برپا
کیا نوبت خلیفہ تک پہونچی قادر باللہ نے اشراف و قضاۃ کو جمع کر کے ایک خط لکھکر دیا کہ اسفرائنی
نے امیر المؤمنین کے وہم مین نصیحت و شفقت و امانت کو داخل کیا حالانکہ اصول اوسکا دغل
و خیانت پر تھا سو جبکہ یہ بات ظاہر و واضح ہو گئی اور بد باطنی اونکی معاملہ بازری مین بابت فتنہ و فساد
کے کھل گئی اور امیر المؤمنین کو اوسنے اونکے طریقۂ حنفیہ اسلاف و تقلید عہدۂ قضا سے حنفیہ کو پھیر دیا
تو اعادۂ امر طرف حق کے کیا گیا اور رسم قدیم کو جاری کیا گیا اسکے بعد حنفیہ کیطرف وہی توجہ و حرمت
و کرامت سابقہ مبذول کی اور یہ حکم دیا کہ کوئی ابو حامد سے ملاقات نکرے اور نہ کوئی حق اوسکا ادا
کرے اور نہ سلام کا جواب دے پھر ابو محمد الکفانی کو خلعت دیکر ابو حامد کو دار الخلافت سے منقطع کر دیا
اور نہایت درجہ کا غصہ ظاہر کیا اور خفگی فرمائی یہ واقعہ ۳۹۳ھ مین ہوا تھا ابو حامد وہان سے نکل کر بلاد
شام و مصر کیطرف چلے آئے **ف** سب سے پہلے جو شخص مذہب مالک کا مصر مین لایا عبد الرحیم بن خالد
ہی یہ شخص فقیہ تھا ۱۶۳ھ مین بمقام اسکندریہ مر گیا انکے بعد اس مذہب کا نشر مصر مین عبد الرحمن بن قاسم نے کیا
تب سے مذہب مالک کا مصر مین مذہب ابو حنیفہ سے بہت زیادہ مشتہر ہو گیا کیونکہ اصحاب مالک مصر مین
کثرت سے ہو گئے تھے مذہب امام ابو حنیفہ کو مصر مین کوئی نہ پہچانتا تھا یہانتک کہ امام شافعی مع عبد اللہ
بن عباس بن موسی مصر مین گئے ۱۹۸ھ مین ایک جماعت نے اعیان اہل مصر سے اونکی صحبت اختیار کی
جیسے بنی عبد الحکم و ربیع و مزنی و بویطی انھون نے تالیف شافعی کو لکھا اور اونکے مذہب پر چلے یہ مذہب
شافعی ہمیشہ مصر مین قوت پاتا رہا اور اوسکا ذکر منتشر ہوا کیا اہل مصر مذہب مالک اور شافعی دونون
پر چلتے تھے اور مالکی و شافعی ہی کو قاضی کرتے تھے یا کسی حنفی کو اتفاقا یہانتک کہ قائد جوہر بلاد افریقیہ
سے ۳۵۸ھ مین مصر کو آیا قاہرہ آباد کیا اوسدن سے دیار مصر مین رواج مذہب شیعہ کا ہو گیا قاضی
مفتی شیعہ ہونے لگے جو کوئی اونکے خلاف کرتا اوسپر انکار کرتے تا آنکہ سوای مذہب تشیع کے کوئی مذہب

بانی مذہب ہا اگرچہ یہ مذہب زمین مصر مین بیشتر سے ہی معروف تہا یزید بن ابی حبیب نے کہا ہی نشأت
بمصر وهي علوية فقلبتها عثمانية یعنی جب مینے مصر مین ہوش سنبہالا تو مصر شیعہ مذہب تہا جسنے
اوسکو عثمانی مذہب کردالا یعنی سنی **ف** ابتدا تشیع کی اسلام مین یون ہوئی ہے کہ ایک مرد یہودی
خلافت عثمان رضی اللہ عنہ مین تہا اوسکو عبد اللہ بن سبا کہتے تہے معروف بابن السوداء تہا وہ حجاز سے
طرف امصار مسلمین کے جایا کرتا تہا ارادہ اوسکا یہ تہا کہ مسلمانونکو گمراہ کردے جب یہ بات نہ بنی اور یہ
کام نکرسکا تو اسلام اور مسلمین کے ساتھہ مکروفریب سے پیش آیا ۳۳ھ مین بصرہ گیا وہان پہونچکر کچہہ مسائل لوگون
سے کہنے لگا لکن صراحت نکرتا ایک جماعت طرف اوسکے مائل ہوگئی اور اوسکی باتونمین آنے لگی یہ خبر
عبد اللہ بن عامر حاکم بصرہ کو پہونچی اونہون نے اوسکو بلا کر پوچہا کہ تو کون ہے کہا مین ایک مرد اہل کتاب مین
سے ہون مجکو اسلام مین اور تمہاری ہمسایگی مین رغبت ہی کہا وہ کیا بات ہی جو مجکو تیری طرف سے
پہونچی ہے دور ہو میرے سامنے سے وہ وہان سے نکلکر کوفہ مین آیا پہر کوفہ سے چلکر مصر پہونچا وہان
اکثر پہیرا لوگون مین بیٹھہ کر یہ بات کہی بڑا تعجب ہے اوس شخص سے جو کہ اس بات کی تصدیق کرتا ہی کہ عیسے
علیہ السلام پہر دنیا مین آئینگے اور اس بات کی تکذیب کرتا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ آئینگے
رجعت کے بارے مین لوگون سے بات چیت کرتا رہا یہانتک کہ کچہہ لوگون نے اس بات کو اوس سے
قبول کیا بعد اسکے اوسنے یہ بات کہی کہ ہر نبی کا ایک وصی ہوا کرتا ہی علی بن ابی طالب محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے وصی تہے جسنے حضرت کی وصیت بابت وصی ہونے علی کے جائز نرکہی وہ بڑا ظالم
ہے اور یہ سن رکہو کہ عثمان نے خلافت ناحق لیلی اب تم لوگ کہڑے ہوکر اپنے امرا پر طعن کرو اور اظہار امر
معروف ونہی منکر کرکے لوگونکو اپنی طرف مائل کرلو پہر اوسنے اپنی طرف کے داعی جابجا بہیجے اور
جو اہل امصار اوسکی طرف مائل تہے اونسے خط وکتابت جاری کی اون لوگون نے مخفی دعوت کرنا خلق کا
طرف اوسکی رای کے شروع کیا اور جابجا خط لکہے اور اون خطوط مین عیب اپنے امرا کا ظاہر کیا ہر شہر
والون نے دوسرے شہر والونکو لکہا یہانتک کہ ساری زمین اسی عقیدہ سے بہر گئی اور جملہ امصار
سے یہ خبر مدینہ مین آئی ۳۵ھ مین لوگون نے عثمان رضی اللہ عنہ سے حال خطوط اہل امصار کا ظاہر کیا

اور کہا وہ لوگ اپنے عمال کے شاکی ہین عثمان نے محمد بن مسلمہ کو طرف کوفہ کے اور اسامہ بن زید کو طرف بصرہ
کے اور عمار بن یاسر کو طرف مصر کے اور عبد اللہ بن عمر کو طرف شام کے روانہ کیا کہ وہان جاکر حال چال
چلن عمال کا دریافت کرین سب لوگ جاکر پھر آئے مگر عمار کہ اونہون سنے یون کہا کہ ہمنے کوئی بات عمال
کی بیجا نہین دیکھی عمار کی نسبت مدینہ مین یہ خبر آئی کہ اونکو ابن السودا نے مع ایک جماعت کے ملالیا ہی
اور اپنے ساتھہ موافق کرلیا ہی عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے عاملونکو حکم بھیجا کہ موسم مین پاس اونکے حاضر
ہون جب وہ لوگ آئے اونسے مشورہ کیا ہر کسی نے ایک رای بتائی اوسپر درمیان عثمان و علی کے کچھ
بات چیت ہو پڑی جسمین کسیقدر جفا بھی تھی یہ اسلیے کہ عثمان نے اپنے اقارب کو عہدے دیے تھے اور
اونکو اورون پر بڑھایا تھا جو لوگ عثمان سے منحرف تھے اون کے باہم یہ قرار ٹھیرا کہ جسدن امرا یہان سے
چلے جاوین ایک ہی دن سب کے سب طرف اپنے شہرون کے چلدین لیکن یہ تدبیر راست نہ آئی آخر
نوبت قتل عثمان کی ذی حجہ ۳۵ھ مین پہونچی اور جو کچھ ہوا سو ہوا پھر مذہب تشیع مصر مین روز افزون ہوتا
رہا یہانتک کہ ۵۶۴ھ ہجریہ مین ملک ناصر صلاح الدین یوسف بماہ جمادی الاولی پادشاہ ہوئے اونہون نے
تغییر دولت اسمعیلیہ و ازالہ تشیع مین کوشش کرنا شروع کی مصر مین واسطے فقہای شافعیہ و مالکیہ کے مدارس بنائے
اور سارے قضاۃ شیعہ کو مصر سے نکال دیا اور صدر الدین عبد الملک بن درباس مارانی شافعی کو قاضی
القضاۃ مقرر کیا تب سے اقلیم مصر مین جو کوئی قاضی مقرر ہوتا وہ شافعی المذہب ہوتا لوگ کہلم کہلا مذہب
مالک و شافعی پر چلنے لگے اور مذہب شیعہ و اسمعیلیہ و امامیہ مختفی ہوگیا یہانتک کہ زمین مصر سے بالکل
جاتا رہا و للہ الحمد اسیطرح سلطان نور الدین محمود بن عماد الدین زنگی حنفی مذہب تھا اور متعصب تھا اوسنے مذہب امام ابو حنیفہ
کو بلاد شام مین خوب پہیلایا اوسی کے سبب سے مصر مین کثرت حنفیت کی ہوگئی تب سے اس مذہب
نے خوب انتشار و قوت پکڑی اور مصر و شام مین فقہای حنفیہ بہت ہوگئی **ف** رہے عقائد سو
سلطان صلاح الدین نے سبکو عقیدۂ ابو الحسن علی بن اسمعیل اشعری پر لگایا اور ہونا اس عقیدے کا
اوقاف دیار مصر مین شرط کیا جیسے مدرسۂ ناصریہ و قمحیہ و خانقاہ سعید السعدا و واقع قاہرہ چنانچہ
یہی چال عقیدۂ اشعری کی سارے دیار مصر و بلاد شام و زمین حجاز و یمن و بلاد مغرب مین چل گئی

مغرب مین رای اشعری کو محمد بن تومرت نے داخل کیا یہانتک کہ یہ اعتقاد ان سب بلاد مین
ایسا جاری و ساری ہوا کہ جو کوئی خلاف اوسکے کرتا اوسکی گردن ماری جاتی زمانہ دولت ایوبیہ
مین ذکر مذہب امام ابو حنیفہ و احمد بن حنبل کا مصر مین کچھ بہت نہ تہا آخر دولت مذکورہ مین اشتہار ان
دونون مذہب کا ہوا جب ملک ظاہر بیبرس بند قداری پادشاہ ہوا اوسنے مصر و قاہرہ مین چارون
مذہب شافعی مالکی حنفی حنبلی کے قاضی مقرر کیے ۶۶۵ھ تک یہی حال رہا یہانتک کہ سارے امصار اسلام
مین کوئی مذہب مذاہب اسلام مین سے سوا ان چار مذاہب کے باقی نرہا یہی عقیدۂ اشعری تہا
اور لوگون کے لیے مدارس و خوانق و زوایا و ربط سائر ممالک اسلام مین بنگئے اور جس کا مذہب غیر
تہا وہ دشمن ٹہیر گیا اوسپر انکار کیا جاتا تہا پہر نہ کوئی قاضی ہوتا نہ کسی کی شہادت قبول کیجاتی نہ کوئی
خطیب و امام و مدرس مقرر ہوتا جب تک کہ ان چار مذہبون مین سے کسی ایک مذہب پر نہوتا فقہای
امصار نے اس طول مدت مین فتوی وجوب اتباع ان مذاہب اربعہ کا دیا اور ما عداکو حرام ٹہیرا دیا
چنانچہ اب تک اسی پر عملدرآمد ہے زمانہ وفات حضرت سے جو اختلاف امت مین پڑا تہا اوس کا
توڑ ان چار مذاہب پر ہوا اسیطرح اختلاف عقائد اسلام کا انجام مذہب عقیدۂ اشعری پر آکر ٹہیرا

فصل جن لوگون نے اصول دیانات مین کلام کیا ہے وہ دو طرح کے لوگ ہین ایک وہ جو کہ مخالف
اسلام ہین دوسرے وہ جو کہ مقر اسلام ہین جو لوگ مخالف ملت اسلام کے ہین وہ دس گروہ ہین
(۱) **دہریہ** (۲) **اصحاب عناصر** (۳) **ثنویہ** جنکو مجوس کہتے ہین یہ دو اصل کے قائل ہین ایک
نور دوسرے ظلمت انکے خیال مین نور یزدان ہے ظلمت اہرمن ہے **س**

راست میگویم و یزدان نپسندد جز راست حرف ناراست سرودن روش اہرمن ست

یہ لوگ نبوت ابراہیم علیہ السلام کا اقرار کرتے تہے آٹھہ فرقے ہوگئے ہین ایک **کیومرثیہ** اصحاب
کیومرث جسکو آدم بتاتے ہین دوسرے **زروانیہ** اصحاب زروان کبیر تیسرے **زرادشتیہ** اصحاب
حکیم زرادشت چوتہے **ثنویہ** اصحاب اثنین ازلیین پانچوین **مانویہ** اصحاب حکیم مانی چہٹے **مزدکیہ** اصحاب
مزدک خارجی ساتوین **بیصانیہ** اصحاب بیصان وہ قائل تہا دو اصل قدیم کا آٹھوین **فرقونیہ** یہہ بھی

قائل ہین دو اصل کے یہ کہتے ہین شر نے اپنے باپ پر خروج کیا باپ نے اپنے جی مین فکر کی اوس فکر سے یہ پیدا ہوا جب اوسنے اپنے باپ پر جو اللہ تہا خروج کیا تو باپ انکے زعم مین عاجز نکلا پہر باہم دونون کی بذریعہ ندمات یعنی ملائکہ صلح ہوگئی پہر انمین بعض قائل تناسخ ہین جسطرح زماتی یزدی شاعر نے کہاہی ؎

در گنجہ فرو شدم پی دید   از یزد بر آمدم چو خورشید

اس شاعر کو یہ زعم تہا کہ مین نظامی گنجوی ہون پہلے گنجہ مین ظاہر ہوا اب شہر یزد سے برآمد ہوا ہون اسی لیے اوسنے اپنا تخلص زمانی رکہا تہا پہر بعض انمین سے منکر ہین شرائع و انبیا کے اور عقول کو حاکم بتاتے ہین انکا خیال یہ ہے کہ نفوس علویہ اونپر افاضۂ فضائل کیا کرتے ہین ۴ طبائعیین ۵ صابیہ یہ قائل ہین ہیاکل اور ارباب سماویہ و اصنام ارضیہ کے اور منکر ہین نبوات کے یہ لوگ کئی صنف ہین درمیان انکے اور حنفا کے مناظرات و حروب جہلکہ رہچکے ہین انہین کے مذاہب سے حکمت ملطیہ متولد ہوئی ہے ان مین اصحاب روحانیات ہین جو ستارون اور بتون کو پوجتے ہین اور اونہون نے تارون کی مورتین بنائی ہین حنفا قائل ہین اسبات کے کہ وجود بعض روحانیات کا بالقوہ ہی اور بعض کا بالفعل جو بالقوہ ہے وہ محتاج ہی موجد بالفعل کا یہ لوگ نبوت ابراہیم علیہ السلام کا اقرار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ابراہیم ہم مین سے تہے انکے کئی ایک گروہ ہین ایک کاظمہ اصحاب کاظم بن تارح کاظم کہتا تہا کہ حق یہ ہی کہ شریعت ادریس و شریعت نوح و شریعت ابراہیم کو جمع کرکے ماننا چاہیے دوسرے بیدانیہ اصحاب بیدان اصغر اوسکا یہ قول ہتا کہ جو کوئی عالم روح کو سمجہتا ہے اوسکے حق مین اعتقاد نبوت کا رکہنا چاہیے تیسرے فنطاریہ اصحاب فنطار بن ارفخشد یہ لوگ مقر ہین نبوت نوح علیہ السلام کے انہین صابئہ مین سے ایک اصحاب ہیاکل ہین اونکا اعتقاد یہ ہی کہ آفتاب سب خداؤن کا خدا ہی چوتہے حرانیہ ہین انکا یہ قول ہے کہ معبود واحد بالذات اور کثیر بالاشخاص ہے یہ بات رای العین سے ہے وہ اشخاص یہی مدبرات سبعہ ہین یعنی کواکب سبع سیارات ارضیہ جزئیہ و عالمہ فاضلہ ۶ یہود ۷ نصاریٰ ۸ اہل ہند یہ اسبات کے قائل ہین کہ عبادت اصنام کی چاہیے انکا یہ زعم ہے کہ یہ بت آدم سے پہلے کے ہین اور حکم عقلیہ کہتے ہین اور احکام جاری کرتے ہین ان حکم و احکام

کوانکی بڑے حکام شلم نام نے وضع کیا ہی اور اوس سے پہلے مہندم نے براہمہ اوس سے بہی پہلے تہے
براہمہ اصحاب برہام ہین سب سے پہلے انہین نے انکار نبوت بشر کا کیا ہی دوسرا گروہ برذہ نام ہے
یہ زاہد عابد خاکستر والے ہین لذات طبعیہ کو انہون نے بالکل چہوڑ دیا ہے تیسرے اصحاب ریاضت
ہین چوتہے اصحاب تناسخ یہ کئی قسم ہین اصحاب روحانیہ بہادریہ ناسوتیہ باہریہ کابلیہ اہل
جبل انمین ایک طلبسین ہین اصحاب ریاضات فاضلہ یہانتک کہ بعض انمین کے وہانتک مجاہدۂ
نفس کرتے ہین کہ نفس اونکا بدن پر مسلط ہو جاتا ہی بقدر قوت ہوا مین اوڑنے لگتے ہین رہے
یہود سوا اونمین بعض آتش پرست ہین اور بعض عابد آفتاب و ماہتاب و نجوم اور بعض عابد
اوثان صنم کہتے ہین بت کو وثن کہتے ہین تہان کو اس لفظ مین سارے معبودات باطلہ داخل ہین
جیسے شجر مدر قبر وغیرہ ۹ زنادقہ یہ بہت گروہ ہین ایک انمین سے قرامطہ ہین ۱۰ فلاسفہ اصحاب
فلسفت لفظ فیلسوف کے معنے ہین محب حکمت کلمہ فیلو بمعنی محب ہے سوفا بمعنے حکمت ہے قولی ہو یا فعلی
حکما کا علم چار چیز و نمین منحصر ہے طبیعی مدنی ریاضی الٰہی ان مجموع علوم کا انصراف طرف تین علم کے
ہوتا ہے علم ما علم کیف علم کم سو جس علم مین ماہیات اشیا مطلوب ہین وہ علم الٰہی ہے اور جس مین
کیفیات اشیا مطلوب ہین وہ علم طبیعی ہے اور جس مین کمیات اشیا مطلوب ہین وہ علم ریاضی ہے
اسکے بعد ارسطو نے صنعت منطق نکالی یہ صنعت کلام قدما مین بالقوہ تہی اسنے اوسکو ظاہر کر دیا
اور مرتب کیا اسم فلاسفہ کا اطلاق ایک جماعت ہند پر بہی آتا ہی جنکو طلبسین و براہمہ کہتے ہین یہ لوگ
سخت ریاضت کیا کرتے ہین نبوت کے بالکل منکر ہین اطلاق فلاسفہ کا عرب پر بہی ہوتا ہے
مرجع اونکی حکمت کا طرف اونکی افکار و ملاحظۂ طبیعیہ کے ہے اونکو نبوات کا اقرار ہے یہ لوگ علوم
مین سب لوگون سے اضعف ہین منجملہ فلاسفہ کے ایک حکماء روم ہین انکے کئی طبقے ہین ایک وہ جو
اساطین حکمت ہین یہ لوگ سب سے زیادہ قدیم تہے دوسرے مشائین و اصحاب رواق و اصحاب ارسطو
و فلاسفۂ اسلام ہین فلاسفۂ روم مین سے وہ سات حکیم ہین جو اساطین حکمت کہلاتے ہین اہل ملطیہ
و قونیہ اور انکے نام یہ ہین ثالیس ملطی انکساغورس انکسمانس انباذقیس فیثاغورس سقراط افلاطون

انسے کم درجہ فلوطس بقراط دیمقراطیس سقراط نساش ہین پہر انہین حکمار قدما راصول ہین جو قائل ہین سیمیا کے اونکے پاس اسرار خواص وحیل وکیمیا واسما رفعالہ وحروف تہے اونکے علوم موافق علوم ہند وعلوم یونانیین کے ہین اس جگہہ کچہہ حاجت ذکر کرنے اونکے تراجم کی نہین ہے اسلیے کہ یہ بات موضوع کتاب سے علیحدہ ہی

فصل فرق اہل اسلام وہ ہین جنکا ذکر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث مین کیا ہی ستفترق امتی ثلثا وسبعین فرقۃ ثنتان وسبعون ھالکۃ وواحدۃ ناجیۃ یعنی قریب ہے کہ میری امت تہتر فرقے ہو جائیگی اونمین سے بہتر فرقے ہالک ہین اور ایک ناجی ہے اس حدیث کو ابوداود وترمذی وابن ماجہ نے حدیث ابوہریرہ سے باین لفظ روایت کیا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی افترقت الیہود علی احدی وسبعین او اثنتین وسبعین فرقۃ وتفرقت النصاری علی احدے وسبعین او اثنتین وسبعین فرقۃ وتفترق امتی علی ثلث وسبعین فرقۃ یعنے یہود اکہتر یا بہتر فرقے ہوگئے اور نصارا بہی اکہتر یا بہتر فرقے ہوگئے میری امت تہتر فرقے ہو جائیگی اسکو بیہقی نے حسن صحیح کہا ہی اور حاکم اور ابن حبان نے اسی کے لگ بہگ مستدرک مین ابوہریرہ سے روایت کیا ہی پہر کہا کہ اصول مین یہ ایک بڑی حدیث ہی سعد بن ابی وقاص وعبداللہ بن عمرو وعوف بن مالک نے مثل اسکے حضرت سے روایت کیا ہے ابن عمرو کا لفظ مرفوع یہ ہے ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملۃ وتفترق امتے علے ثلث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ھی یارسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی رواہ الترمذیے وقال غریب احمد وابوداود کا لفظ معاویہ سے یون ہے ثنتان وسبعون فی النار وواحدۃ فی الجنۃ وھی الجماعۃ یعنے بنی اسرائیل بہتر فرقے ہوگئے اور میری امت تہتر فرقے ہو جائیگی سب آگ مین جائینگے مگر ایک ملت والے پوچہا وہ کون ہین ای رسول خدا فرمایا وہ طریقہ جسپر مین اور میرے اصحاب ہین یا یون فرمایا کہ بہتر نار مین جائینگے اور ایک جنت مین وہ جماعت ہی اطلاق لفظ جماعت کا

اہل سنت پر اسی حدیث سے ثابت ہوا ہی مراد جماعت سے جماعت اصحاب حضرت ہی جسطرح
کہ مراد سنت سے حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی سو اہل سنت وجماعت وہ لوگ ہین جو خاص حضرت
کے حدیث پر موافق طریقۂ صحابہ کے چلتے ہین اور جو لوگ خلاف اسکے ہین وہ اہل بدعت وتفرقہ ہین ایک
حدیث مین یون آیا ہی کہ یہود اکہتر فرقے ہو گئے نصارا بہتر فرقے بنگئے میری امت تہتر فرقے ہو جاوےگی
سب ہالک ہونگے ایک ناجی ہوگا ف ان حدیثو نمین اشکال ہے دو طرح پر ایک یہ کہ انمین اکثر پر حکم
ہلاک کا کیا ہے حالانکہ اور حدیثو نمین آیا ہی کہ یہ امت مرحوم ہے اور جنت مین سب سے زیادہ یہی امت
ہو گی یہانتک کہ وہان دو ثلث اس امت کے لوگ ہونگے اور ایک ثلث مین باقی امتین اسکا جواب
بعض لوگون نے یہ دیا ہے کہ مراد امت سے اسجگہہ امت دعوت ہی نہ امت اجابت لکن اس جواب مین
پانچ خلل ہین جنکا ذکر حجج الکرامۃ مین کیا گیا ہے دوسرا اشکال بابت تعیین فرقۂ ناجیہ کے ہی ہر فرقے کو
یہ گمان ہی کہ ہمین ناجی ہون اور غیر میرا ہالک ہے اسپر ہر کسینے اپنی اپنی دلیلین لکھی ہین جو مکڑی کے گھر سے
بھی زیادہ کمزور ہین ٹھیک بات اس جگہہ وہ ہے جو تفسیر اس فرقۂ ناجیہ کی خود حضرت نے بیان فرمائی
ہی تفسیر نبوی پر اکتفا کرنا کفایت کرتا ہے میری تیری بات کے پیچھے لگنا کیا ضرور ہی جسکو خدا نے عقل
ونصفت دی ہے وہ خود ہی معلوم کرسکتا ہی کہ وہ طریقۂ اتباع پر ہے یا نہین ہے اور دوسرے کو بھی
پہچان سکتا ہی کہ وہ متبع ہے یا نہین ہے مدعی اتباع کی تصدیق وتکذیب عرض اقوال وافعال سے سنت
صحیحہ پر بخوبی ظاہر ہو سکتی ہے حضرت اور صحابہ کا حال وقال وفعال ایسا ضبط نہین ہے کہ کسی انسان
پر کسی زمان ومکان مین مخفی رہ سکے یہ کہنا کہ فرقۂ ناجیہ خاص فلان فرقہ ہی جیسے اشعریہ یا ماتریدیہ عقائد مین
یا حنفیہ شافعیہ مالکیہ حنبلیہ فروع مین کچھ ٹھیک بات نہین ہی کسینے یون بھی کہا ہی کہ فرقۂ ناجیہ ہر فرقے کے
صلحا ہین کسینے کہا اہل بیت رسالت ہین لکن اصل بات یہ ہی کہ کوئی فرقہ خاص نہین ہے جو فرقہ طریقۂ
سنت وسبیل صحابہ پر چلتا ہی اور ظاہر باطن مین معتقد وعامل صالح ہے مطابق ادلہ کتاب وسنت کے
وہی ناجیہ ہے کوئی ہو کہین ہو پھر خواہ موافق رواج عام حنفی ماتریدی کہلاتا ہو یا شافعی اشعری یا قادری
چشتی یہان اعتبار اسما کا نہین ہے اعتماد صفات سنیہ پر ہی ابن حزم نے زیادت لا واحد لکم کو

موضوع کہا ہی لکن یہ دعوی انکا صحت کو نہین پہونچا نہایت یہ ہے کہ یہ زیادت شاذ ہو نہ موضوع
شیخ رفیع الدین دہلوی رح فرماتے ہین مراد ناری ہونے سے اگر خلود ناری تو یہ بات مخالف
نص و احادیث صحیحہ قطعیہ کے ہے کیونکہ کوئی فرقہ اہل اسلام کا مخلد فے النار نرہیگا اور اگر
مراد ناری ہونے سے یہ ہے کہ چند مدت نار مین رہے گا پہر نجات پائیگا تو یہ بات مسلم ہے
لکن اس تقدیر پر یہ بات لازم آتی ہے کہ کوئی شخص فرقہ ناجیہ مین سے نار مین نہ جائے حالانکہ
احادیث صحیحہ دلیل ہین اسبات پر کہ فساق مؤمنین چندے نار مین جائینگے سو یہ شبہہ
قدیمہ ہے اہل علم نے اسکے چار پانچ جواب لکہے ہین جو کہ شرح و حواشی عقائد ملا جلال مین
مذکور ہین اونمین سب سے زیادہ ارجح و اقوی اوس جواب کو کہا ہی جو ملا جلال دوانی نے دیا ہے
شق ثانی کو اختیار کر کے یعنے مراد دخول سے من حیث الاعتقاد اور فرقہ ناجیہ کا دخول من حیث
الاعتقاد نہو گا گو بسبب بعض تقصیرات عمل کے آگ مین جائین دوسرا جواب امام غزالی کا ہے
جسکو محدثین نے بہی پسند کیا ہے وہ یہ ہے کہ مراد فرقہ ناجیہ سے وہ لوگ ہین جو کہ مطلقا نار مین نجائینگے
نہ من حیث الاعتقاد اور نہ من حیث العمل بلکہ بے سبق عذاب داخل جنت ہونگے اونکی معصیت خواہ عفو
ہو جاوے یا شدائد موت و قبر و اہوال قیامت مین مجرا ہو جاوے یا شفاعت حضرت سے وہ
سارے ذنوب محو ہو جاوین یہ وہی فرقہ خواص اہل سنت و جماعت کا ہے جنکے عقیدہ و عمل مین
کسی طرح کا خلل طرف سے بدعت کے نہین آیا ہے گو بعض تقصیرات فروعیہ اون سے صادر ہوئی ہون
اسی فرقے پر یہ تفسیر چسپان ہوتی ہے من کان علی ما انا علیہ و اصحابی کیونکہ عہد حضرت و صحابہ
مین کسی عمل و عقیدے مین کوئی بدعت نتہی نہ بڑی نہ چہوٹی نہ اچہی نہ بری اگرچہ بعض افراد سے طاعت
مین قصور و فتور و ارتکاب فجور ہو جاتا تہا غزالی کا یہ کہنا کہ فرقہ ناجیہ وہ ہے جو بیحساب کتاب اور بے
شفاعت بہشت مین جائیگا کما حقہ نہین تہا اسلیے کہ اس صورت مین دائرہ نجات کا بہت تنگ ہوا جاتا ہے
لہذا محققین متاخرین نے جواب مذکور کو اصلاح فرما کر تقریر مسطور کی ہے تیسرے جواب کا مرجع
طرف جواب اول یا ثانی کے ہوتا ہے حاجت اوسکے ذکر کرنے کی نہین ہے انتہی حاصلہ لکن جواب

اقوے وارجح وہی جواب ثانی ہے پہر جواب اول واللہ اعلم **ف** اون بیان سے یہ بات مثل مہر نیمروز و ماہ نیم ماہ ظاہر ہوگئی کہ فرقہ ناجیہ وہ فرقہ ہے جو مصداق اس لفظ کا ہے ما انا علیہ واصحابی یہ لفظ اوسی شخص پر صادق آتا ہے جسکے عقیدہ و عمل مین کوئی بدعت ظاہرہ باطنہ نہین ہے بلکہ سارے عقائد واعمال اوسکے مطابق سنت مطہرہ و سیرت صحابہ کے ہین استقرار کرنے سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ جملہ فرق اہل اسلام مین ایسا فرقہ وہی ہے جسکو آج کل مسلمان لوگ محدثین کہتے ہین ظاہر یہ بہی انہین کی ایک شاخ ہین جو قیاس جلی کو مانکر باقی انواع قیاسات کے منکر ہین یا مقلدین مجتہدین ائمہ اربعہ مین سے جو لوگ کہ متصف بصفت مذکورہ زمرہ سلف یا خلف مین پائے جاتے ہین اور فروع اون کے مذاہب کے مطابق ظاہر کتاب و واضح سنت کے ہین اور وقت ظہور نص قرآن وحدیث کے پہر کسی کے قول ورای واجتہاد پر نہین جمتے **ف** اہل حجاز کا طریقہ ہمیشہ سے علم حدیث رہا ہے یہ لوگ محدث واہل حدیث واہل سنت کہلاتے ہین عراق والونکا طریقہ اول ہی سے رای و قیاس رہا ہے اسلیے اونکو اہل رای و قیاس بتاتے ہین اہل عراق مین علم حدیث کا بہت کم تہا اسلیے قیاس کی اونمین کثرت ہوگئی وہ اوس رائے واجتہاد مین معذور تہے مگر پچہلے لوگ جنکو علم سنت پہونچ گیا ہے اونکا عذر ساقط ہوچکا وہ اگر اب خلاف حدیث کے چلینگے تو مشاقق رسول ٹہیرینگے کتاب جلب المنفعۃ مین بہت سے اعذار بابت ترک عمل بعض احادیث کے طرف سے سلف فقہا کے لکہے گئے ہین قدوۂ اہل رای و مقدم جماعۂ قیاس جناب امام عالیمقام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ ہین اور امام اہل حجاز مالک بن انس صاحب کتاب موطا ہین پہر امام شافعی آئے پہر ظاہر یہ ظاہر ہوئے امام اہل سنت علی الاطلاق حضرت احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالی ہین شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کبیر الاولیا انہین کے طریقہ پر گذرے ہین ظاہریہ کے امام داود بن علی تہے جنکو اہل علم نے جبل علم کہا ہے **ف** طریقہ امام احمد بن حنبل پر لوگ اسلیے کم ہین کہ انکا طریقہ اجتہاد ورای و قیاس سے بالکل دور اور اصالت کتاب ومعاضدت روایت سے بہت نزدیک ہے و قلیل ما ہم و قلیل من عبادی الشکور ؎

یقولون لی قد قل تبعۃ احمد ؏ وکل قلیل فی الانام ضئیل ؏

فقلت لہم مہلاً غلطتم بزعمکم | الم تعلموا ان الکرام قلیل
وماضرنا انا قلیل وجارنا | کثیر وجار المکثرین ذلیل

اس طریقہ کے کچہ لوگ شام عراق بغداد نجد اور نواحی ان بلاد مین ہین یہ لوگ حفظ سنت وروایت حدیث مین سب لوگون سے زیادہ ہین جسقدر ائمہ اسلام واولیاء اللہ اس طریقہ مین گزرے ہین کسی طریقہ مین معلوم نہین انکی دیانت منحصر تہی کتاب وسنت وتقاوت واخلاص اعمال مین واللہ یختص برحمتہ من یشاء محدثین کا سلسلہ روایت حدیث مین غالباً انہین تک منتہی ہوتا ہے کوئی محدث بلا واسطہ انکا شاگرد تہا اور کوئی بواسطہ انکے مقلد اگرچہ حنابلہ کہلاتے ہین لکن اصل مین بنیاد انکے مذہب کی اتباع سنت پر ہے جو لوگ خالص متبع ہین وہ آپکو ہرگز حنبلی نہین کہتے کہلاتے انکا لقب تو محدث اور خطاب اہل سنت سے ہے **ف** اہل عراق ومسلمہ ہند وچین وماوراء النہر وجملہ بلاد عجم حنفیہ ہین انکا مذہب مخصوص تہا ساتہہ عراق وبغداد کے انکی تالیفات ومناظرات ساتہہ شافعیہ کے بہت رہے ہین شامی نے حاشیۂ در مختار مین لکہا ہی کہ اشتہار انکے مذہب کا عامۂ بلاد اسلام مین ہے بلکہ بہت سے اقالیم وامصار مین سوای انکے مذہب کے اور کوئی مذہب بہی معروف نہین ہے جیسے بلاد روم وہند وسند وماوراء النہر وسمرقند اگرچہ مذہب دولت عباسیہ کا وہی مذہب ابن عباس تہا لکن اکثر قضات ومشائخ اسلام حنفیہ سے تہے انکی دولت قریب پانسو برس کے رہی اسیطرح ملوک سلجقیہ پہر خوارزمیہ اور اونکے قضات حنفی تہے اب سن نوسے کے بعد سے سلاطین عثمانیہ بہی قضا وسائر مناصب سوای حنفیہ کے اور کسیکو نہین دیتے ہین انتہی ہان مغرب مین حنفی مذہب بہت کم ہے شافعیہ مصر مین بنسبت اور بلاد کے زیادہ ہین انکا مذہب بہی عراق وخراسان وماوراء النہر تک منتشر ہو گیا تہا فتوی وتدریس مین مقاسم حنفیہ سے تہے بعدہ مشرق واقطار مشرق مین یہ مذہب پرانا پڑ گیا مصر مین انکے مذہب کی بہت گرم بازاری ہوئی نووی وعز الدین وابن رفعہ وابن دقیق العید وتقی الدین سبکی وسراج الدین بلقینی وغیرہ اکابر مذہب شافعی کے مصر ہی مین تہے مذہب مالک کا اختصاص اہل مغرب سے رہا

اگرچہ اور زمین بہی پایا گیا و ہانکے لوگ سوای امام مالک کے دوسرے کی تقلید بہت کم کرتے ہین
اسلیے کہ غالب رحلت وسفر اونکا طرف حجاز کے ہوا کرتا تہا منتہی سفر کا مدینہ منورہ تہا اوسوقت مین
مدینہ دار العلم تہا عراق انکی راہ مین نہین پڑتا تہا سارے اہل مغرب واندلس مالکی تہے پہر انکے
شاگرد مصر وعراق مین پہیل گئے عراق مین قاضی اسمعیل اور ابن خویز منداد وابن اللبان
وقاضی ابوبکر ابہری وقاضی ابو الحسین بن القصار وقاضی عبد الوہاب وغیرہم مالکی تہے مصر مین
ابن قاسم اشہب ابن عبد الحکم حارث بن مسکین وغیرہم تہے عبد الملک بن حبیب نے اندلس سے
آکر ابن القاسم سے اس مذہب کو اخذ کیا اور اندلس مین پہونچایا کتاب واضحہ نام لکہی پہر اس مذہب
مالکی کا ایک دریا ان دونون افق مین بہ نکلا انقراض دولت قرطبہ وقیروان تک یہی حال رہا وکان امر اللہ
قدرا مقدورا **فصل** فرق اہل اسلام پانچ ہین ایک **اہل سنت** دوسرے **مرجیہ**
تیسرے **معتزلہ** چوتہے **شیعہ** پانچوین **خوارج** پہر ہر ایک فرقہ انمین سے کئی فرق ہو گیا بڑا افتراق
اہل سنت کا فتوی مین ہوا اور تہوڑا سا اعتقادات مین فتوی مین چار مذہب ہو گئے حنفی مالکی
شافعی حنبلی اعتقاد مین تین گروہ ہو گئے اشعری ماتریدی حنبلی اشاعرہ وماتریدیہ مین دس
بارہ مسائل کا اختلاف ہے باقی مین اتفاق حنابلہ مین اوران مین تین چار ہی مسئلہ کا فرق ہی
باقی عقائد مین متحد ہین بعض اہل علم نے ان تینون اختلاف مین تطبیق دیکر نزاع لفظی بتایا ہے
وللہ الحمد خدا کا شکر ہے کہ درمیان فرق اہل سنت وجماعت کے اصول وعقائد مین ابتدا سے
اب تک باہم اتفاق رہا ہی جو اختلاف قلیل بعض مسائل مین ہے وہ بہی راجح طرف توفیق وتطبیق
کے ہو سکتا ہے ہان فروع مین قریب چار سو مسائل کے باہم مذاہب اربعہ کے اختلاف بتاتی ہین مع
وہ اختلاف بہی کچہ ایسا نہین ہے جس سے تبدیع تضلیل کسیکی ہو سکے بلکہ اوسکی بنیاد تدقیق وتعمیق
پر ہے جب اوس دقت وتعمق سے قطع نظر کرلین اور جزئیات مجتہد فیہا مین غور وخوض نکرین
تو امہات مسائل مین کوئی نزاع باقی نہین رہتا ہے بلکہ وہ نزاع شبیہ بنزاع لفظی ٹہیرتا ہے شعرانی
مصری نے کتاب میزان مین اس اختلاف کو تشدید تخفیف پر اوتارا ہے ترازو کے دونون پلونکو

تاویل و توجیہ مناسب سے برابر کر دکھایا ہے لکن سب سے اسلم و احوط و اکمل و افضل طریقہ سلف اہل
سنت و جماعت کا یہی کہ قرآن پاک و حدیث صحیح پر بنیاد عقیدہ و عمل کی رکھنا چاہیے پھر خواہ وہ اعتقاد
و عمل موافق کسی مذہب کے ان مذاہب اربعہ و اعتقادات ثلثہ سے ہو یا نہو کیونکہ حق درمیان
انہین چار مذہب و تین اعتقاد کے دائر سائر ہے گو اونہین منحصر نہوا اسلیے کہ اللہ کا فضل کسی خاص
مذہب و مشرب مین محجور نہین ہے ہر مذہب کے احکام و مسائل مین بعض امور حق و صواب ہوتی ہین
اور بعض باطل و خطا سو جس مذہب کی بات موافق ظاہر کتاب و واضح سنت کے ہو بلا تشدد و تعمق
کے وہی حکم و مسئلہ حق ہے اور جو اوسکے خلاف ہی وہ ضعیف یا مرجوح یا شاذ یا منکر یا مردود
ہے اہل حدیث جو کسی مذہب خاص کی ان مذاہب اربعہ سے تقلید نہین کرتے ہین جب اونکے
اقوال کو جسیر وہ معتمد ہین جمع کر کے دیکہا گیا تو کوئی قول اونکا دائرۂ مذاہب اربعۂ اہل سنت سے خارج
نہلا کوئی نہ کوئی امام طرف اوس کے ضرور ہی گیا الا ما شاء اللہ یہ ایک بڑی دلیل ہی حقیت مذہب اہل سنت
پر و للہ الحمد یہ بات عرض کرنے سے مجتہدات ائمہ کے قرآن و حدیث پر بہت آسانی و سہولت سے
منکشف ہو جاتی ہے اس زمانۂ آخر مین اگلی سی ہمت تحصیل علم کی نہین رہی معہذا اتنا کام تو اب
بہی اکثر اہل علم سے ممکن ہے کہ وہ کتاب اللہ و صحاح ستہ اور کتب فقہ سنت موجودۂ زمانۂ حال پر نظر
ڈال سکتے ہین پہر اگر یہ کام بہی با وجود قدرت کے نہین کرتے ہین اور اونہین اساطیر الاولین اور رسائل قیاس
پر جمے بیٹھے ہین تو بے شبہہ خطاوار ہین انکا عذر دن قیامت کو سامنے خداوند پروردگار کے
ہرگز لائق قبول کے نہ ٹہیریگا او لٹے بہی قائل معقول ہونگے انشاء اللہ تعالی **ف** رہے چار فرقے
سواے اہل سنت کے سو اونمین کسی کا خلاف ساتھہ اہل سنت کے بعید ہے اور کسی کا قریب اقرب
فرق مرجیہ اہل سنت سے وہ ہین جنکا یہ قول ہے کہ ایمان کہتے ہین دل اور زبان دونون سے تصدیق
کرنیکو فقط رہے اعمال سو فقط فرائض و شرائع اسلام ہین انمین سب سے زیادہ ابعد اصحاب جہم ہین صفوان
و محمد بن کرام ہین فرق معتزلہ مین اقرب باہل سنت وہ ہین جو کہ اصحاب حسین نجار و بشر بن غیاث
مریسی ہین بعد انکے اصحاب ابو ہذیل علاف اور اقرب مذاہب شیعہ مین اصحاب حسن بن صالح بن حیے

ہین اور ابعد شیعہ فرقہ امامیہ ہے رہے غلاۃ انکے سووہ سرے سے مسلمان ہی نہین ہین بلکہ اہل ردت
وشرک ہین اور اقرب فرق خوارج مین اصحاب عبداللہ بن یزید اباضی ہین اور ابعد انکے ازارقہ ہین
رہے بطیخیہ اور وہ جو منکر کسی شی کے قرآن مین سے ہین اور سفارق اجماع ہین جیسے عجاردہ وغیرہم
سووہ باجماع امت کفار ہین غرضکہ انحصار فرق ہالکہ کا دس گروہ مین ہے (۱) معتزلہ انکے غلاۃ
نافی صفات الوہیت ہین عدل و توحید کے قائل ہین انکے نزدیک ساری معارف حصولاً
ووجوباً عقلیہ ہین قبل شرع و بعد شرع کے اکثر کا یہ مذہب ہے کہ امامت اختیار پر ہے
یہ سب بیس ۲۰ فرقے ہین ایک واصلیہ اصحاب واصل بن عطا ابی حذیفہ غزال مولی بنی ضبہ یا مولی
بنی مخزوم یہ شخص ۸۰ھ مین بمقام مدینہ متولد ہوا تھا بصرہ مین اسنے نشو ونما پایا ابو ہاشم عبداللہ
بن محمد بن حنفیہ سے ملاقات کی حسن بن حسین بصری کی مجلس مین رہا کرتا اکثر نشست اوسکی سوق
غزل مین ہوا کرتی تھی تاکہ پارسا عورتونکو پہچانکر کے اونکو صدقہ خیرات دیا کرے اسلیے لوگ اوسکو غزال
کہنے لگے سوق غزل سے مراد وہ بازار ہے جہان عورتین سوت بیچنے کو لاتی تہین اس شخص کی گردن
بہت لنبی تہی یہانتک کہ عمرو بن عبید نے اس بات کا عیب اوسمین نکالا اور کہا من ہذہ عنقہ
لاخیر عندہ یعنے جسکے گردن اتنی لنبی ہوگی اوسکے پاس کوئی بہلائی نہو گی لکن جب واصل لائق فائق
نکلا تو عمرو نے کہا میری فراست چوک گئی یعنی میری اٹکل مین خطا ہوئی واصل الثغ تہا حرف
را اوسکی زبان سے صحیح نہ نکلتا تہا معہذا مرد فصیح زبان آور متکلم مقتدر علی الکلام آخذ بجوامع الکلم تہا
اسیوجہ سے اپنی بات چیت مین حرف را کو ساقط کر دیتا تہا زبان پر آنے نہ دیتا حالانکہ اجتناب کرنا
حروف سے نہایت صعب امر ہی خصوصاً حرف را کا نلانا باوجود کثرت استعمال را کے ایک
بڑی مشکل بات ہی اوسکا ایک بڑا رسالہ ہے جسمین اوسنے حرف را کو ذکر نہین کیا یہ ایک نوع ہی بدائع
کلام کی اکثر خاموش رہا کرتا تہا یہانتک کہ یہ گمان ہوتا کہ وہ گونگا ہے ۱۳۱ھ مین مر گیا کتاب
المنزلۃ بین المنزلتین اور کتاب الفتیا اور کتاب التوحید اوسکی تصنیف ہی ایک جماعت نے
اوس سے اخذ کیا تہا اوسکے اخبار بہت ہین اسکے فرقے کو حسنیہ بہی کہتے ہین نسبت بحسن بصری رح

واصل نے علم ابو ہاشم مذکور سے حاصل کیا تھا اور مسئلہ امامت مین مخالف اپنے اوستاد کا تھا اس کا
اعتزال چار قواعد پر جیکر کہا ہے ایک نفی صفات دوسرے قول بقدر تیسرے قول بمنزلت بین المنزلتین
چوتھے خلود مرتکب کبیرہ فی النار جب حسن بصری کو یہ خبر پہونچی کہا هؤلاء اعتزلوا یعنی یہ لوگ کنارہ
کش ہو گئے ہین دین اسلام سے تب سے وہ فرقہ معتزلہ کہلانے لگا بعض نے کہا کہ یہ نام بعد حسن کے
نکلا ہے اسطرحپر کہ جب حسن مر گئے اور اونکی جگہہ قتادہ بیٹھے تو عمرو بن عبید نے اونسے کنارہ کشی
کی قتادہ نے اون لوگون کا نام معتزلہ رکھدیا ایک قول اوسکا یہ بھی ہی کہ اصحاب جمل و صفین
مین سے ایک گروہ مخطی ہے لکن نہ بعینها یہ شخص خلافت ہشام بن عبد الملک مین تھا (۲)
عمرویہ اصحاب عمرو اسکا یہ قول تھا کہ قول علی بن ابی طالب و طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم متروک ہے
ابن منبہ نے کہا عمرو بن عبید اور اوسکے اصحاب نے حسن بصری سے کنارہ کشی اختیار کی اسلیے معتزلہ
کہلائے (۳) ہذلیہ یہ اتباع ابو ہذیل علاف شیخ المعتزلہ ہین اسنے عثمان بن خالد طویل شاگرد
واصل بن عطا سے علم حاصل کیا تھا اور فلسفہ مین نظر کی تھی اور بہت سی باتونمین موافق اونکے
ہو گیا تھا کہتا تھا کہ سارے طاعات کیا فرائض اور کیا نوافل ایمان ہین دس مسئلون مین متفرد ہوا
کہا کہ اللہ کا علم و قدرت و حیات خود اوسکی ذات ہی اور بہت سے ارادات ثابت کیے جنکے لیے کوئی
محل نہین ہے اللہ کو اونکا مرید ٹہیرایا ہے اور کہا کہ بعض کلام اللہ کا بے محل ہے جیسے قول کُن
اور بعض بر محل ہے جیسے امر و نہی امور آخرت مین ہم مذہب جبریہ تھا کہا اللہ کے مقدورات
منتہی ہین اب وہ نہ کسی شی کی احداث پر اور نہ کسی شی کی فنا پر قدرت رکھتا ہے نہ کسی کے مارنے پر
نہ کسی کے جلانے پر اہل جنت و نار کے حرکات منقطع ہو کر سکون دائم ہو جائیگا استطاعت کو ایک
عرض منجملہ اعراض کے بتاتا تھا مانند صحت و سلامت کے اعمال قلوب مین اور اعمال جوارح مین
فرق کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اللہ کی معرفت قبل ورود سمع کے واجب ہے اور مرد مقتول اگر قتل نکیا جاتا
تو بھی اوسیوقت پر مر جاتا علم نہ بڑہے نہ گہٹے اللہ کا ارادہ عین اوسکی مراد ہے غائبات پر
حجت قائم نہین ہوتی ہے مگر جبکہ بیس شخص خبر دین (۴) نظامیہ یہ اتباع ہین ابراہیم بن سیار

نظام بتشدید ظا معجمہ کے یہ بھی ایک سردار بڑا سفیہ تھا چند مسائل مین متفرد ہوا کہتا تھا اللہ شرور
و معاصی پر موصوف بقدرت نہین ہے اور یہ شرور و معاصی اوسکی قدرت مین نہین ہین دوسرا
قول یہ تھا کہ اللہ کے لیے کوئی ارادہ نہین ہے بندون کے سارے افعال حرکات ہین نفس و روح
یہی انسان ہے رہا بدن سو وہ فقط ایک آلہ ہے اور جو کام قدرت سے باہر ہے وہ اللہ کیطرف
سے ہے اور اوسیکا فعل ہے جوہر فرد کا منکر تھا طفرہ کا قائل تھا جوہر کو اعراض مجتمعہ سے
مؤلف بتاتا تھا یہ اعتقاد رکھتا تھا کہ اللہ نے سارے موجودات کو یکبارگی اسی حالت پر پیدا
کیا ہے جسپر وہ موجود ہی قرآن کا اعجاز فقط اس راہ سے ہے کہ غیب کی خبر دی ہے اجماع
کے حجت ہونے کا منکر تھا صحابہ مین طعن کرتا تھا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اکذب الناس بتاتا تھا
قبحہ اللہ کہتا تھا فاطمہ دختر رسول کو مار پڑی وہ میراث عترت سے منع کی گئین اللہ کی معرفت کو قبل ورود شرع کے واجب
ٹھیراتا تھا نکاح موالی عربیات کو حرام کہتا تھا نماز تراویح کو ناجائز بتاتا تھا میقات حج سے منع کرتا تھا انشقاق
قمر کا مکذب تھا رویت جن کو محال بتاتا تھا یہ اعتقاد رکھتا تھا کہ دوسو دینار یا اس سے کم کے چوری سے کوئی فاسق نہین
ہوتا ہے اور طلاق کنایہ سے واقع نہین ہوتی اگرچہ جی مین نیت طلاق ہی کی کیون نہو اور لیٹنے سے اگر سو گیا ہے
تو وضو نہین ٹوٹتا جب تک حدث نہو نماز فائت کی قضا لازم نہین بتاتا تھا (۵) **اسواریہ**
اتباع ابو علی عمرو بن قائد اسواری ہین وہ اس بات کا قائل تھا کہ جس امر کو اللہ جانتا ہے کہ نکرے گا
اوسکے کرنے پر قدرت نہین رکھتا ہے (۶) **اسکافیہ** اتباع ابو جعفر محمد بن عبد اللہ اسکافی ہین
وہ کہتا تھا کہ اللہ کو ظلم عقلا پر قدرت نہین ہے ظلم اطفال و مجانین پر قدرت ہے یون کہنا چاہیے
کہ اللہ خالق معازف و طنابیر ہے اگرچہ اونکے اجسام اوسنے پیدا کیے ہین (۷) **جعفریہ** اتباع
جعفر بن حرب بن مبشرہ ہین یہ اسبات کا قائل تھا کہ اس امت کے فساق مین ایسے لوگ بھی ہین
جو یہود و نصارا و مجوس سے بھی بدتر ہین شارب خمر سے حد کو ساقط بتاتا تھا اسکا یہ اعتقاد تھا کہ صغائر
ذنوب موجب تخلید فاعل فی النار ہین اگر کوئی مرد کسی عورت کیطرف رسول ہوکر آئے اور وہ اوس سے
بیاہ کرنا چاہے پھر وہ عورت اوسکے پاس آئے اور یہ اوس سے وطی کرے بغیر عقد کے تو اوسپر کچھ حد نہین

آتی ہے یہ وطی ساتھہ اوس عورت کے طلاق ٹہیرگی (۸) **بشریہ** یہ اتباع بشر بن معتمر ہین اسکا یہ قول تہا کہ طعم ولون ورائحہ اور سارے ادراکات سمع سے ہین جائز ہے کہ بطور تولد حاصل ہون استطاعت مصروف ہے طرف سلامت بنیہ وجوارح کے اللہ اگر طفل صغیر کو عذاب کرے تو ظالم ہوگا حالانکہ وہ اس بات پر قادر ہے اللہ کا ارادہ منجملہ اوسکے افعال کے ہے پہر یہ ارادہ دو طرح پر ہے ایک صفت فعل دوسرا صفت ذات وہ قائل تہا لطف مخزون کا کہتا تہا لکن اللہ نے اوس لطف کو اسلیے پیدا نہین کیا ہے کہ اللہ پر پہر ثواب دینا واجب ہوجاتا اور پہلی توبہ متوقف ہے دوسری توبہ پر اور توبہ نفع نہین کرتی مگر جبکہ پہر وہ کام نکرے اگر پہر وہی کام کیا تو پہلی توبہ نافع نہین ہوتی ہے (۹) **مزداریہ** یہ اتباع ہین ابوموسی عیسی بن صبیح معروف بمزدار تلمیذ بشر بن معتمر کے یہ شخص زاہد تہا اسکو راہب المعتزلہ کہتے تہے چند مسائل مین متفرد تہا جیسے یہ کہ اللہ ظلم وکذب پر قادر ہے اس سے کچہہ اوسکی ربوبیت مین بٹہ نہین لگتا ہے ایک فعل کا وقوع دو فاعل سے بر سبیل تولد جائز بتاتا تہا یہ اعتقاد رکہتا تہا کہ قرآن پر قدرت ہوسکتی ہے قرآن کی فصاحت وبلاغت لوگونکو عاجز نہین کرتی ہے بلکہ وہ اوسکے مثل پر قادر ہین بلکہ اوس سے بہتر کلام لاسکتے ہین یہی قول اسکا اصل معتزلہ ہے مسئلہ خلق قرآن مین کہتا تہا کہ جو کوئی دیکہنا اللہ کا آنکہون سے بلاکیف کہتا ہے وہ کافر ہے اور جو شخص اس شخص کے کفر مین شک کرے وہ بہی کافر ہے (۱۰) **ہشامیہ** یہ اتباع ہشام بن عمر فوطی ہین یہ شخص بڑا مبالغہ رکہتا تہا قدر مین کسی فعل کو بہی طرف اللہ کے منسوب نہین کرتا تہا یہانتک کہ اسباب کا بہی منکر تہا کہ اللہ نے مومنون کے دل مین الفت دی ہے اور وہ واسطے مومنون کے ایمان کو دوست رکہتا ہے اور اوسنے کافرونکو گمراہ کیا ہے اور جو آیات قرآن پاک کی اس باب مین آئی ہین اونکا معاند تہا کہتا تہا انعقاد امامت کا زمانہ فتنہ واختلاف ناس مین نہین ہوتا ہے اور جنت ونار مخلوق نہین ہین یعنے اسوقت موجود نہین ہین اور حسبنا اللہ ونعم الوکیل کہنے سے منع کرتا تہا اسلیے کہ وکیل کا رتبہ موکل سے کم ہوتا ہے اوس کا یہ قول تہا کہ اگر ایک آدمی نے اچہی طرح سے وضو کرکے

نماز پڑھنا شروع کیا بہ نیت قربت خدا کے اور عزم کیا کہ نماز تمام کرے پہر رکوع و سجدہ بجالایا اور
ان سب ارکان مین مخلص رہا مگر اللہ کو معلوم ہے کہ وہ اوس نماز کو آخر مین قطع کردیگا تو پہلی
نماز اوسکی معصیت ہوئی اور مانع تہا اس بات سے کہ دریا واسطے موسی علیہ السلام کے پہٹ گیا
ہویا اونکا عصا سانپ بن گیا ہو یا عیسی نے مردونکو زندہ کیا ہو اللہ کے حکم سے یا چاند
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے منشق ہوگیا ہو اسطرحکے بہت سے امور متواترہ کا منکر
تہا جیسے محصور ہونا عثمان بن عفان کا اور مقتول ہونا اونکا غلبہ سے کہتا تہا کچہ لوگ اسکے ناقل
ہین سو یہ وہ لوگ ہین جو عمال کے شاکی تہے وہ گہس پڑے اور اونہون نے عثمانکو مارڈالا معلوم
نہین کہ قاتل کون تہا ایک قول اوسکا یہ بہی تہا کہ طلحہ وزبیر وعلی بن ابی طالب کچہ لڑنیکو نہین نکلے
تہے حرب جمل مین بلکہ مشاورہ کے لیے باہر آئے تہے مگر دونون فریق کے اتباع نے ایک دوسرے
ناحیہ مین مقاتلہ کیا امت جس وقت کہ مجتمع ہوکر ترک ظلم وفساد کردے تب کہین وہ محتاج امام
سائس کی ہوتی ہے پہر جبکہ نافرمان و فاجر ہوکر اپنے والی کو قتل کرڈالے تو پہر عقد امامت کا
کسی کے لیے نہین ہوتا ہے اسی بنیاد پر یہ کہتا تہا کہ امامت علی مرتضی کی منعقد نہین ہوئی
اسلیے کہ وہ بیعت وقت فتنہ کے بعد قتل عثمان کے وقوع مین آئی تہی یہی مذہب واصل
بن عطا کا اور عمرو بن عبید کا بہی تہا جنت مین ازالہ بکارت ابکار کا منکر تہا اسکا یہی قائل
تہا کہ شیطان انسان مین داخل نہین ہوتا ہی بلکہ وہ تو باہر سے وسوسہ ڈالتا ہی اوس وسوسہ کو اللہ
ابن آدم کے دلمین پہونچا دیتا ہے یہ بہی کہتا تہا یون نکہو کہ اللہ نے کافر کو پیدا کیا ہے اسلیے
کہ یہ عبد و کفر دونون کا نام ہے اسکا بہی منکر تہا کہ نافع وضار اللہ کا نام ہے (۱۱)
حائطیہ اتباع احمد بن حائط ہین یہ ایک صاحب تہا ابراہیم بن سیار نظام کا اسکے بدع شنیعہ
بہت ہین ایک یہ کہ خلق کے دو الہ ہین ایک خالق وہ الہ قدیم ہے دوسرا مخلوق وہ عیسی بن
مریم ہین مسیح کو ابن اللہ اعتقاد کرتا تہا کہتا تہا آخرت مین حساب کتاب خلق کا مسیح ہی
کرینگے اس آیت قرآن کے یہی معنی ہین هل ینظرون الا ان یأتیهم الله فی ظلل من الغمام

اس حدیث کے ان اللہ خلق آدم علی صورتہ یہ معنی کہتا تھا کہ اللہ نے آدم کو اپنی ذات
کی صورت پر پیدا کیا ہے اس حدیث کے معنے انکم سترون ربکم کما ترون القمر لیلۃ البدر
یہ کہتا تھا کہ مراد اس سے عیسے ہین اوسکا یہ اعتقاد تھا کہ دواب وطیور وحشرات مین یہانتک
کہ بق و بعوض و ذباب مین بہی انبیاء ہوتے ہین بدلیل اس آیت کے وان من امۃ الا خلا فیہا
نذیر و قولہ تعالی وما من دابۃ فی الارض ولا طائر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم ما فرطنا
فی الکتاب من شیء وبدلیل حدیث لولا ان الکلاب امۃ من الامم لامرت بقتلہا معہذا قائل
تناسخ کا بہی تھا ایک یہ بہی اعتقاد رکہتا تھا کہ اللہ نے ابتداءً ساری خلق جنت مین پیدا کی تہی جو کوئی
جنت سے باہر نکلا وہ اپنی معصیت کے سبب سے نکلا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بسبب تعدد
نکاح کے طعن کرتا تھا کہتا تھا کہ ابا ذر غفاری حضرت سے زیادہ ازہد و انسک تہے قبحہ اللہ
اس باتکا معتقد تھا کہ جسکو دنیا مین کچہ بہلائی ملتی ہے وہ اوسکے عمل کے سبب سے ملتی ہے
اور جسکو کوئی بیماری یا آفت لگتی ہے وہ گناہ کے سبب سے لگتی ہے کہتا تھا کہ اللہ کی روح نے ائمہ
مین تناسخ کیا ہے (۱۲) حماریہ یہ اتباع ہین ایک قوم معتزلہ کے عسکر مکرم مین سے انکا
مذہب یہ ہے کہ ممسوخ انسان کافر معتقد کفر ہوتا ہے اور نظر نے معرفت کو واجب کیا ہو نظر کا کوئی
فاعل نہین ہے اسیطرح جماع موجب ولد ہوتا ہے خالق ولد مین شک کرتا تھا کہتا تھا انسان
خالق انواع حیوانات ہے بطریق تعفین کے یہ لوگ یہ بہی اعتقاد رکہتے تہے کہ اللہ کا بندے کو خلق
حیات و قدرت پر قادر کر دینا جائز ہے (۱۳) معمریہ اتباع معمر بن عباد سلمی یہ شخص اعظم
قدریہ تھا غلو مین رفع صفات و قدرت مین مبالغہ کرتا تھا کئی مسئلو نمین اسنے انفراد کیا ہے کہتا
تھا انسان مدبر بدن ہے کچہ بدن مین حلول کرنیوالا نہین ہے اوسکے نزدیک انسان نہ طویل
ہے نہ عریض نہ ذی لون نہ صاحب تالیف و حرکت و حال نہ متمکن بلکہ انسان ایک شی سوا اس جسد
کے ہے انسانکو حی عالم قادر مختار بتاتا تھا کہتا تھا کہ انسان نہ متحرک ہے نہ ساکن نہ ملون نہ دیکہتا
ہے نہ چہوتا ہے نہ حلول کرتا ہے کسی جگہہ مین نہ حاوی ہوتی ہے اوسکو کوئی جگہہ غرضکہ اوسنے انسان

کی توصیف بوصف الٰہیت کی سے ہے کیونکہ یہی وصف اوسکے نزدیک مدبر عالم کا بھی تھا اوسکے
اعتقاد مین انسان حیات مین منعم ہے نار مین مُوز رہے جنت و نار مین حالّ و متمکن نہین ہے
کہتا تھا کہ اللہ نے سوائے اجسام کے اور کچھ پیدا نہین کیا ہے یہ اعراض اجسام ہین اور متولد ہین
انہین اجسام سے اور اعراض ہر نوع کے غیر متناہی ہوتے ہین اللہ کا ارادہ واسطے کسی شی کے
غیر خدا و غیر مخلوق ہوتا ہے اللہ قدیم نہین ہے اسلیے کہ لفظ قدیم کا صیغہ قدم یقدم فہو قدیم سے
لیا گیا ہے (۱۴) **ثمامیہ** یہ اتباع ہین ثمامہ بن اشرس نمیری کے یہ شخص جامع بین النقائض تھا
کہتا تھا کہ سارے علوم ضروری ہین جو کوئی مضطر طرف معرفت اللہ کے نہین ہے وہ مامور بمعرفت
بھی نہین ہے بلکہ مانند بہائم وغیرہ کے ہے اوسکے اعتقاد مین یہود و نصارا و زنادقہ دن قیامت کو
مثل بہائم کے مٹی ہوجائینگے اونکو نہ ثواب ہوگا نہ اونپر کچھ عقاب ہوگا البتہ اسلیے کہ وہ مامور نہین ہین
کیونکہ طرف معرفت خدا کے مضطر نہین ہوئے ہین ایک اعتقاد یہ تھا کہ سارے افعال متولد ہین
مگر کوئی اونکا فاعل نہین ہے اور استطاعت یہی سلامت و صحت جوارح ہے حسن و قبح عقل کی طرف
سے ہوتا ہے اسی لیے معرفت خدا کی قبل ورود شرع کے واجب ہے انسان کا کوئی فعل نہین ہے
مگر یہی ارادہ اور جو ما عدا ارادے کے ہے وہ سب حدث ہے (۱۵) **جاحظیہ** اتباع ہین
ابو عثمان عمرو بن بحر جاحظ کے یہ شخص چند مسائل مین اپنے اصحاب سے ممتاز بنا تھا کہتا تھا کہ سارے
معارف ضروری ہین کوئی شی اونمین سے افعال عباد نہین ہے بلکہ یہ سب طبیعیہ ہین بندہ کا کسب
سوا ارادہ کے اور کچھ نہین ہے عباد مخلد فی النار نہونگے بلکہ طبیعت نار ہوجائینگے اللہ کسیکو داخل نار
نکرے گا خود آگ اونکو بالطبع اپنی طرف کھینچ لیگی اور یہ قرآن منزل قبیل اجساد سے ہے اور ہوسکتا ہے
کہ کبھی مرد ہوجاوے اور کبھی حیوان اور اللہ ارادہ معاصی کا نہین کرتا ہے اور نہ مرئی ہوتا ہے اللہ
کے ارادے کے یہ معنے ہین کہ وہ غلطی نہین کرتا ہے اور اوسکے حق مین سہو کا ہونا صحیح نہین ہے فقط
اور جواہر اجسام کا معدوم ہونا محال ہے (۱۶) **خیاطیہ** اصحاب ابو الحسین بن ابی عمر و خیاط شیخ
ابو القاسم کعبی معتزلہ بغداد ہین اوسکو یہ اعتقاد تھا کہ معدوم شی ہے اور وہ عدم مین ایک جسم ہے

اگر اوسکے حدوث مین جسم ہو اور عرض ہے اگر اوسکے حدوث مین عرض ہو (۱۷) کعبیہ
اتباع ہین ابوالقاسم عبداللہ بن احمد بن محمود بلخی معروف بکعبی معتزلہ بغداد کے یہ بہی متفرد تہا ماہیتہ کی
شی کے کہتا تہا کہ اللہ کا ارادہ صفت قائم بذات خدا نہین ہے بلکہ مدبر لذاتہ ہے اور نہ وہ ارادہ
اوسکا کسی محل مین حادث ہے مرجع اوس ارادہ کا فقط علم ہے اور سمع و بصر بہی اسی طرف راجع
ہین اسکو بہی انکار رویت کا تہا کہتا تہا کہ ہم جو یہ بات کہین کہ اللہ مرئیات کو دیکہتا ہے تو مرجع
اسکا بہی اوسکا علم و تمیز ہے قبل وجود کے (۱۸) جبائیہ اتباع ابو علی محمد بن عبدالوہاب
جبائی یہ شخص معتزلہ بصرہ مین سے تہا چند مقالات مین متفرد ہے کہتا تہا کہ اللہ کا نام مطیع العبد ہے
جبکہ اللہ وہ کام کرے جسکا ارادہ بندے نے اوس سے کیا ہے اور اللہ ہی عورتون کا حمل رکہتا
ہے اونمین بچہ پیدا کرتا ہے اللہ کا کلام عرض ہے بہت سے امکنہ مین اور ایک مکان مین بعد
دوسرے مکان کے پایا جاتا ہے بغیر اسکے کہ مکان اول سے منعدم ہوجائے پہر وہ دوسرے مکان مین
حادث ہوتا ہے اور فضل علی مین ابوبکر پر اور فضل ابوبکر مین علی پر متوقف تہا معذلک یون کہتا تہا
کہ ابوبکر عمر و عثمان سے بہتر ہین یہ نہین کہتا تہا کہ علی عمر و عثمان سے بہتر ہین (۱۹) ہاشمیہ
اتباع ابوہاشم عبدالسلام بن ابی علی جبائی یہ اپنی مقالات مین منفرد تہا ساتہ چند بدع کے
استحقاق ذم کا بغیر گناہ کے قائل تہا یہ اعتقاد رکہتا تہا کہ یہ بات جائز ہے کہ قادر ہم مین کا فعل
و ترک سے خالی ہو اور قادر ماموریہ منہی جبکہ کوئی فعل و ترک بجا نہین لاتا ہے تو عاصی مستحق
عقاب و ذم ہوجاتا ہے لکن نہ فعل پر اس لیے کہ اوسنے ماموریہ نہین کیا اللہ کافرون اور عاصیونکو
عذاب کرتا ہے لیکن نہ کسی فعل مکتسب پر اور نہ محدث عنہ پر اور توبہ کسی فعل قبیح سے
باوجود اصرار کے دوسرے فعل قبیح پر صحیح نہین ہوتی جسکو وہ تائب جانتا یا قبیح اعتقاد کرتا ہے
اگرچہ حسن ہی کیون نہو اسیطرح وہ توبہ بہی صحیح نہین ہے کہ اوسکے ساتہ کسی منع حسنہ واجبہ پر
اصرار ہو اسیطرح توبہ زانی کی بعد ضعف و عجز کے زنا سے صحیح نہین ہوتی ہے ~~ ؎
یکبسر مو دولت سفید نشد گرچہ موئے بتن سیاہ نماند ای حسن توبہ انگہی کردی کہ ترا قوت گناہ نماند *

اُوسکے اعتقاد مین طہارت واجب نہ تہی اگرچہ بندہ کو حکم ہے کہ وہ وقت نماز کے متطہر ہو کہتا تہا
کہ طہارت آب مغصوب سے کفایت کرتی ہے مگر نماز زمین مغصوب پر پڑہنا جائز نہین ہے اسبات
کا بہی معتقد تہا کہ زنج و ترک و ہنود اسبات کی قدرت رکہتے ہین کہ ایسا قرآن لا سکین ابو علی اور
اوسکے فرزند ابو ہاشم نے کہا ہے کہ ایمان نام ہے انہین طاعات مفروضہ کا ۲۰ شیطانیہ
اتباع محمد بن نعمان معروف بشیطان الطاق ہین یہ شخص رافضی تہا معتزلہ اور روافض دونون کے
بدع مین ملا جلا رہا کرتا یہ بات بہت کم ہے کہ کوئی شخص معتزلی ہو اور رافضی نہو سو ایسے لوگ بہت
تہوڑے ہین یہ شخص منفرد تہا سا تہہ اس طامہ کبری کے کہ اللہ کسی شی کو نہین جانتا ہے مگر وہی شے
جسکو اوسنے مقدر و مراد کیا ہے اور قبل تقدیر کے جاننا اوس شی کا محال ہے اور اگر اللہ افعال
عباد کا عالم ہوتا تو یہ بات مستحیل ہوتی کہ وہ بندون کا امتحان اختیار کرتا ف معتزلہ کے
بہت سے نام ہین ایک ثنویہ یہ نام اسلیے ہوا کہ یہ اسبات کے قائل ہین کہ خیر طرف سے اللہ کے
ہے اور شر طرف سے بندہ کے ہے دوسرا نام کیسانیہ ہے تیسرا ناکثیہ چوتہا احمدیہ پانچوان
وہمیہ چہٹا تبریہ ساتوان واسطیہ آٹہوان واردیہ یہ نام اسلیے ہوا کہ انکا قول یہ ہے کہ مؤمنین
نار مین نہ جائینگے فقط اونکا ورود نار پر ہوگا اور جو شخص نار مین گیا وہ پہر نار سے باہر نہ نکلیگا
نوان حرقیہ انکا قول یہ ہے کہ کفار جلائے نہین جاتے مگر ایکبار دسوان مفنیہ یہ قائل ہین فنا ر
جنت و نار کے گیارہوان واقفیہ یہ قائل ہین توقف کرنے کے خلق قرآن مین بارہوان لفظیہ یہ
قائل ہین اسبات کے کہ الفاظ قرآن کے مخلوق نہین ہین تیرہوان ملتزقیہ یہ قائل ہین اسبات کے
کہ اللہ ہر جگہہ مین ہے چودہوان قبریہ یہ منکر ہین عذاب قبر کے

فصل دوسرا فرقہ مشبہہ ہے انکو اثبات صفات باری تعالی مین غلو ہے یہ معتزلہ کی ضد ہین
انکے سات فرقے ہین (۱) **ہشامیہ** اتباع ہشام بن حکم انکو حکمیہ بہی کہتے ہین انکا قول یہ ہے
کہ اللہ تعالی مثل نور سبیکہ صافیہ کے ہے ہر جانب سے چمکتا ہے مقاتل بن سلیمان پر طعن کرتے
ہین کہ وہ اسبات کا قائل ہے کہ اللہ گوشت و خون رکہتا ہے اور صورت انسان پر طویل عریض عمیق ہے

طول اوسکا مثل عرض کے اور عرض اوسکا مثل عمق کے ہے لون وطعم ورائحہ دار ہے اپنے
بالشت سے سات بالشت ہے لکن یہ قول مقاتل سے ثابت نہین ہوا ہے (۲) جوالقیہ
اتباع ہشام بن سالم جوالقی یہ رافضی تہا اسکا قول شنیع یہ تہا کہ اللہ انسان کی صورت سے ہے
نصف اعلی اوسکا مجوف ہے یعنے خالی اور نصف اسفل مصمت ہی یعنے ٹہوس اللہ کے
بال کالے ہین وہ گوشت وخون نہین رکہتا ہے بلکہ ایک چمکتا نور ہے اوسکے حواس خمسہ مثل حواس
انسان کے ہین ہاتہہ پاؤن منہ آنکہہ کان بال سیاہ سب کچہہ ہے مگر شرمگاہ وڈاڑہی نہین ہے
(۳) بیانیہ اتباع ہین بیان بن سمعان کے یہ کہتا تہا کہ اللہ انسان کی صورت ہی اور سب کچہہ
اوسکا ہالک ہے مگر موںنہہ بدلیل ظاہر آیت کل شئ ھالك الا وجھہ (۴) مغیریہ اتباع
مغیرہ بن سعید عجلی یہ بہی رافضی تہا منجملہ اوسکے شنائع کے ایک یہ قول ہے کہ اعضاء معبود کے
صورت پر حروف ہجا کے ہین الف صورت قدمین پر ہے اور یہ اعتقاد رکہتا تہا کہ اللہ ایک
مرد ہے نور کا اوسکے سر پر ایک تاج ہی نور کا اسکا بہی معتقد تہا کہ اللہ نے اعمال عباد کو اپنی دو انگلیون
سے لکہا ہی کیا طاعت اور کیا معصیت پہر اوسمین نظر کی تو اونکے معاصی سے غضبناک ہوا
پسینا آگیا اوسکے پسینے سے دو دریا ہے ایک میٹہا ایک کہاری وہ اعتقاد رکہتا تہا کہ اللہ
ہر مکان مین ہے کوئی مکان اوس سے خالی نہین ہے (۵) منہالیہ اصحاب منہال بن میمون
(۶) زراریہ اتباع زرارہ بن اعین (۷) یونسیہ اتباع یونس بن عبد الرحمن قمی یہ سب
روافض تہے انکا ذکر اللہ نے چاہا تو آوے گا انہین سے ایک سبائیہ ہین دوسرے شاکیہ تیسرے
عملیہ چوتہے مستثنیہ پانچوین بدعیہ چہٹے عشریہ ساتوین اتریہ منجملہ اونکے کرامیہ ہین اتباع محمد بن کرام
سجستانی یہ کئی گروہ ہین ایک ہیضمیہ دوسرے اسحاقیہ تیسرے جندیہ وغیر ذلک لکن یہ سب ایک
ہی فرقہ گنا جاتا ہے اسلیے کہ بعض انکے تکفیر بعض کی نہین کرتے ہین یہ سب کی سب مجسمہ ہین
اتنی بات ہی کہ انہین بعض کا یہ قول ہے کہ اللہ قائم بنفسہ ہے اور بعض اوسکو اجزاء مؤتلفہ کہتے
ہین اور اوسکے لیے جہات ونہایات بتاتے ہین کرامیہ کا یہ قول ہے کہ ایمان قول مفرد ہے

یعنے فقط لا الٰہ الا اللہ کہنا خواہ اس قول کا معتقد ہو یا نہو انکے اعتقاد مین اللہ جسم ہے اور اوسکی
حد و نہایت ہے طرف سے اسفل کے اور اوسکا ملاقات کرنا اجسام ماتحت سے جائز ہے
اور وہ عرش پر ہے اور عرش اوسکا مماس ہے اور وہ محل حوادث ہی یعنی قول و ارادہ و ادراکات
و مرئیات و مسموعات سے اگر اللہ کسی کو اپنے بندونمین سے ایسا جانتا کہ وہ ایمان نلائیگا
تو اوسکا پیدا کرنا ہی عبث ہوتا اور کسی نبی کا انبیا مین سے اور رسول کا رسل مین سے معزول
کرنا جائز ہے اور انکے نزدیک انبیا پر ہر ایسے گناہ کا ہونا جائز ہے جو موجب وسقط عدالت
نہو اور اللہ پر واجب ہے کہ لگاتار رسول بہیجتا رہے اور دو امام کا ایک وقت مین ہونا جائز ہے
علی و معاویہ دونوں کو وقت واحد مین امام بتاتے ہین مگر اتنی بات کہتے ہین کہ علی سنت پر تہے
اور معاویہ خلاف سنت پر ابن کرام فقہ مین منفرد ہے ساتھہ کئی شی کے کہتا تہا مسافر کو عوض نماز
خوف کے دو تکبیرین کہنا کفایت کرتا ہے اور ایسے کپڑے مین جو بالکل نجاست مین ڈوبا ہوا ہو
نماز کو جائز بتاتا تہا اور یہ اعتقاد رکہتا تہا کہ نماز روزہ زکوۃ حج و سائر عبادات بغیر نیت کے صحیح ہوتی
ہین فقط نیت اسلام کی کفایت کرتی ہے ہان نیت نوافل مین واجب ہوتی ہے اور نماز سے
باہر آنا با کل و شرب و جماع عمداً جائز ہے پہر اوسے پر باقی نماز کو بنا کر سکتا ہے بعض کرامیہ کا
یہ زعم ہے کہ اللہ کے دو علم ہین ایک علم سے وہ سارے معلومات کو جانتا ہے اور دوسرے
علم سے علم اول کو پہچانتا ہے

فصل تیسرا فرقہ قدریہ ہے انکے غلاۃ اثبات قدرت کا واسطے عبد کے خلق و ایجاد
مین کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بندہ اس امر مین محتاج معاونت خدا کا نہین ہے

فصل چوتہا فرقہ مجبرہ ہے انکے غلاۃ نفی استطاعت عبد مین قبل و بعد فعل و ہمراہ فعل کے
اور نفی اختیار عبد و نفی کسب مین غلو رکہتے ہین سو یہ دونون فرقے باہم ضد یکدیگر ہین کیونکہ
قدریہ عبد کو قادر مختار کہتے ہین اور مجبرہ بالکل عاجز و مجبور بتاتے ہین پہر مجبرہ کے تین گروہ ہین
(۱) **جہمیہ** اتباع جہم بن صفوان ترمذی موالی راسبے زمانہ آخر دولت بنی امیہ مین مقتول ہوا

سارے صفات الٰہیہ کا نافی تھا کہتا تھا اللہ کا وصف کرنا ساتھہ اوس صفت کے جسکے ساتھہ
مخلوق موصوف ہوتی ہے جائز نہین ہے انسان کو کسی شی پر قدرت حاصل نہین ہے اور نہ وہ
متصف بقدرت و استطاعت ہی جنت و نار فنا ہو جائینگے حرکات اہل جنت و نار منقطع ہو جائینگے
اور جسنے اللہ کو پہچان لیا اور ناطق بایمان نہوا تو وہ کافر نہین ہوتا ہے اسلیے کہ علم خاموشی سے
زوال نہین پاتا ہے وہ باوجود صمت کے مؤمن ہے معتزلہ نے بابت نفی استطاعت کے
اوسکی تکفیر کی ہے اور اہل سنت نے بابت نفی صفات و خلق قرآن و نفی رویت کے یہ اسبات
مین منفرد تھا کہ سلطان جائر پر خروج کرنا جائز ہے کہتا تھا کہ اللہ کا علم حادث ہے لکن ایسی
صفت سے جسکے ساتھہ غیر اللہ موصوف ہوتا ہے (۲) **بکریہ** اتباع بکر بن اخت عبد الواحد یہ
موافق نظام تھا اس بات مین کہ انسان روح ہے یہ بہی زعم کرتا تھا کہ اللہ دن قیامت کو دکھائی دیگا
ایک صورت مین جسکو وہ پیدا کریگا لوگ باگ اوسی صورت سے بات چیت کرینگے صاحب کبیرہ
منافق ہے درک اسفل نار مین ہوگا اوسکا حال کافر کے حال سے بہی بدتر ہے اکل توم و بصل کو
حرام بتاتا تھا وضو کو قرقرۂ شکم سے واجب کہتا تھا (۳) **ضراریہ** اتباع ضرار بن عمرو یہ منفرد
تھا ساتھہ کہی شی کے کہتا تھا اللہ کی رؤیت دن قیامت کو حاسۂ زائد سادسہ سے ہوگی اور
ابن مسعود کی قرارت کا منکر تھا اور دین عامۂ مسلمین مین شک کرتا تھا اور کہتا تھا کہ شاید یہ لوگ
کفار ہین جسم کو اعراض مجتمعہ بتاتا تھا جسطرح کہ قول نجاریہ کا بہی یہی ہے (۴) **یطیخیہ** اتباع
اسمعیل یطیخی ہین (۵) **صباحیہ** اتباع ابو صباح بن معمر ہین (۶) انہین مجبرہ مین سے ایک
گروہ **فکریہ** نام دوسرا گروہ **خوفیہ** نام ہے

فصل پانچوان فرقہ **مرجیہ** ہے لفظ ارجا مشتق ہے رجا سے اسلیے کہ مرجیہ کو یہ رجا یعنی امید
ہے کہ اللہ اہل معاصی کو ثواب دیگا اسی وجہ سے یون کہتے ہین کہ ایمان کے ہوتے ہوئے کوئی
معصیت ضرر نہین کرتی ہے جسطرح کہ ہمراہ کفر کے کوئی طاعت نفع نہین دیتی ہے یا یہ لفظ
مشتق ہے ارجا سے بمعنے تاخیر اسلیے کہ اونہون نے حکم اصحاب کبائر کو آخرت تک مؤخر کر رکہا ہے

حقیقت مرجیہ کی یہ ہے کہ اونکو اثبات وعدمین اور نفی وعید وخوف مین مؤمنین سے
غلو ہے یہ تین فرقے ہین ایک صنف انکا جامع ہے درمیان رجا وتجدر کے یہ لوگ غیلان
وابوشمر ہین قبیلۂ بنی حنیفہ سے دوسرا صنف انکا جامع ہے درمیان ارجا وجبر کے جیسے
جہم بن صفوان تیسرا صنف انکا قائل ہے ارجا محض کا یہ چار فرقے ہین (۱) **یونسیہ**
اتباع یونس بن عمرو یہ یونس وہ یونس نہین ہے جو پسر تہا عبد الرحمن قمی رافضی کا اس یونس کا
یہ اعتقاد ہے کہ ایمان عبارت ہے معرفت خدا وخضوع لہ ومحبت خدا اور اس امر کے
اقرار سے کہ وہ واحد لیس کمثلہ شی ہے (۲) **غسانیہ** اتباع غسان بن ابان کوفی ہین یہ شخص
نبوت عیسے علیہ السلام کا منکر تہا محمد بن حسن شیبانی کا شاگرد تہا اسکا مذہب ایمان مین
مثل مذہب یونس کے تہا مگر یہ کہتا تہا کہ ہر خصلت کا خصال ایمان مین سے بعض ایمان نام ہے
اور یونس یہ کہتا تہا کہ ہر خصلت نہ ایمان ہے اور نہ بعض ایمان غسان کا یہ اعتقاد تہا کہ
ایمان بیش وکم نہین ہوتا ہے ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ ایمان نام ہے معرفت قلب
اور اقرار باللسان کا نہ زیادہ ہو نہ کم جیسے قرص آفتاب کا (۳) **ثوبانیہ** اتباع ثوبان
مرجی یہ پہلے مرجی تہا پہر خارجی معتزلی ہو گیا اوسکو جامع النقائص ناجز الخصائص کہتے تہے
اوسکا یہ قول تہا کہ ایمان عبارت ہے معرفت و اقرار سے اور ایمان بجالانا اوس کام کا ہے
جسکا کرنا نزدیک عقل کے واجب ہے گویا اوسنے ایمانکو واجب بالعقل قبل ورود شرع کے
ٹہیرایا تہا اس قول مین غسانیہ ویونسیہ سے علحدہ تہا (۴) **تومنیہ** اتباع ابو معاذ تومنی
فیلسوف اوسکا یہ اعتقاد تہا کہ تارک فریضہ کو علی الاطلاق فاسق کہنا چاہیے لکن ترک کرنا
فریضہ کا فسق ہے یہ سارے خصال جنکو ایمان کہتے ہین انمین سے کوئی خصلت بہی نہ ایمان ہے
نہ بعض ایمان کہتا تہا قاتل نبی کا کافر ہوتا ہے لکن نہ اسلیے کہ اوسنے پیغمبر کو قتل کیا ہی بلکہ اسلیے
کہ اوسنے پیغمبر کا استخفاف کیا ہے اور اوسکو دشمن رکہا ہے **ف** منجملہ فرق مرجیہ کے
ایک مریسیہ ہین اتباع بشر بن غیاث مریسی یہ شخص عراقی المذہب تہا فقہ مین شاگرد قاضی ابو یوسف

یعقوب حضرمی قائل تہا نفی صفات و خلق قرآن کا اسلیے صفاتیہ نے اوسکی تکفیر کی ہے
اوسکا اعتقاد یہ تہا کہ افعال عباد مخلوق خدا ہین استطاعت ساتہہ فعل کے نہین ہے اسیر
معتزلہ نے اسکو کافر ٹہیرایا دوسرا عقیدہ اوسکا یہ تہا کہ ایمان نام ہے تصدیق قلب کا یہی
مذہب ابن الریوندی کا بہی تہا امام شافعی رحمہ اللہ نے جب اوس سے مسئلہ خلق قرآن و نفی صفات
مین مناظرہ کیا تو اوس سے یہ بات کہی کہ تو آدہا کافر ہے اسلیے کہ قائل خلق قرآن کا ہے اور صفات
کی نفی کرتا ہے اور آدہا مومن ہے اسلیے کہ قائل قضا و قدر و خلق اکتساب عباد کا ہے
بشر کا شمار معتزلہ مین ہے اسلیے کہ نافی صفات و قائل خلق قرآن تہا **ف** منجملہ فرق
مرجیہ کے ایک صالحیہ ہین اتباع صالح بن عمرو بن صالح دوسرے جحدریہ ہین اتباع جحدر بن
محمد تمیمی تیسرے زیادیہ اتباع محمد بن زیاد کوفی چوتہے شبیبیہ اتباع محمد بن شبیب پانچوین ناقضیہ و
بہشمیہ **ف** منجملہ مرجیہ کے ایک جماعت ائمہ بہی گزری ہے جیسے سعید بن جبیر طلق بن حبیب
عمرو بن مرہ محارب بن دثار عمرو بن ذر حماد بن سلیمان ابو مقاتل لکن یہ لوگ مخالف قدریہ و
خوارج و مرجیہ کے تہے اسبات مین کہ کبائر پر حکم کفر کا نہین لگاتے تہے اور نہ مرتکب کبائر کو
مخلد فی النار کہتے تہے اور نہ کسی صحابی سے تبرا کرتے تہے نہ کسی طرح کا اونمین طعن کرتے اور نہ
برا کہتے **ف** سب سے پہلے جسنے ارجاء نکالا ابو محمد حسن بن محمد معروف بابن الحنفیہ بن علی بن
ابی طالب ہین انہون نے اس مسئلہ مین گفتگو کی پہر بعد انکے مرجیہ چار طرح پر ہوگئے اول
مرجیۂ خوارج دوسرے مرجیۂ قدریہ تیسرے مرجیۂ جبریہ چوتہے مرجیۂ صالحیہ یہ حسن بن محمد
بن حنفیہ پوتے جناب مرتضوی کے ہین طرف امصار کے خطوط لکہتے ارجا کیطرف دعوت
کرتے لکن عمل کو ایمان سے مؤخر نہ ٹہیراتے جسطرح کہ بعض اشخاص نے کہا ہے بلکہ یون کہتے تہے کہ
ادا ء طاعات ترک معاصی اصل ایمان سے نہین ہے ان کے زوال سے ایمان زائل نہین
ہوتا ہے غنیۃ الطالبین مین حنفیہ کو مرجیہ لکہا ہے اور بعض نے اسکی تاویل کی ہے واللہ اعلم
ابن قتیبہ نے کہا ہے اول واضع ارجاء کا بصرہ مین حسان بن بلال بن حارث مزنی ہے

اور بعض نے یون ذکر کیا ہے کہ واضع اول ارجا کا ابو سلت سمان ہے وہ سنہ ۱۵۲ مین مرا

فصل چہٹا فرقہ حروریہ ہے انکو اثبات وعید و خوف بین مؤمنین پر اور تخلید فی النار مین

باوجود ایمان کے بڑا غلو ہے یہ ایک قوم ہے نواصب خوارج کی یہ قوم ضد ہے مرجیہ کی

نفی و اثبات و وعد و وعید مین آنکے مفردات مین سے ایک یہ بات ہے کہ مرتکب کبیرہ

کا مشرک ہوتا ہے ورنہ عامۂ خوارج کا یہ مذہب ہے کہ وہ کافر ہے نہ مشرک اور بعض کا یہ ہے

کہ وہ منافق ہے درک اسفل نار مین ہوگا حروریہ کے نزدیک یہ بات ہے کہ ایک کبیرہ

کرنے سے نام مرتکب کا بدل جاتا ہے نہ مؤمن کہلاسئے نہ کافر نہ مشرک اور حکم اوسکا یہ ہے

کہ وہ مخلد فی النار ہوگا آنکا اتفاق ہے اسبات پر کہ ایمان اجتناب کرنا ہے ہر معصیت سے

انکو حروریہ اسلیے کہتے ہین کہ وہ حرورا نام گاؤن مین جمع ہوئے تہے پہر وہان سے واسطے

قتال کرنے کے ساتھ علی مرتضیٰؑ کے نکلے تہے ادہر سے جناب مرتضوی اونکی طرف روانہ

ہوئے پہلے اونسے مناظرہ کیا پہر مقاتلہ کیا یہ چار ہزار آدمی تہے پہر اور لوگ آملے سب بارہ ہزار ہو گئے

فصل ساتوان فرقہ **نجاریہ** ہے اتباع حسین بن محمد بن عبد اللہ نجار ابو عبد اللہ شخص جالک

تہا اور بعض نے کہا ترازو بناتا تہا قم کا رہنے والا تہا منجملہ متکلمین مجبرہ کے تہا آسکے مناظرات

ساتھ نظام کے رہتے تہے ایکبار مناظرہ مین جب کچہ حجت نلا سکا تو نظام نے اوسکو دہتکار

کر کہا اوٹہہ جا رسوا کرے تجکو اللہ تجکو کون طرف علم و فہم کے منسوب کرتا ہے وہ وہان سے

تپ زدہ ہو کر اوٹہا بیمار پڑ کر مرگیا اکثر معتزلہ ری وجہات ری کے یہی نجاریہ ہین مسئلہ

قضا و قدر اور اکتساب عباد و وعد و وعید و امامت ابو بکر مین موافق اہل سنت کے ہین

اور نفی صفات و خلق قرآن و رویت مین موافق معتزلہ کے ہین یہ تین فرقے ہین ایک

برغوثیہ دوسرے زعفرانیہ تیسرے مستدرکیہ

فصل آٹھوان فرقہ جہمیہ ہے اتباع جہم بن صفوان یہ مسئلۂ قضا و قدر مین موافق اہل سنت

کے ہین اور کسیقدر میل طرف جبر کے بہی رکہتے ہین نافی ہین صفات خدا و رویت خدا

سے کے قائل ہین خلق قرآن کے یہ فرقہ بہت بڑا ہے انکا شمار معطلہ مجبرہ مین ہے
فصل نوان فرقہ **روافض** کا ہے انکو حب علی بن ابی طالب و بغض ابی بکر و عمر و عثمان
و عائشہ و معاویہ مین مع دیگر صحابہ کے بڑا غلو و مبالغہ ہے انکا نام رفضہ اسطرح پر ہوا
کہ زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب جب لعن ابو بکر و عمر سے باز رہے اور یہ کہا کہ
وہ دونون میرے جد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وزیر تہے تو انہون نے اونکی رای کو
رفض یعنی ترک کر دیا بعض نے کہا ہے وہ رافض یعنی تارک رای صحابہ کے تہے بابت بیعت
ابو بکر و عمر کے لوگون نے امام مین بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختلاف کیا ہے
جمہور کا مذہب یہ ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہین عباسیہ و ریوبدیہ اتباع ابو ہریرہ ریوبدی یا اتباع عباس
ریوبدی کا مذہب یہ ہی کہ عباس بن عبد المطلب ہین رضی اللہ عنہ اسلیے کہ وہ حضرت کے چچا و وارث
تہے تو وہ ابن عم سے زیادہ حقدار ہین عثمانیہ و بنو امیہ نے کہا عثمان بن عفان ہین پہر اور ون سے
کچہ اور کہا رافضہ کا قول یہ ہے کہ علی بن ابی طالب ہین پہر امامت مین ایک بڑا اختلاف پڑا یہانتک
کہ اس باب مین تین سو فرقے ہو گئے مشہور اونمین سے بیس فرقہ ہین زیدیہ و صباحیہ مقر ہین امامت
ابو بکر کے انکا اعتقاد یہ ہے کہ امامت علی پر کوئی نص نہین ہوئی امامت عثمان مین مختلف ہین بعض
نے انکار کیا ہے اور بعض نے اقرار کر کے یہ کہا کہ ہان یہ بعد عمر بن خطاب کے امام تہے لکن یہ کہتے
ہین کہ علی افضل ہین ابو بکر سے اور امامت مفضول کی جائز ہے غلاۃ کا قول یہ ہے کہ امام علی ہین
بنص پہر حسن بعد اونکے حسین پہر بعد حسین کے امر شوری ہے بعض نے کہا ہے کہ نص نہین آئی مگر امامت
علی پر فقط دوسرون نے کہا ہے حضرت نے علی پر نص کی تہی ساتہہ وصف کے نہ ساتہہ عین
و اسم کے اور بعض نے کہا نص امامت اثنا عشر پر کی تہی جنکے آخر امام مہدی منتظر ہین **ف** بیس
فرقے روافض کے یہ ہین (۱) **امامیہ** انکا امامت مین بعد حضرت کے اختلاف ہے اکثر کا
اعتقاد یہ ہے کہ امامت علی اور اولاد علی بن ابی طالب مین ہے بنص نبوی اور سارے صحابہ
مرتد ہو گئے مگر علی اور اونکے دونون بیٹے حسن حسین اور ابوذر غفاری و سلمان فارسی اور کچہ

اور تہوڑے سے لوگ سب سے پہلے جسنے مذہب امامیہ مین تکلم کیا علی بن اسمعیل بن میثم تمار ہے یہ اصحاب علی بن ابی طالب مین سے تہا مذہب فرقہ قطعیہ کا انمین سے یہ ہی کہ امامت علی مین ہے پہر حسن مین پہر حسین مین پہر علی بن حسین مین پہر محمد بن علی مین پہر جعفر بن محمد مین پہر موسی بن جعفر مین پہر علی بن موسی مین پہر قطع کر دیا امامت کو انپر اسلیئے قطعیہ نام پایا اور امامت محمد بن موسی کو نہ لکہا نہ امامت حسین بن علی بن موسی کو **ناووسیہ** کا یہ قول ہے کہ جعفر بن محمد نہین مرے ہین زندہ و منتظر ہین **مبارکیہ** اتباع مبارک اسکے قائل ہین کہ امام جعفر بن محمد کے اونکے بیٹے اسمعیل بن جعفر ہین پہر محمد بن اسمعیل **شمیطیہ** اتباع یحیی بن شمیط احمسی کہتے ہین کہ مختار کے ساتہہ ایک قائد او سکے قواد مین سے رہا کرتا تہا اوسکو جیش بصرہ پر امیر کر دیا تہا وہ مصعب بن زبیر سے مقاتلہ کیا کرتا وہ مقام مدار مین مارا گیا امامت بعد جعفر کے اونکے بیٹے محمد اور اولاد محمد مین آگئی **معمریہ** اتباع معمر کا قول یہ ہے کہ امامت بعد جعفر کے اونکے فرزند عبد اللہ بن جعفر اور اولاد عبد اللہ مین ہے انکو فطحیہ کہتے ہین اسلیے کہ عبد اللہ بن جعفر افطح الرجلین تہے **واقفیہ** کا یہ قول ہے کہ امام بعد جعفر کے اونکے ولد موسی بن جعفر ہین اور وہ زندہ ہین مرے نہین امام منتظر ہین انکا نام واقفیہ اس لیے ہوا کہ یہ امامت موسی پر واقف ہو گئے یعنے ٹہیر گئے **زراریہ** اتباع زرارہ بن اعین کا قول یہ ہے کہ امام بعد جعفر کے اونکے پسر عبد اللہ ہین لکن جب اونسے کوئی ایک مسئلے پوچہے تو وہ جواب نہ دیسکے اسلیے موسی بن جعفر نے بعد باپ کے دعوے امامت کا کیا **مفضلیہ** اتباع مفضل بن عمرو کہتے ہین کہ امام بعد جعفر کے اونکے بیٹے موسی ہین جب موسی مر گئے تو امامت طرف محمد بن موسی کے منتقل ہوکر آگئی **مفوضۂ امامیہ** کا قول یہ ہے کہ اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کر کے خلق عالم و تدبیر عالم کو اونکے سپرد کر دیا ہے بعض نے کہا بلکہ علی بن ابی طالب کے سپرد فرمایا ہے

(۲) فرقہ روافض کا **کیسانیہ** ہے اتباع کیسان مولی علی بن ابی طالب اسنے محمد بن الحنفیہ سے اخذ کیا تہا بعض نے کہا ہے کیسان نام ہے مختار بن عبید ثقفی کا جو واسطے بدلہ لینے حسین علیہ السلام کے کہڑا ہوا تہا انکا عقیدہ یہ ہے کہ امام بعد علی مرتضی کے اونکے بیٹے محمد بن حنفیہ ہین

اسلیے کہ علی نے دن جمل کے نشان اونہین کے ہاتھہ مین دیا تھا اور حسین نے وقت نکلنے
کے طرف کوفے کے اونکو وصیت کی تہی پہر بعد ابن حنفیہ کے امامت مین مختلف ہو گئے بعض نے
کہا رجوع امر امامت کا بعد اونکے طرف اولاد حسن وحسین کے ہو گیا بعض نے کہا امامت
طرف ابی ہاشم عبد اللہ بن محمد بن حنفیہ کے منتقل ہو گئی کربیہ اتباع ابو کرب نے کہا ابن حنفیہ
زندہ ہین مرے نہین امام منتظر ہین **کیسانیہ** اسکے قائل ہین کہ بدا اللہ پر جائز ہے حالانکہ یہ
کفر صریح ہے (٣) تیسرا فرقہ **خطابیہ** ہے اتباع ابی خطاب محمد بن ابی ثور یا محمد بن یزید
اجدع اسکا مذہب غلو ہے حق مین جعفر بن محمد صادق کے یہ مشبہہ بھی تھا اسکے تابع پچاس
فرقے ہین سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ائمہ جیسے علی اور اونکی اولاد یہ سب انبیا ہین
اور ہر امت کے لیے دو رسول ہونا ضرور ہے ایک ناطق دوسرا صامت سو محمد نبی ناطق
تہے اور علی نبی صامت ہین اور جعفر بن محمد صادق نبی تہے پہر انتقال نبوت کا طرف ابو الخطاب
اجدع کے ہو گیا ان سب کے نزدیک جہوٹی گواہی دینا واسطے اپنے موافقین کے جائز ہے انکا
عقیدہ یہ ہے کہ ائمہ جانتے ہین اون سب کامون کو جو قیامت تک ہونے والے ہین **معمریہ**
اسکے قائل ہین کہ امام بعد ابو الخطاب کے ایک مرد ہے جسکا نام معمر ہے انکے زعم مین یہ ہے
کہ دنیا فنا نہو گی جنت یہی بہتری بہلائی دنیا کی ہے جو انسانکو پہونچتی ہے اور نار اسکی ضد ہے
انکے نزدیک شرب خمر و زنا و سائر محرمات مباح ہین انکا دین ترک نماز ہے یہ قائل ہین تناسخ
کے کہتے ہین کہ لوگ مرتے نہین ہین بلکہ انکی روحین انکے غیر مین چلی جاتی ہین بزیغیہ کا یہ قول ہے
کہ جعفر بن محمد خدا ہین اور جنکو یہ لوگ دیکہتے ہین یہ وہ نہین ہین لوگونکو شبہہ معلوم ہوتا ہے
انکے عقیدے مین ہر مومن کو وحی آتی ہے کہتے ہین مومنین ایسے لوگ بہی ہین جو جبریل و میکائیل
و محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہتر ہین انکو زعم ہے کہ وہ اپنے موتی کو صبح و شام دیکہتے ہین
عمیریہ اتباع عمیر بن بیان عجلی کا قول مثل انہین کے قول کے ہے اتنی بات مین باہم مخالف
ہین کہ لوگ مرتے ہین جب ابو الخطاب مارا گیا تو بعد اوسکے یہ کئی فرقے ہو گئے ایک فرقے کا

یہ اعتقاد ہے کہ امام بعد ابوالخطاب کے عمیر بن بیان عجلی ہے انکے مقالات مثل مقالہ بزیغیہ کے ہین لکن یہ معترف اوسکی موت کے ہین ایک خیمہ کناسہ کوفہ پر کہڑا کرکے وہان جمع ہوکر عبادت جعفر صادق کی کرتے تہے جب یہ خبر یزید بن عمیر کو پہونچی تو اوسنے عمیر بن بیان کو اوسی کناسہ کوفہ پر سولی دیدیا آنکے فرق مین سے ایک مفضلیہ ہین اتباع مفضل صیرفی اسکا عقیدہ یہ تہا کہ جعفر بن محمد الہ ہین اسپر جعفر نے اوسکو مطرود ملعون کردیا سارے خطابیہ کا اعتقاد یہ ہے کہ جعفر بن محمد صادق نے اونکے پاس ایک کہال امانت رکہی ہے جسکو جفر کہتے ہین اوسمین ہر شی محتاج الیہ کا علم غیب اور قرآن کی تفسیر ہے انکے زعم مین یہ آیت شریف ان اللہ یأمرکم ان تذبحوا بقرۃ سے مراد ام المؤمنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہین لعنہم اللہ اور خمر و میسر سے مراد ابو بکر و عمر ہین اور جبت وطاغوت سے مراد معاویہ بن ابی سفیان و عمرو بن العاص ہین (۴) چوتہا فرقہ زیدیہ یہ اتباع زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب یہ زید کو امام اعتقاد کرتے ہین اور کہتے ہین امام وہ ہوتا ہے جسمین چہ خصلتین ہون علم زہد شجاعت اور اولاد فاطمہ زہرا سے ہو حسنی ہو یا حسینی اور بعض نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ صبیح الوجہ بہی ہو اور کسی طرح کی آفت اوسمین نہو یہ موافق معتزلہ کے ہین اونکے سارے اصول مین مگر مسئلہ امامت مین زید بن علی کا مذہب واصل بن عطا سے لیا گیا ہے وہ علی کو ابو بکر و عمر پر فضیلت دیتا تہا اگرچہ قائل امامت شیخین کا تہا زیدیہ چار فرقے ہین ایک جارودیہ اتباع ابی الجارود مکنی بابی النجم زیاد بن منذر عبدی اسکا یہ عقیدہ تہا کہ حضرت نے نص کی تہی امامت علی پر ساتہہ وصف کے نہ ساتہہ نام کے اور لوگ ترک کرنے سے مبایعت علی اور حسن و حسین اور اونکی اولاد کے کافر ہوگئے دوسرے جریریہ اتباع سلیم بن جریر اسکا یہ قول تہا کہ لوگ ترک بیعت علی سے کافر نہین ہوئے بلکہ خطاوار ہوئے کہ افضل کو چہوڑدیا یعنی علی مرتضی کو یہ جارودیہ کی تکفیر کرتے ہین اسلیے کہ وہ مکفر صحابہ ہین لکن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو یہ بہی کافر بتاتے ہین

بہ سبب اون احداث کے جو اونہون سے نے نکاسے تھے اور کہتے ہین کہ علی سے نے کسی کی امامت پر نص نہین کی بلکہ بعد اونکے امر شوریٰ ہو گیا تیسرے بتریہ اتباع ہین حسن بن صالح بن اثیر ابتر کے انکا قول یہ ہے کہ علی افضل و اولی با امامت ہین گو ابوبکر بہی امام تہے اور اونکی امامت خطا نہ تہی نہ کفر بلکہ خود علی نے اونکو امامت دیدی رہے عثمان سو اونمین متوقف ہین چوتہے یعقوبیہ اتباع یعقوب یہ قائل ہین امامت ابوبکر و عمر کے اور تبرا کرتے ہین اوس شخص سے جو تبرا کرتا ہے ان دونون سے اور منکر ہین رجعت اموات کے طرف دنیا کے قیامت سے پہلے اور اس دیانت والون سے بیزاری ظاہر کرتے ہین لکن خود سب کے سب متفق ہین تفضیل علی کرم اللہ وجہہ پر اور پر ابوبکر و عمر کے بغیر تفسیق شیخین کے نہ اونکی تکفیر کرتے ہین نہ اونپر لعن اور طعن کرتے ہین نہ کسی اور صحابی پر طاعن ہین رضوان اللہ علیہم اجمعین امام شوکانی نے رد اصول و فروع زیدیہ مین دو کتابین لکہی ہین جنکا نظیر معلوم نہین ہوتا وبل الغمام حاشیہ شفاء الاوام رد اصول ہین سیل جرار رد فروع مین اس سے پہلے سید محمد بن اسمعیل امیر نے اور اون سے پہلے محمد بن ابراہیم وزیر نے رد زیدیہ کیا تہا زیدیہ اصول مین معتزلی فروع مین حنفی ہین (۵) پانچوان فرقہ سبائیہ ہے اتباع عبداللہ بن سبا جسنے دو بدو علی مرتضی سے یہ بات کہی تہی کہ انت الالٰہ یعنے تم خدا ہو یہ ایک یہودی تہا وہ اسی الوہیت کا قائل حق مین یوشع بن نون کے بہی تہا اسکا عقیدہ یہ تہا کہ علی مقتول نہین ہوئے وہ زندہ ہین مرے نہین ہین اور وہ بادل مین رہتے ہین رعد اونکی آواز ہے برق اون کا تازیانہ ہے وہ بعد چند روز کے پہر زمین پر نازل ہونگے قبحہ اللہ (۶) چہٹا فرقہ کاملیہ ہے اتباع ابی کامل یہ شخص سب صحابہ کو کافر کہتا تہا اسپر کہ اونہون نے علی سے بیعت نکی اور خود علی کو کافر کہتا ہے اسپر کہ وہ اونسے نلڑے یہ قائل تہا تناسخ انوار الٰہیہ کا ائمہ مین (۷) ساتوان فرقہ بیانیہ ہے اتباع بیان بن سمعان اسکا عقیدہ یہ تہا کہ اللہ کی روح نے انبیاء مین حلول کیا ہے پہر علی مین پہر بعد علی کے محمد بن حنفیہ مین پہر اونکے بیٹے ابوہاشم عبداللہ

بن محمد مین پہر بعد ابی ہاشم کے بیان بن سمعان مین یعنی خود اوسکی ذات مین لعنہ اللہ (۸)
آٹھوان فرقہ مغیریہ ہے اتباع مغیرہ بن سعید عجلی مولی خالد بن عبد اللہ یہ لسپنے لیے طالب
امامت کا ہوا تہا بعد محمد بن عبد اللہ بن حسن کے اسنے خالد بن عبد اللہ قسری پر کوفہ مین بیس
آدمی لیکر خروج کیا اونکو گہیر لیا وہ منبر پر تہے اونہون نے کہا مجھے پانی پلا دو اس سبب سے
وہ بدل دیئے گئے یہ مغیرہ قائل تہا تشبیہ فاحش کا اور دعوی نبوت کا رکہتا تہا اوسکے
زعم مین اوسکا معجزہ یہ تہا کہ وہ اسم اعظم جانتا ہے اور مردون کو زندہ کرتا ہے ایک عقیدہ
اوسکا یہ بہی تہا کہ اللہ نے جب جہان کا پیدا کرنا چاہا تو اعمال عباد کو اپنی دو انگلیون سے لکہا
پہر اونکی معاصی سے غضب مین آیا تو اوس سے اللہ کو پسینا چہوٹا اوس پسینے سے دو دریا مجتمع
ہو گئے ایک شیرین ایک تلخ دریای شیرین سے شیعہ پیدا کئے دریای تلخ سے کافر بنائے وہ زعم
رکہتا تہا کہ مہدی برآمد ہونگے اوسکے نزدیک مہدی محمد بن عبد اللہ بن حسین بن علی بن ابیطالب
ہین (۹) نوان فرقہ ہشامیہ ہے یہ دو صنف ہین ایک اتباع ہشام بن حکم دوسرے اتباع
ہشام جوالقی یہ دونون کہتے ہین کہ امام پر معصیت جائز نہین ہے اور انبیا پر جائز ہے اور محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اخذ فدا مین اسیران بدر سے عصیان خدا کا کیا تہا لعنہما اللہ اور
یہ دونون معاذ اللہ مشبہہ بہی تہے (۱۰) دسوان فرقہ زراریہ ہے اتباع زرارہ بن اعین
یہ شخص غالی رافضی تہا معہذا یہ اعتقاد رکہتا تہا کہ اللہ ازل مین عالم تہا اور نہ قادر یہانتک کہ اوسنے
اپنے لیے یہ سب کچہ اکتساب کیا قبحہ اللہ (۱۱) گیارہوان فرقہ جناحیہ ہے اتباع عبد اللہ بن
معاویہ ذی الجناحین بن ابی طالب اوسنے زعم کیا تہا کہ وہ اللہ ہے اور علم اوسکے دلمین یون
اگتا ہے جیسے زمین سے پہول زمین کا اور اللہ کی روح انبیا مین دائر سائر رہتی ہے جسطرح کہ
علی و اولاد علی مین دائر ہوئی پہر اوسکے اندر آئی انکا مذہب یہ ہے کہ شراب و مردار و نکاح محارم
حلال ہے یہ قیامت کے منکر ہین آیہ لیس علی الذین آمنوا و عملوا الصالحات جناح فیما طعموا
اذا ما اتقوا و آمنوا و عملوا الصالحات کے تاویل کرتے ہین انکا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن مین

جو تحریم مردار و خون و گوشت خوک کی آئی ہے یہ کنایہ ہے ایک قوم سے جنکا بغض لازم ہے جیسے ابوبکر و عمر و عثمان و معاویہ اور جسقدر فرائض مامور بہا قرآن مین آئے ہین وہ کنایہ ہے اون لوگون سے جنکی دوستی لازم ہے جیسے علی و حسن و حسین اور اون کی اولاد (۱۲) بارہوان فرقہ منصوریہ ہے اتباع ابومنصور عجلی یہ ایک غالی مشبہہ تہا اسکا یہ اعتقاد تہا کہ بعد محمد باقر علیہ السلام کی امامت اوسکی طرف منتقل ہوئی ہے اور وہ بعد اس انتقال امامت کے آسمان پر گیا اور معبود نے اوسکے سر پر اپنا ہاتہ پہیرا اور کہا ای بیٹے پہونچا دے میری طرف سے آیت کسف ساقط من السماء فی قولہ تعالی وان یروا کسفا من السماء ساقطا یقولوا سحاب مرکوم دوسرا عقیدہ یہ تہا کہ اہل جنت وہ قوم ہے جسکے موالات واجب ہے جیسے علی بن ابی طالب اور اونکی اولاد اور اہل نار وہ قوم ہے جسکی معادات واجب ہے جیسے ابوبکر و عمر و عثمان و معاویہ رضی اللہ عنہم (۱۳) تیرہوان فرقہ غرابیہ ہے ان ملاعین کا یہ اعتقاد ہے کہ جبریل چوک گئے اونکو پاس علی بن ابی طالب کے بہیجا تہا وہ پاس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چلے گئے ؎

جبریل کہ آمد ز بر خالق بیچون ۔۔۔ در پیش محمد شد و مقصود علی بود

اونکا شعار وقت اجتماع کے یہ ہے کہ یون کہتے ہین العنوا صاحب الریش مراد جبریل علیہ السلام ہین علیہم اللعنۃ (۱۴) چودہوان فرقہ ذمیہ بفتح ذال معجمہ انکا یہ عقیدہ ہے کہ علی بن ابی طالب کو اللہ نے نبی کرکے اوٹہایا تہا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسلیے بہیجا تہا کہ اونکے مددگار سر براہ کار رہین لکن محمد نے اپنے لئے دعوے نبوت کا کیا اور علی کو اسطرح پر راضی کر دیا کہ اپنی بیٹی اونکو بیاہ دی انمین سے ایک علیائیہ ہین اتباع علیان بن ذراع سدوسی یا اسدی وہ علی کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل تر بتاتا تہا اور یہ عقیدہ رکہتا تہا کہ علی نے محمد کو بہیجا ہے اور مبعوث کیا ہے اور وہ ملعون حضرت کی مذمت کرتا تہا اس زعم پر کہ محمد اسلیے مبعوث ہوئے تہے کہ لوگونکو طرف علی کے بلائین وہ خود نبی بن بیٹہے اور لوگونکو اپنی طرف بلانے لگے بعض علیائیہ یہ بہی کہتے ہین کہ محمد و علی دونون خدا تہے لکن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو الہیت مین مقدم

رکھتے ہین انکا نام میمیہ ہے اور بعض انمین پنجتن کو اللہ کہتے ہین مراد پنجتن سے اصحاب کسا ہین محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین یہ بہی انکا قول ہے کہ یہ پانچون ایک شی ہین ان سب مین یکسان روح اوتری ہے ایک کو دوسرے پر کچہ فضل نہین ہے اور فاطمہ بہا ہوز کہنا مکروہ رکھتے ہین فاطم کہتے ہین انکے شاعر نے کہا ہے ؎

تولیت بعد اللہ فی الدین خمسۃ　　نبیا و سبطیہ و شیخا و فاطما

(۱۵) پندرہوان فرقہ **یونسیہ** ہے اتباع یونس بن عبد اللہ قمی یہ ایک غالی مشبہہ تہا (۱۶) سولہوان فرقہ **زرامیہ** ہے اتباع زرام بن سابق آسکا یہ عقیدہ تہا کہ امامت بعد علی بن ابی طالب کے طرف محمد بن حنفیہ کے منتقل ہوئی پہر طرف اونکے بیٹے ہاشم کے پہر طرف علی بن عبد اللہ بن عباس کی وصیت سے آئی پہر طرف اونکے پسر محمد بن علی کے محمد نے اوسکی وصیت ابو العباس عبد اللہ بن محمد سفاح ظالم کو کی کہتے ہین وہ سفاح متردد تہا مذاہب مین اور حقوق اہل بیت سے جاہل تہا (۱۷) سترہوان فرقہ **شیطانیہ** ہے اتباع محمد بن نعمان شیطان الطاق یہ شیطان مشارک معتزلہ و رافضہ تہا سارے اونکے مذہب مین پہر متفرد ہوا ساتہہ اعظم کفر کے قاتلہ اللہ اوسکا یہ عقیدہ تہا کہ اللہ تعالی کچہ نہین جانتا جب تک کہ مقدر نکرے اس سے پہلے اوسکا جاننا محال ہے (۱۸) اٹہاروان فرقہ **بسلمیہ** یہ منجملہ راوندیہ ہین انکا اعتقاد یہ ہے کہ امامت بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علی اور حسن اور حسین و محمد بن حنفیہ مین آئی پہر ابو ہاشم عبد اللہ بن محمد بن حنفیہ مین پہر اونسے منتقل ہوکر علی بن عبد اللہ بن عباس مین بطور وصیت کے آئی پہر ابو العباس سفاح مین پہر ابو سلمہ صاحب دولت بنی عباس مین **حکایت** ناحیہ کش ضلع ماوراء النہر مین ایک شخص نے اہل مرو سے جو کہ آنکہہ سے کانا تہا اور اوسکو ہاشم کہتے تہے یہ دعوی کیا کہ اللہ کی روح ابو سلمہ مین منتقل ہوکر آئی ہے پہر ابو سلمہ سے اوسکے اندر منتقل ہوگئی ہے یہ دعوت اوس یک چشم کی اوس قطر مین پہیل گئی وہ اپنے اصحاب سے پردہ کرتا تہا اور اپنے لیے اوسنے ایک منہ سونے کا بنایا تہا اسلیے مصیغ کہلانے لگا اوسکے یارون نے چاہا کہ اوسکو دیکہین اونسے وعدہ

کیا کہ مین آپ کو تمہین دکہاؤنگا اگر تم جل نجاؤ اور اپنے سامنے ایک آتشی شیشہ جلانے والا رکہا جسپر سورج کی دہوپ پڑتی تہی جب بعض اصحاب اوسکے اندر آئے جل گئے باقی پہر گئے اور فتنہ مین پڑگئے اور معتقد ہوگئے کہ وہ خدا ہے اوسکو آنکہین نہین دیکہہ سکتی ہین اپنی جنگ وحرب مین اوسکو اللہ کہکے پکارتے تہے علیہم لعائن اللہ (۱۹) انیسوان فرقہ جعفریہ ہے (۲۰) بیسوان فرقہ صباحیہ ہے یہ فرقہ اور زیدیہ مثل شیعہ کے ہین یہ قائل ہین امامت ابی بکر کے کہتے ہین امامت علی پر کوئی نص نہین آئی اگرچہ علی کو افضل اور ابوبکر کو مفضول بتاتے ہین ف منجملہ روافض کے حلولیہ شاعیہ شریکیہ ہین انکا اعتقاد یہ ہے کہ علی شریک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین تناسخیہ قائل ہین اسبات کے کہ ارواح کو تناسخ ہوا کرتا ہے لاعنیہ مخطیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ جبریل چوک گئے اسحاقیہ وخلفیہ کا یہ قول ہے کہ نماز پیچہے غیر امام کے جائز نہین ہے رجعیہ کہتے ہین علی بن ابی طالب عنقریب رجوع کرنیوالے ہین اپنے اعدار سے انتقام لینگے متربصیہ تربص یعنے انتظار خروج امام مہدی کا کرتے ہین آمریہ جنبیہ جلالیہ کریبیہ اتباع ابوکریب ضریر ہین حرنیہ اتباع عبداللہ بن عمرو حرنی ہین

فصل دسوان فرقہ **خوارج** ہے انکو نواصب اور حروریہ بہی کہتے ہین حرورا نام ہے ایک جگہہ کا سب سے پہلے جسنے علی رضی اللہ عنہ پر خروج کیا تہا یہی فرقہ تہا یہ سب حب ابی بکر وعمر وبغض علی بن ابیطالب مین غالی ہین انسے زیادہ کوئی اجہل نہوگا قاسطین مارقین یہی ہین علی مرتضی پر خروج کرکے اونسے جدا ہوگئے اور تبرا کیا اور بعض پاس علی کے بہی رہے آور بعض زمانہ علوی مین ستے یہ ایک جماعت کلان تہی جنکا حال لوگون نے مدون کیا ہے یہ بیس فرقے ہین (۱) حکمیہ یہ نام اسلیے ہوا کہ اونہون نے جناب مرتضوی پر خروج کیا اور جنگ صفین مین یون کہا لاحکم الا للہ ولا حکم للرجال اور حرورا نام موضع مین جاکر جمع ہوئے پہر نہروان مین فراہم ہوئے انہون نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حکومت اوسکو دو جو حکم مطابق کتاب اللہ کے کرے اونہون نے راضی ہوکر ابی موسی اشعری اور عمرو بن عاص کو حکم قضیہ مقرر کیا آپپر وہ خفا ہوگئے اور علی کو

چھوڑ دیا اپنے شعار مین یون کہتے تھے لا حکم الا للہ ولرسولہ انکا امام محکم مین عبد اللہ
بن الکوا تھا (۲) ازارقہ یہ اتباع ابی راشد نافع بن الازرق بن قیس بن نہار بن انسان
بن اسد بن صبرہ بن ذہل بن دول بن حنیفہ ہین اسنے بصرہ مین بزمانہ عبداللہ بن زبیر خروج
کیا یہ لوگ علی و عثمان سے تبرا کرتے ہین اور اون دو نو پر طاعن لاعن ہین کہتے ہین کہ ہمارے
مخالفین کے دیار دار الکفر ہین اور جو کوئی دار کفر مین اقامت کرے وہ بھی کافر ہے اور
اطفال ہمارے مخالفین کے نار مین جائینگے اور اونکا قتل کرنا حلال ہے اور رجم زانی کے
منکر ہین کہتے ہین جو کوئی محصنہ کا قذف کرے اوسکو حد ماری جاوے اور جو کوئی محصن
کو قذف کرے وہ محدود نہین ہوگا اور چور کا ہاتھ قلیل و کثیر مین کاٹنا چاہیے (۳)
نجدات انکو نجدیہ اسلیے نہین کہتے ہین تاکہ درمیان انکے اور منتسب بسوی بلاد نجد کے فرق
رہے یہ لوگ اتباع نجد بن عویمر ہین اوسکا نام عامر حنفی تھا اوسنے یمامہ مین خروج کیا وہ ایک
سردار تھا صاحب مقالہ مفردہ اوسکو امیر المومنین کہتے تھے اوسنے عطیہ بن الاسود کو طرف
سجستان کے بھیجکر اظہار اپنے مذہب کا مرو مین کیا اوسکے اتباع عطویہ کہلاتے ہین اونکا
یہ مذہب ہے کہ دین دو امر کا نام ہے ایک معرفت خدا و معرفت رسول و تحریم دماء مسلمین
و اموال مومنین دوسرے اقرار کرنا ساتھ اوس چیز کے جو اللہ کے پاس سے آئی ہے بالاجمال
اسکے سوا جو تحریم و تحلیل و سائر شرائع ہین اونمین لوگ بہ سبب جہل کے معذور رکھے جاتے ہین
اور مجتہد خطا کرنے سے گناہگار نہین ہوتا ہے اور جو کوئی برخلاف اسکے مجتہد کو معذب
جانتا ہے وہ کافر ہے اور جای تقیہ مین خون اہل ذمہ کے حلال ہین اور جسنے نظر حرام کی یا
جھوٹ بولا یا کسی صغیرہ پر اصرار کیا اور اوس سے توبہ نکی تو وہ کافر ہے اور جسنے زنا کیا چوری
کی شراب پی بغیر اصرار کے ان افعال پر وہ مومن ہے کافر نہین ہے (۴) صفریہ اتباع زیاد
بن اصفر یا اتباع نعمان بن صفر ہین کسی نے کہا کہ یہ منسوب ہین طرف عبد اللہ بن صفار کے
وہ ایک شخص تھا بنی مقاعس مین سے کسی نے کہا یہ نام اونکا بسبب صفرت علت کے ہوا ہے

بعض نے کہا صفریہ بکسر صاد ہے بہر حال یہ صفریہ سارے بدعات مین موافق ازارقہ کے ہین
مگر قتل اطفال مین صفریہ کو زیادیہ بھی کہتے ہین ایک نام اونکا نکاریہ بھی ہے اسلیے کہ وہ نصف
علی وثلث عثمان وسدس عائشہ کو ناقص کرتے ہین (۵) **عجاردہ** اتباع عبدالکریم بن
عجرد (۶) **میمونیہ** اتباع میمون بن عمران یہ ایک گروہ ہے عجاردہ کا موافق ازارقہ مگر دو
شی مین ایک یہ کہ اطفال سے بری رہتا تا بلوغ وصفار اسلام واجب ہے دوسرے
استحلال اموال مخالفین یہ میمونیہ اپنے مخالفین کے اموال کو حلال نہین کہتے جب تک کہ مالک
مقتول نہو جب مارا جائیگا تو اوسکا مال فئ ہو جائیگا یعنی غنیمت لکن انکا کفر بالای کفر ہو گیا
یہ کہتے ہین کہ نواسے پوتے اور دختر اولاد برادر اور دختر اولاد خواہر سے فقط نکاح کرنا جائز ہے
(۷) **شعیبیہ** یہ ایک گروہ ہے عجاردہ مین سے موافق ہے ساتھ میمونیہ کے اونکے سارے
بدعات مین مگر استطاعت ومشیت مین کیونکہ میمونیہ اس بارہ مین مائل طرف قدریہ کے ہین
(۸) **حمزیہ** اتباع حمزہ بن ادرک شامی اسنے خراسان مین خروج کیا تھا بزمانہ خلافت ہارون
بن محمد رشید کے اسکا فساد بہت ہوا اسنے لشکر عیسے بن علی عامل خراسان کو پراگندہ کر دیا تھا
اور ایک خلق کثیر مار ڈالی عیسے وہان سے بھاگ کر کابل آیا حمزہ کا یہ انجام ہوا کہ ایک جنگل کرمان
مین ڈوب گیا اوسکے اصحاب حمزیہ کہلاتے ہین وہ قائل قدر تھا اسلیے ازارقہ نے اوسکی تکفیر کی
ہے وہ اطفال مشرکین کو نار مین بتاتا تھا اسلیے قدریہ اوسکو کافر کہتے تھے اپنے اعداء کے
غنائم کو حلال نکرتا تھا بلکہ حکم جلادینے کل مال غنیمت کا دیتا تھا (۹) **حازمیہ** یہ ایک فرقہ
ہے عجاردہ مین سے انکا قول مسئلہ قدر ومشیت مین مثل قول اہل سنت کے ہے ولایت و
عداوت مین مخالف خوارج کے ہین کہتے ہین کہ اللہ ہمیشہ محب اپنے اولیا کا مبغض اپنے
اعدا کا ہے (۱۰) **معلومیہ** مع **مجہولیہ** یہ دونون باہم دو مسئلون مین متباین ہین ایک
یہ کہ معلومیہ یون کہتے ہین کہ جسنے اللہ کو مع جمیع اسما کے نہ پہچانا وہ کافر ہے مجہولیہ کہتے ہین
وہ کافر نہین ہے دوسرے معلومیہ مسئلۂ قدر ومشیت مین موافق اہل سنت کے ہین اور مجہولیہ

موافق قدریہ کے (۱۱) صلتیہ اتباع عثمان بن ابی الصلت یہ بہی ایک گروہ ہے عجاردہ کا
یہ اس قول مین منفرد ہین کہ جو اسلام لائیگا ہم اوسکے دوستدار ہین لکن اوسکے اطفال سے
ہم بری ہین اسلیے کہ اطفال کے لیے اسلام نہین ہے جب تک کہ بالغ نہون (۱۲) حسنیہ
(۱۳) معبدیہ یہ دونون دو فرقے ہین ثعالبہ سے اتباع ثعلبہ بن عامر یہ ثعلبہ پاس عبدالکریم
بن عجرد کے رہتا تہا پہر باہم انکے مسئلہ اطفال مین اختلاف ہوا عبدالکریم نے اطفال سے تبرا کیا قبل
بلوغ کے ثعلبہ نے کہا ہم تو اونسے تبرا نہین کرتے ہین بلکہ ہم یہ کہتے ہین کہ ہم متولی صغار کے
ہین چنانچہ ثعالبہ اسی بات پر رہے یہانتک کہ ایک شخص معروف باخنس نے خروج کیا اور کہا کہ ہم متوقف
ہین اون سب لوگونسے جو دار تقیہ مین رہتے ہین مگر جسکو ہم مومن پہچانینگے اوسکو دوست
رکہین گے اور جس سے کفر دیکہین گے اوس سے بیزار ہونگے ہمکو جائز نہین ہے کہ ہم کسی سے ابتدا
بقتال کرین اوس سے سارے ثعالبہ بیزار ہو گئے اوسکا نام اخنس یہ کہا اسلیے کہ وہ انسے پہر گیا تہا
خنس بمعنی رجع ہے پہر ایک دوسرا فرقہ ثعالبہ مین سے نکلا اوسکو معبدیہ کہتے ہین اتباع معبد
وہ مخالف ثعالبہ کے تہا اخذ زکوۃ مین عبید و بہائم سے انمین ہر فرقہ نے دوسرے فرقہ کی تکفیر
کی ہے (۱۴) شیبانیہ اتباع شیبان بن سلمہ اسنے ایام ابومسلم خراسانی مین خروج کیا تہا
ابومسلم نے لوگونکو طرف خلفای عباسیین کے بلایا تہا یہ اوسکے ساتہ رہتا تہا ثعالبہ اوس سے بیزار
ہو گئے تہے اس بات پر کہ وہ معاون و مددگار ابومسلم کا ہے سب سے پہلے اسی نے قول تشبیہ ظاہر کیا
تعالی اللہ عن ذلک (۱۵) شبیبیہ اتباع شبیب بن یزید بن ابی نعیم اسکا خروج خلافت عبدالملک
بن مروان مین ہوا تہا اسنے حجاج بن یوسف ثقفی کے ہمراہ بڑی بڑی لڑائیان لڑی تہین یہ فرقہ
اوسی حکمیت اولی پر قائم ہے لکن خوارج سے اس بات مین منفرد ہے کہ عورت کی امامت و خلافت
کو جائز بتاتا تہا اس شبیب نے اپنی مان غزالہ نام کو اپنا خلیفہ کیا تہا اوسنے کوفہ مین داخل ہو کر
خطبہ پڑہا اور نماز صبح مسجد جامع مین جا کر ادا کی پہلی رکعت مین سورہ بقرہ دوسری رکعت مین
سورہ آل عمران پڑہی اخبار شبیب کے بہت طویل ہین (۱۶) رشیدیہ اتباع رشید انکو

عشریہ بہی کہتے ہین اسلیے کہ یہ نصف عشر زمین جاہی سے لیتے تہے زیاد بن عبد الرحمن نے اونسے کہا کہ اوس مین عشر واجب ہے اوسپر ہر فرقہ دوسرے فرقہ سے بیزار ہوکر تکفیر یکدیگر کرنے لگا (۱۷) مکرمیہ اتباع ابی مکرم اوسکا قول یہ تہا کہ تارک نماز کافر ہے اوسکا کفر کچہ ترک نماز کے سبب سے نہین ہے بلکہ اسلیے کہ وہ اللہ سے جاہل ہے یہی قول اوسکا سائر کبائر مین تہا (۱۸) حفصیہ اتباع حفص بن مقدام یہ ایک صاحب تہا منجملہ اصحاب عبد اللہ بن اباض کے متفرد تہا ساتہہ اس قول کے کہ جسنے اللہ کو پہچانا اور رسول وغیرہ کا انکار کیا وہ کافر ہے مشرک نہین ہے اباضیہ نے اسکا انکار کیا اور کہا کہ بلکہ وہ مشرک ہے (۱۹) اباضیہ اتباع عبد اللہ بن اباض یہ بنی مقاعس سے تہا اسکا نام حرث بن عمرو ہے بعض نے کہا ہے بلکہ یہ فرقہ منسوب ہے طرف اباض کے بضم ہمزہ اباض ایک گاؤن ہے عرض یمامہ مین وہان نجدہ بن عامر نازل ہوا تہا اس عبد اللہ بن اباض نے ایام مروان مین خروج کیا یہ غلاۃ حکمیہ سے تہا (۲۰) یزیدیہ اتباع یزید بن ابی انیسہ یہ بہی اباضی تہا ایک بدعت قبیحہ کے ساتہہ منفرد ہوا کہتا تہا قریب ہے کہ اللہ ایک رسول عجم سے مبعوث کریگا اور اوسپر ایکدفعہ ہی پوری کتاب اوترے گی جس سے شریعت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منسوخ ہوجائیگی **ف** منجملۂ فرق خوارج کے حارثیہ واصومیہ ہین اتباع یحیی بن اصوم اور بیہسیہ اتباع ابو البیہس ہصیم بن خالد قبیلۂ بنی سعد بن ضبعہ سے یہ زمانۂ حجاج مین تہا مدینہ مین قتل کیا گیا اور مصلوب ہوا یعقوبیہ اتباع یعقوب بن علی کوفی فضلیہ اتباع فضل بن عبد اللہ شمراخیہ اتباع عبد اللہ بن شمراخ ضحاکیہ اتباع ضحاک **ف** خوارج کو شراۃ بہی کہتے ہین جمع شاری مشتق ہے شری الرجل اذا لج سے معنے یہ ہوئے کہ خرید مین الحاح کرتا ہے خوارج کہتے ہین ہمنے اپنی جانونکو واسطے دین خدا کے خرید کرلیا ہے اسلیے ہم شراۃ ہین بعض نے کہا ہے مشتق ہے شاریتہ سے یعنے لاججتہ ومماریتہ بعض نے کہا شری الرجل غضبا اذا استطار غضبا کسی نے کہا یہ نام اونکا اسلیے ہوا کہ وہ شدید الغضب تہے مسلمانون پر واللہ اعلم

فصل اللہ تعالی نے جب عرب کے ہمارے نبی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث برسالت طرف سب لوگون کے کیا تو حضرت نے اللہ کے اوصاف لوگون سے بیان کیے یہ وہی اوصاف ہین جنکے ساتھہ اللہ نے اپنی ذات پاک کا وصف قرآن شریف مین کیا ہے یا حضرت کو وحی فرمائی ہے سب لوگون نے اللہ کی اون صفتو نکو سنا اور اپنے رب کو اون اوصاف کے ساتھہ پہچانا مگر سارے عرب مین کسی شہری دیہاتی نے کسی ایک صفت باری تعالی کے معنے بہی حضرت سے نہ پوچھے جسطرح کہ نماز زکوۃ صیام حج جہاد وغیر ذلک سے سوال کرتے تھے امر و نہی کا مطلب پوچھتے تھے یا احوال قیامت و جنت و نار سے سائل ہوتے تھے کیونکہ اگر کوئی انسان بہی اون مین سے کسی ایک شی کا صفات الٰہیہ مین سے سوال کرتا تو ضرور تھا کہ ہم تک وہ سوال منقول ہوتا جسطرح کہ اور احادیث احکام حلال و حرام و ترغیب و ترہیب و احوال قیامت و ملاحم و فتن و نحو ذلک کے جن پر کتب معاجم و مسانید و جوامع متضمن ہین منقول ہوئے ہین جو شخص دواوین حدیث نبوی مین امعان نظر کرے گا اور آثار سلفیہ پر واقف ہوگا وہ یہ بات جان لیگا کہ کسی طریق صحیح و سقیم سے کسی ایک صحابی سے بہی باوجود اختلاف طبقات و کثرت عدد اصحاب کے یہ بات نہین آئی ہے کہ کسی نے حضرت سے معنی کسی وصف رب سبحانہ کے پوچھے ہون یعنی اوس صفت کے معنے کا سوال کیا ہو جو کہ قرآن و سنت مین وارد ہوئی ہے بلکہ سب کے سب معنی صفات کو سمجھ کر گفتگو کرنے سے صفات مین خاموش رہے بلکہ کسی ایک نے بہی درمیان صفات کے تفرقہ صفت ذات یا صفت فعل کا نہین کیا فقط صفات ازلیہ کو جیسے علم و قدرت و حیات و ارادہ و سمع و بصر و کلام و جلال و اکرام و جود و انعام و عز و عظمت ہین ثابت کرتے رہے اور سوق کلام کا ایک ہی مساق مین کیا اسی طرح جو اوصاف ایسے ہین جنکا اطلاق اللہ پاک نے اپنی ذات کریم پر فرمایا ہے جیسے ہاتہہ مونہہ وغیرہ اوسکو بہی ثابت کرتے رہے اور مماثلت مخلوقین سے نفی کر کے ان اوصاف کو بلا تشبیہ ثابت رکہا اللہ کی تنزیہ بلا تعطیل کے معتقد ہوئے اونمین سے تعرض ساتھہ تاویل کسی شی کے ان اوصاف مین

سے نہین کیا بلکہ سبکا اعتقاد یہی تہا کہ ان صفتونکو مطابق ورود کے جاری رکہنا چاہیے
کسی ایک صحابی کے پاس بہی کوئی استدلال اللہ کی وحدانیت واثبات نبوت صلی اللہ علیہ وسلم
وآلہ وسلم پر سوای کتاب اللہ کے نہ تہا نہ کوئی شخص بہی اونمین سے کوئی شی طرق کلامیہ ومسائل
فلسفیہ سے پہچانتا تہا چنانچہ سارا عصر صحابہ اسی حالت پر گذرا یہانتک کہ اونکے زمانے مین مسئلہ
قدر کا حادث ہوا اور امر کو تازہ کہنے لگے یعنے اللہ نے اوسپر کوئی شی اوس حال مین سے
جسپر کہ وہ اب موجود ہین مقدر نہین کی ہے سو جب یہ بدعت حادث ہوئی تو بڑی شد ومد سے
اوسپر انکار کیا **ف** پہلے بدعت جو اسلام مین بزمانہ صحابہ نکلی مذہب قدریہ کا ہے سب سے
پہلے جسنے قول بقدر نکالا معبد بن خالد جہنی ہے جب بصرہ مین اوسنے اس مسئلہ مین گفتگو کرنا
شروع کیا تو بہت سے اہل بصرہ اوسکی راہ پر چلنے لگے معبد نے اس رای بدعت انگیز کو ایک
شخص اساورہ سے لیا تہا اوسکا نام ابو یونس سنسویہ تہا اوسکو اسواری کہتے تہے جب یہ فتنہ
بڑہا تو حجاج نے بحکم عبد الملک بن مروان ۸۰ھ مین اوسکو عذاب دیکر سولی پر چڑہایا یہ
خبر جب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو پہونچی اور اونہون نے بات چیت معبد جہنی کی سنی تو قدریہ
سے بیزاری ظاہر کی ایک جماعت اس بدعت مین معتقد معبد کی ہوگئی تہی قاضی عطا بن یسار
بہی معتقد قدر کے تہے وہ اور معبد دونون پاس حسن بصری کے آتے جاتے اور کہتے کہ یہ لوگ
خونریزی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمارے اعمال اللہ کی تقدیر پر جاری ہین حسن نے کہا یہ
اعداء اللہ جہوٹے ہین اسطرح کی اور بہی سب کچہ طعن اونپر کی غرضکہ سلف نے ذم قدریہ
مین بہت کچہ کہا ہے اور اونسے تحذیر کرنیکو فرمایا ہے جسطرح کہ کتب حدیث مین معروف ہے
ف دوسری بدعت جو زمانہ صحابہ مین نکلی مذہب خوارج کا ہے یہ گناہ پر تکفیر کرتے تہے
امام پر خروج وقتال روا رکہتے تہے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اونسے مناظرہ کیا وہ
راجع طرف حق کے نہوئے امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے اونسے مقاتلہ کیا اور ایک جماعت کو قتل
کر ڈالا جسطرح کہ کتب اخبار مین معروف ہے ایک خلق کثیر دعوت خوارج مین داخل ہوگئی اور ایک جماعت ائمہ

اسلام پر تہمت اونکی مذہب کی لگی بہت سے رواۃ حدیث اونمین شمار ہوئے جسطرح کہ نزدیک
اہل حدیث کے معروف ہے **ف** تیسری بدعت جو زمانہ صحابہ مین حادث ہوئی مذہب
تشیع ہے جب حضرت امیر علیہ السلام کو یہ بات پہونچی انکار فرمایا اور ایک جماعت غلاۃ شیعہ
کو آگ مین جلا دیا انکے وقت مین عبداللہ بن وہب ابن سبا معروف با بن السوداء نے اس بدعت
کو نکالا تہا اوسنے کہا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وصیت کر گئے ہین امامت علی کی سو وہ
بعد حضرت کے اونکی وصی ہین اور خلیفۂ امت ہین بنص نبوی اور یہ کہا کہ علی بعد موت کے پہر دنیا
مین آئینگے اور حضرت بہی قدم رنجہ فرمائین گے وہ قتل علی کا معتقد تہا اونکو زندہ بتاتا تہا
اونمین ایک جزو خدا کا ٹہیراتا تہا کہتا تہا وہ بادل مین آتے ہین رعد اونکی آواز ہے برق
اونکا چابک ہے وہ ضرور زمین پر اوتر کر زمین کو عدل سے بہر دینگے جسطرح کہ ظلم سے بہر گئی
ہے اسی ابن سبا طعون سے بہت اصناف غلاۃ روافض متشعب ہوئے ہین **ع**

ہر خس و خار کہ در راہ نمودی دارد + آخر ای باد صبا این ہمہ آوردۂ تست

غلاۃ کہتے ہین امامت موقوف ہے اشخاص متعینین پر جسطرح امامیہ کہتے ہین کہ بارہ اماموں مین
منحصر ہے اسمعیلیہ کہتے ہین اولاد اسمعیل بن جعفر مین موقوف ہے یہ اسمعیلیہ بہی قائل غیبت
امام و رجعت امام بعد موت کے طرف دنیا کے ہین جسطرح کہ امامیہ آجکے دن معتقد صاحب سرداب
ہین یہ گویا قائل ہونا ہے ساتہہ تناسخ ارواح کے یہ کہتے ہین کہ ایک جزو الٰہی نے ائمہ مین حلول کیا
ہے بعد علی بن ابی طالب کے اس وجہ سے ائمہ بطریق وجوب مستحق امامت ہین جسطرح کہ آدم
علیہ السلام مستحق سجود ملائکہ تہے یہی رای عقیدہ تہا فاطمیین کا بلاد مصر مین یہ ابن سبا وہی ہے جو باعث
فتنۂ امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ کا ہوا تہا یہانتک کہ وہ مقتول ہوئے اس قصہ کو صاحب
کتاب تاریخ کبیر مقفی نے ترجمۂ ابن سبا مین ذکر کیا ہے ابن سبا کے چند اتباع عامۂ امصار مین تہے
اور معظم اقطار مین بہت سے اصحاب تہے اسلیے شیعہ کی کثرت ہوگئی اور ضد خوارج
ٹہیرے ہمیشہ کام اون کا قوت پکڑتا رہا اور شمار اونکا زیادہ ہوتا رہا **ف** چوتہی بدعت

جو بعد عصر صحابہ کے حادث ہوئی مذہب جہم بن صفوان کا ہے بلاد مشرق مین یہ فتنہ بہی
بہت بڑا تہا وہ اثبات کا نافی تہا کہ اللہ کے لیے کوئی صفت ہو اوسنے اہل اسلام پر بہت
سے شکوک ڈالے جنکا اثر ملت اسلامیہ مین بُری طرح پر ہوا اور ایک بڑی بلا اوس سے پیدا ہو گئی
یہ شخص سنہ ایک سو ہجری سے کسیقدر پہلی تہا اوسکے بہت سے اتباع ہو گئے اوسکے اقوال کا انجام
تعطیل تہا اہل اسلام نے اس بدعت کو بہت بڑا سمجھکر میل طرف انکار و تضلیل اہل تعطیل کیا
اور جہمیہ سے تحذیر کی اور اللہ کے لیے اونکے دشمن بنگئے اور جو کوئی اونکے پاس نشست و برخاست
کرتا تہا اوسکی مذمت کرنے لگے اور بہت کچھ اونکی رد مذہب مین لکہا پڑا **ف** پانچوین بدعت
جو اس اثنا مین حادث ہوئی مذہب اعتزال کا ہے زمانہ حسن بن حسین بصری سے بعد دو صد
سال ہجرت کے معتزلہ نے مسائل عدل و توحید مین اور اثبات افعال عباد مین بہت کچھ تصنیف
کی کہتے تہے کہ اللہ شر کو پیدا نہین کرتا ہے اور کہلم کہلا کہنے لگے کہ اللہ کی رویت دن قیامت کو
آخرت مین نہوگی عذاب قبر کے بہی منکر تہے کہتے تہے قبر مین بدن کو عذاب نہین ہوتا ہے علانیہ یہ بات
بکتے تہے کہ قرآن مخلوق و محدث ہے استخراج کیے اور بہت مسائل ہین ایک خلائق تابع انکی بدعات
کی ہو گئی اور بہت سی تصنیفات نصرت مذہب اعتزال مین بطریقہ جدلیہ کر ڈالی آخر ائمہ اسلام نے
اونکے مذہب سے نہی کی اور علم کلام کی مذمت بیان کی اور جو شخص منتحل اونکے مذہب کا ہوتا اوسکو چہوڑ
دیتے لکن امر معتزلہ قوی اور اتباع اونکی کثیر اور مذہب اونکا زمین مین منتشر ہوتا رہا اوس وقت مین اگر امام
احمد بن حنبل نہوتے تو مذہب اہل سنت کا بالکل دنیا سے جاتا رہتا یہ منت امام اہل سنت کی گردن
پر ساری اہل سنت کے اعظم تر ہے **ف** چہٹی بدعت حدوث ہے مذہب تجسیم کا یہ مذہب مضاد
مذہب اعتزال سے ہے محمد بن کرام بن حراق بن خرابہ سجستانی زعیم طائفہ کرامیہ نے بعد سنہ دو سو ہجری کے
یہ خرابا دین مین غلو الاثبات صفات مین یہانتک غلو کیا کہ نوبت تجسیم تشبیہ کی پہونچی جس سے
پہر کر شام مین آیا زغرہ مین ماہ صفر ۲۵۵ھ مین مر کر مقدس مین مدفون ہوا وہان اوسکے اصحاب
بیس ہزار سے زیادہ تہے سب کے سب متعبد صاحب تقشف تہے بلاد مشرق مین انکے سوا اور بہت لوگ تہے

جنکا شمار نہین ہوسکتا ہے یہ تخص امام طائفہ حنفیہ و شافعیہ تہا کرامیہ و مشرقیہ اور معتزلہ مین بہت
سے مناظرات مناکرات فتن عظیمہ محن کثیرہ رہے ف ساتوین نمبر مین نشو و تشیع کا اسقدر ہوا
کہ مذہب قرامطہ نکلا یہ منسوب ہین طرف حمدان اشعث معروف بقرمط کے اوسکو قرمط اسلیئے
کہتے تہے کہ وہ کوتاہ قد کوتاہ پای تہا چلنے مین قریب قریب قدم رکہتا تہا ابتدا امر قرمط کی ۲۶۴ھ مین ہوئی
پہلے ظہور اوسکا سواد کوفہ مین ہوا پہر اشتہار اوسکے مذہب کا عراق مین ہوا بلاد شام مین منجملہ قرامطہ
کے صاحب جال و مدثر و مطوق قائم ہوئے بحرین مین اونمین سے ابو سعید جنابی اہل جنابہ سے تہا اوسکی
دولت اور اوسکی اولاد کی دولت بعد اوسکے بہت بڑہ گئی یہانتک کہ عساکر بغداد سے مقابلہ کیا اور خلفاء
بنی عباس کو دہمکایا ڈرایا اور جو اموال ہر سال اہل بغداد و خراسان و شام و مصر و یمن کو جاتے تہے
اونکا جانا بند کر دیا اور بغداد و شام و مصر و حجاز سے لڑائی شروع کی اونکے دعاۃ اقطار ارض
مین پہیل گئی گروہ کے گروہ لوگون کے اونکی دعوت مین داخل ہوگئے اور طرف اونکی بات کے
جہک پڑے وہ اپنے قول کو علم باطن کہتے تہے شرائع اسلام کی تاویل کرتے ظاہر سے طرف امور
مزعومہ اپنے کے پہیرتے آیات قرآن کو ماول بتاتے اونکا دعوی اس بارہ مین ایک تاویل بعید تہا
جس قول کے وہ منتحل تہے وہ بدع مبتدعہ اونکے اہوا رتہے خود بہی گمراہ ہوئے اور ایک جہانکو گمراہ کردیا
ف عبد اللہ ماموں بن ہارون رشید خلیفہ ہفتم عباسیہ بغداد کو علوم قدیمہ کے ساتہ بہت
فریفتگی تہی پرانے فنون کا نہایت شوق تہا بلاد روم مین کچہ لوگ بہیجکر کتب فلاسفہ کا ترجمہ زبان عربی مین
کرایا کچہ اوپر سنہ دوسو مین وہ علوم معرب ہوکر نزدیک اوسکے آئے تب سے انتشار مذاہب فلاسفہ
کا لوگونمین اور اشتہار اونکی کتب کا عامہ امصار مین ہوگیا معتزلہ و قرامطہ و جہمیہ اون علوم و کتب
پر جہک پڑے خوب متوجہ ہوئے خوب اونمین نظر کی کتب کا تصفح کیا اس وجہ سے اسلام و اہل اسلام
پر علوم فلاسفہ سے ایسی بلا و محنت آپڑی جسکا کچہ بیان نہین ہوسکتا ہے ضلال اہل بدع اور انکا
کفر بالای کفر بدولت اسی فلسفت کے ہوگیا ف پہر جب دولت بنی بویہ بغداد مین ۳۳۴ھ سے
قائم ہوکر ۴۴۳ھ تک مستمر ہو لے اور اونہون نے اظہار مذہب تشیع کا کیا تو شیعہ کو بڑی قوت

ہانہہ آئی ابواب مساجد پر ۳۵۱ھ مین لکھا لعن اللہ معاویۃ بن سفیان ولعن من غضب فاطمۃ
ومن منع الحسن ان یدفن عند جدہ ومن نفی اباذر الغفاری ومن اخرج العباس من الشوریٰ
رات کو بعض لوگون نے اس کتابت کو مٹادیا تب باشارہ وزیر مہلبی باذن معز الدولہ یون لکھا گیا
لعن اللہ الظالمین لاھل البیت اور حکم دیا کہ لعن مین سواے معاویہ کے دوسرے کا ذکر
نکیا جاوے چنانچہ ایساہی ہوا بغداد مین درمیان شیعہ وسنیہ کے فتنے برپا ہوئے شیعہ نے اذان
مین کہلم کہلا حی علی خیر العمل کہنا شروع کیا بلدۂ کرخ مین اسکا رواج ہو گیا ف عراق وخراسان
وماورا النہر مین مذہب اعتزال فاشی ہوا ایک جماعت مشاہیر فقہار کے اسی مذہب مین آگئی معدلک
افریقیہ وبلاد مغرب مین امر خلفار فاطمیین نے قوت پکڑی مذہب اسمعیلیہ کا جہر کرنے لگے اونکے
داعی طرف زمین مصر کے پہیل گئے ایک خلق کثیر نے اہل مصر سے اونکی دعوت قبول کی پہر ۳۵۸ھ
مین مالک مصر بن بیٹہے اور اپنا لشکر طرف شام کے روانہ کیا عامۂ بلاد مغرب ومصر وشام ودیار
بکر وکوفہ وبصرہ وبغداد وجمیع عراق وبلاد خراسان وماورا النہر وبلاد حجاز ویمن وبحرین مین مذہب
شیعہ کا پہیل گیا انکے اور اہل سنت کے درمیان فتن وحروب ومقاتلات ہوئے جنکا حصر بسبب
کثرت کے ممکن نہین ہے ف پہر اشتہار مذاہب فرق قدریہ وجہمیہ ومعتزلہ وکرامیہ وخوارج
وروافض وقرامطہ وباطنیہ کا وہان تک پہونچا کہ ساری زمین بہر گئی انمین جو شخص تہا وہ ناظر وسالک
طرق فلسفت تہا جو بات اوسکو علوم فلاسفہ کی پسند آئی اوسی پر چلا یہانتک کہ کوئی مصر امصار
مین سے اور کوئی قطر اقطار مین سے باقی نہ بچا لکن وہان طوائف کثیرہ مذاہب مذکورہ کے موجود تہے
ف ابو الحسن علی بن اسمعیل اشعری نے علم ابو علی محمد بن عبد الوہاب جبائی سے اخذ کیا تہا کئی سال تک
اونکے پاس رہے پہر جب اونکو حال ظاہر ہوا تو مذہب اعتزال کو چہوڑ کر طریق ابو محمد عبد اللہ بن
سعید بن کلاب پر چلے اور اونہین کے قوانین پر مسائل صفات وقدر مین ناسج بنے اور قائل
فاعل مختار ہو کر تارک قول تحسین وتقبیح عقلی ومسائل صلاح واصلح کے ہوئے اور یہ بات ثابت
کی کہ عقل موجب معارف کی قبل ورود شرع کے نہین ہے اور علوم ہر چند عقل سے حاصل ہوتی ہین

لکن وجوب اونکا عقل سے نہین ہے اور نہ بحث کرنا اون معارف سے واجب ہے مگر ساتھہ سمع کے
اور اللہ پر کوئی شی واجب نہین ہے اور نبوات جائزات عقلیہ واجبات سمعیہ سے ہین اسکے
سوا اور بہت مسائل ہین جو موضوع علم اصول دین مین ہین غرضکہ حقیقت مذہب اشعری کی چلنا ہے
طریقہ وسط پر درمیان نفی کے جو مذہب اعتزال ہے اور درمیان اثبات کے جو مذہب اہل تجسیم ہے
جب اشعری نے اسبات پر مناظرہ کیا اور اپنے مذہب کے حجت بیان کی تو ایک جماعت طرف
اونکے مائل ہو گئے اور اونکی رای پر اعتماد کیا گیا باقلانی و ابن فورک و ابو اسحق اسفرائنی و ابو اسحق
شیرازی و غزالی و عبد الکریم شہرستانی و فخر رازی وغیرہم ناصر اس مذہب کے ہوئے اور مناظرہ و مجادلہ
سے ساتھہ مخالفین کے پیش آئے اور اپنی مصنفات مین استدلالات غیر محصور کیے یہانتک کہ مذہب
اشعری کا ۳۸۰ء سے عراق مین پہیل گیا اور شام کیطرف منتقل ہوا **ف** جب سلطان ناصر
صلاح الدین پادشاہ مصر ہوئے تو وہ اور قاضی صدر الدین مارانی اسی مذہب اشاعرہ پر تہے
ان دونون نے ابتدای زمانہ خدمت سلطان نور الدین محمود بن زنگی سے دمشق مین اسی طریقہ پر
نشو و نما پایا تہا بلکہ صلاح الدین نے بچپن مین عقیدہ مولفہ قطب الدین مسعود نیشاپوری کو حفظ
کر لیا تہا اور اپنے چہوٹے بچون کو یاد کرا دیا تہا اسوجہ سے وہ سب اسی عقائد اشعریہ پر جمے ہوئے تہے
جب زمانہ اونکی دولت کا آیا تو سارے لوگونکو التزام عقائد اشاعرہ پر آمادہ و محمول کیا یہ حال
سارے ایام ملوک بنی ایوب مین پہر ایام مین اونکے موالی یعنی ملوک اتراک کے بدستور متمادی رہا
ف ایک یہ اتفاق آپڑا کہ ابو عبد اللہ محمد بن تومرت کہ بڑے رحّال مغرب سے طرف عراق کے
تہے اونہون نے مذہب اشعری کو امام غزالی سے حاصل کیا جب پہر کر بلاد مغرب مین گئے
تو وہانکے لوگونکو یہی علم سکہانے سمجہانے لگے اور ایک عقیدہ بنا دیا جسکو عامہ نے یاد کر لیا
پہر بعد اونکی موت کے عبد المؤمن بن علی قیسی بجای اونکے خلیفہ ہوا اور ملقب بامیر المؤمنین ٹہیرا
اور ممالک مغرب پر غالب آیا وہ اور اوسکی اولاد بعد اوسکے سالہا سال تک وہان کے
فرمانروا رہے یہ لوگ موحدین کہلاتے تہے یہ دولت موحدین کی بلاد مغرب مین تہی جو کوئی خلاف

عقیدہ ابن تومرت کے ہوتا اوسکے خونکو مباح جانتے اسلیے کہ اونکے نزدیک ابن تومرت امام
معلوم مہدی معصوم تہا و لہذا اونہون نے ایک خلائق غیر محصاۃ کو جنکی تعداد اللہ ہی کو معلوم
ہوگی اسی مخالفت عقیدے پر تہ تیغ کر ڈالا کتب تواریخ مین یہ حال معروف ہے یہ وجہ سبب
اشتہار مذہب اشعری اور انتشار عقائد اشعریہ کی امصار اسلام مین ہوئی یہانتک کہ سوا اوسکے
اور سب مذاہب منسی و مجہول ہوگئے کوئی مذہب خلاف اشعری کے باقی نرہا مگر مذہب حنابلہ
اتباع امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کہ وہ اپنی اوسی چال ڈہال سابق پر جیسے سلف
امت تہی باقی رہے یہ معتقد تاویل صفات کے نہین ہین **ف** پہر سنہ سات سو ہجری کے بعد
دمشق و اعمال دمشق مین شہرت شیخ الاسلام تقی الدین ابو العباس احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام
بن تیمیہ حرانی رضی اللہ عنہ کی ہوئی وہ متصدی انتصار مذہب سلف کے ہوئے رد مذہب اشاعرہ
مین مبالغہ کیا اور اونپر انکار ظاہر فرمایا رافضہ و صوفیہ پر بہی رد کیا لوگ اونکے حق مین دو فریق ہوگئے
ایک گروہ نے اونکا اقتدا کیا اونکے اقوال پر معتمد ٹہیرے اونکی راے پر چلے انکو شیخ الاسلام جانا
اجل حفاظ اہل امت اسلامیہ پہچانا دوسرے فریق نے اونکی تبدیع و تضلیل کی اثبات صفات پر عیب
لگایا چند مسائل کا انتقاد اونپر کیا بعض مسائل ایسے تہے جنمین اونکے لیے سلف تہا بعض مسائل
مین زعم خرق اجماع کا نسبت اونکے کیا جنمین اونکے لیے کوئی سلف تہا انکے اور اونکے آپسمین خطوب
کثیرہ واقع ہوے وحسابہ وحسابہم علی اللہ الذی لا یخفی علیہ شئ فی الارض ولا فی السماء
اونکے اتباع ابتک شام مین اور تہوڑے مصر مین موجود ہین **ف** درمیان اشاعرہ و ماتریدیہ
کے جو خلاف عقائد مین ہے وہ بجای خود مشہور ہے ماتریدیہ اتباع ہین ابی منصور محمد بن محمود ماتریدی
کے یہ ایک گروہ ہے فقہاء حنفیہ کا جو کہ مقلد ہین امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت اور اونکے صاحبین ابو یوسف
یعقوب بن ابراہیم حضرمی اور محمد بن حسن شیبانی رضی اللہ عنہم کے یہ خلاف اشاعرہ و ماتریدیہ کا وقت
تتبع کے کچہ اوپر دس مسئلون مین ہے اس خلاف کے سبب سے اول امر مین باہم کسی قدر تباین و تنافر
تہا ہر ایک دوسرے کے عقیدے مین قدح کرتا تہا لکن انجام کو نوبت چشم پوشی کی آئی اشاعرہ کا نام

صفاتیہ بھی ہے اسلیے کہ وہ اثبات صفات قدیمہ الٰہی کا کرتے ہین پھر اونہون نے اون الفاظ
مین جو کتاب و سنت مین وارد ہوے ہین جیسے استوا و نزول و اصبع و ید و قدم و صورت و جنب و
مجیی افتراق کیا ہے دو فریق پر ایک فرقہ ان سب الفاظ کی تاویل وجوہ محتملۃ اللفظ پر کرتا ہے دوسرا
فرقہ کچہ تعرض تاویل سے نہین کرتا اور نہ طرف تشبیہ کے جاتا ہے ان اشعریہ کو اثریہ بھی کہتے ہین
مسلمانون کے اس باب مین پانچ قول ہین ایک اعتقاد کرنا موافق مفہوم لغت کے دوسرے مطلقا
سکوت کرنا اون الفاظ سے تیسرے ساکت رہنا اونسے بعد نفی ارادہ ظاہر کے چوتھے حمل کرنا
اونکا مجاز پر پانچوین حمل کرنا اونکا اشتراک پر ہر فریق کی دلیلین و حجتین ہین جنپر کتب اصول متضمن
ہین ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک و لذلک خلقہم و اللہ یحکم بینہم یوم القیامۃ
فیما کانوا فیہ یختلفون **ف** یہ بیان ہے عقائد امت اسلامیہ کا ابتدای امر سے ہمارے
اسوقت تک ہمنے اس بیان مین مجمل کو مفصل اور مفصل کو مجمل کر دکہایا ہے یہ تحقیقات نفیسات طالب
علم کو بلا محنت و کلفت ہاتہہ آے ہین اللہ جسپر چاہے احسان کرے اس جگہہ پر بعد اس بیان کے
مقریزی نے کتاب الخطط و الآثار مین ترجمہ اشعری و عقائد اشعریہ کا لکھا ہے ہمکو کچہ ضرورت بیان
کرنے اون عقائد کی اس جگہہ نہین ہے کتب عقائد اشعریہ و ماتریدیہ و حنابلہ مقلدین مذاہب اربعہ
مین متداول و مشہور ہین حنفیہ اصول دین مین ماتریدی ہین اور مالکیہ و شافعیہ اشعری اور اتباع امام
احمد حنبل حنبلی اسی طرح صوفیہ صافیہ مین جو حنفی مذہب تہے وہ ماتریدی ہین اور جو مقلد شافعی و مالک
تہے وہ اشعری ہین اور شیخ عبد القادر جیلانی کبیر الاولیا حنبلی ہین رہے اہل حدیث سو وہ بلا تقیید
مختار اشاعرہ و ماتریدیہ و حنابلہ پابند سیرت سلف صالح کے ہین مراد سلف سے اصطلاح شرع
شریف مین اولاً و بالذات عصر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کا ہے پہر ثانیاً و بالعرض زمانہ تابعین
پہر عہد تبع تابعین بالاحسان کا بس بس لکن تتبع و استقرا ادلۂ کتاب و سنت صحیحہ سے یہ بات بخوبی
ثابت ہے کہ جسقدر موافقت عقائد کی حنابلہ کو ساتہہ ظاہر کتاب و واضح سنت کے ہے وہ اشاعرہ
و ماتریدیہ کو نہین ہے الا ماشاء اللہ ایک دو مسئلہ عقائد حنابلہ کے جو ایسے ہین جنکی شہادت واضحہ

قرآن وحدیث سے نہین نکلتی ہے اور وہی دوسہ قول سیرت سلف سے علیحدہ سمجھے جاتے
ہین سواونکی طرف جملہ محدثین نہین گئے ہین بلکہ قائل اون مسائل کے متفرد ہین ساتہہ اوس قول کے جسطرح کہ جماعۂ
فقہا مذاہب اربعہ مین بہی بعض فقہا ساتہہ بعض مسائل واحکام فروع کے متفرد گزرے ہین پہر وہ تفرد بہی اجتہاد
پر مبنی تہا تہ مجرد رای وہوی پر اسلیے کوئی گرد قدح وجرح کی دامن پر اون اکابر کے نہین پڑتی ہے وہ اوس خطا مین بہی
فرضًا ماجور بیک اجر ہین جسطرح کہ سارے خطیئات مجتہدین سلف وخلف کا حکم ہے رسالہ قطف الثمر ورسالہ فتح الباب
ورسالہ قائد الی العقائد ورسالہ سائق العباد الی صحۃ الاعتقاد ورسالہ احتوار علی مسئلۃ الاستوا جوامع جملہ عقائد
سلف صالح ہین اور بعض انمین مطبوع ہوکر مطبوع طبع اہل دین بہی ہو چکے ہین اب متبع سنت مقتدی
سلف امت کو چاہیے کہ جملہ بدعات ومحدثات عقائد فرق باطلہ سے مجتنب ہوکر اپنے عقیدہ کو
مطابق عقائد سلف صالح کے جو کہ موافق کتاب وسنت ہین درست کر لے اور سبل متفرقہ سے
بچکر ایک سبیل سلامت وصراط مستقیم پر اقامت واستقامت حاصل کرے وباللہ التوفیق

ف سبب خروج اکثر طوائف کا دیانت اسلام سے یہ ہے کہ فرس کا ملک وعلو دست جمیع
امم پر اور جلالت خطر ذات اونکی اتنی تہی کہ وہ آپکو احرار واشیاء کہتے تہے اور سب لوگون کو اپنا
بندہ وغلام جانتے تہے جب اللہ نے اونکو ہاتہہ پر عرب کے خوار وذلیل کر کے اونکا ملک زائل
کر دیا اور اونپر مصیبت بالای مصیبت پڑی تو اونہون نے اوقات شتی مین محاربہ کر کے
اسلام کے ساتہہ مکر کرنا چاہا لکن اللہ نے ہر لڑائی مین حق کو غالب کیا بڑے لڑنے والے انمین
کے سنفار واسیتش ومقفع وبابک وغیرہم تہے انسے پہلے ہی قصد عمار ملقب بخداش اور ابو مسلم
سروح نے کیا تہا جب اونہون نے دیکہا کہ کید کرنا ساتہہ اسلام کے یون نچلے گا بلکہ حیلہ گری
مؤثر تر ہوگی تو ایک قوم نے اون مین سے اسلام ظاہر کیا اور اہل تشیع سے باظہار
محبت اہل بیت وناگواری مظلومیت علی بن ابی طالب ملاوٹ پیدا کی پہر اونکے ساتہہ
طرح طرح کی چالین نکالین یہانتک کہ اونکو راہ ہدایت سے گمراہ کر دیا ایک قوم نے یہ
بات اونکو سمجہا دی کہ ایک شخص منتظر جسکو مہدی کہتی ہین حقیقت دین کی اوسیکے پاس ہے

لینا دین کا کفار سے جائز نہین ہے اسلیے کہ وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طرف
کفر کے منسوب کرتے تھے دوسرے قوم نے یہ بات وکہائی کہ ادعا نبوت کا واسطے
ایک قوم کے کیا اور اونکی نام بتائے تیسری قوم نے اونکو قائل حلول و سقوط شرائع کا بنا دیا
چوتھی قوم نے تلاعب کرکے ہر دن رات مین پچاس نمازین واجب بتائین پانچوین قوم نے
کہا سترہ نمازین ہین ہر نماز مین پچیس رکعتین ہین اس قول کا قائل عبد اللہ بن عمرو بن حارث
کندی تہا قبل اسکے کہ وہ خارجی صفری ہو جاوے اس سے پہلے عبد اللہ بن سبا یہودی نے اسلام
ظاہر کرکے اہل اسلام کو فریب دیا تہا اصل مین بہڑکانے والا لوگون کا عثمان رضی اللہ عنہ پر وہی
ملعون تہا علی مرتضی نے کئی گروہ اونکے جو اعلان الوہیت علی مرتضی کا کرتے تھے آگ مین
جلا دیے تہے انہین اصول پر حدوث اسمعیلیہ و قرامطہ کا ہوا تہا حالانکہ وہ حق جسمین کسی طرح کا
شک و شبہہ نہین ہے یہ ہے کہ اللہ کا دین ظاہر ہے نہ باطن وہ جوہر ہے اوسکے نیچے کوئی سر
نہین ہے وہ دین لازم ہر واحد ہے اوسمین کسی طرح کی مسامحت نہین ہے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کوئی شئی شریعت کی مخفی نہین رکہی ایک کلمہ بہی پوشیدہ نہین کیا اور نہ کسی بات کے
ساتہہ کسی بی بی یا ولد عم کو مختص فرمایا اور نہ کسی گورے کالے سے اوسکو چہپایا نہ کسی شبان گوسفند
و شتر و دہاتی سے مخفی رکہا نہ حضرت کے پاس کوئی سر و رمز و باطن تہا سوا اوس امر کے جسکی طرف
سارے لوگون کو وہ دعوت کرتے اور بلاتے تہے اور اگر وہ کسی بات کو مکتوم رکہتے تو بلغ
مامور نہ ہوتے جو کوئی ایسی بات کا اونکے حق مین قائل ہے وہ کافر ہے باجماع امت **ف**
اصل ہر بدعت کی دین مین بعد ہے کلام سلف سے اور انحراف کرنا ہے اعتقاد صدر اول
سے یہانتک کہ قدری نے قدر مین مبالغہ کرکے بندے کو خالق اوسکے افعال کا ٹھیرا دیا
جبری نے مقابلہ قدری مین مبالغہ کرکے سارا فعل و اختیار بندہ کا سلب کر لیا معطل نے
تنزیہ مین ایسا مبالغہ کیا کہ اللہ تعالی سے صفات جلال و نعوت کمال کو سلب کر لیا مشبہ نے اونکی
مقابلے مین وہ مبالغہ کیا کہ اللہ پاک کو مثل ایک بشر کے ٹہیرا دیا مرجی نے سلب عقاب مین مبالغہ کیا

معتزلی نے تخلید فی العذاب مین غلو کیا ناصبی کا مبالغہ دفع علی مرتضی ہین امامت سے ہوا غلاۃ
نے ایسا مبالغہ کیا کہ علی کو آلہ ٹھیرا دیا سنی کا مبالغہ تقدیم ابوبکر مین ہوا رافضی کا مبالغہ تاخیر
ابی بکر مین وہانتک پہونچا کہ معاذ اللہ اونکو کافر کہدیا ہر مقلد مذہب کا مبالغہ حق مین اپنے امام
کے اتنا ہوا کہ اوسکو گویا معصوم سمجھہ لیا اپنے مذہب مختار کو صواب دوسرے کے مذہب کو خطا لکھدیا
حالانکہ ہر مجتہد مخطی و مصیب ہوتا ہے غرضکہ میدان گمان کا وسیع ہے اور حکم وہم کا غالب
ظنون کا تعارض ہوا اوہام کی کثرت ہوگئی اور ہر فریق شر و عناد و بغی و فساد مین اقصی غایت
و ابعد نہایت تک پہونچ گیا آپسمین اونکی تباغض و تلاعن و استحلال اموال و استباحت دما ہونی لگا
دُوَل سے نصرت الملوک سے استعانت کی جب کہین کسی شخص نے کسی امر مین مبالغہ کیا وہین
جھٹ پٹ دوسرا آدمی جھگڑا کرنیکو کھڑا ہوگیا کیونکہ ظن کا بُعد ظن سے اکثر نہین ہوتا ہے اور وقت
منازعت کے دوسری طرف طریق تقابل سے باز نہین آتا لکن ان لوگون نے کچھ نہ مانا وہ اسی
تدابر و تقاطع پر رہے ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک انتہی کلام المقریزی مع زیادۃ
یسیرۃ ؎ جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ + چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

فصل ابو الفتح محمد بن عبد الکریم شہرستانی رح نے ملل و نحل مین ذکر کیا ہے کہ بعض لوگون نے
تقسیم جہان والون کے مطابق ہفت اقلیم کی کرکے ہر اقلیم والونکو اونکا حصہ اختلاف طبائع و
انفس سے جسپر اونکی رنگتین اور زبانین دلالت کرتی ہین دیا ہے اور بعض نے اونکو مطابق چارون
قطر یعنے مشرق مغرب جنوب شمال کے تقسیم کیا ہے اور ہر قطر کو اوسکا حصہ بخشا ہے یعنے
باعتبار اختلاف طبائع و تباین شرائع کے اور بعض نے تقسیم مطابق امم کر کے کہا ہے کہ بڑی
امتین چار ہین عرب عجم روم ہند پھر دو دو امتون مین جوڑ لگا کر یون کہا ہے کہ عرب و ہند ایک
مذہب پر قریب یکدیگر ہین بہت میل خاطر اونکا طرف تقریر خواص اشیا کے ہے حکم احکام ماہیات
و حقائق کا کرتے ہین امور روحانیہ کو استعمال مین لاتے ہین روم و عجم مذہب واحد پر متقارب ہین
انکا میل خاطر اکثر طرف تقریر طبائع اشیا کے ہے یہ حکم و احکام کیفیات و کمیات کا دیتے ہین

امور جسمانیہ کے مستعمل ہین اور بعض نے تقسیم اہل عالم کی مطابق آرا و مذاہب کے کی ہے ہماری غرض اس جگہہ بہی تقسیم ہے سو یہ سارے لوگ بقسمت صحیحہ اسطرح پر منقسم ہین کہ ایک تو اہل دیانات و ملل ہین دوسرے اہل اہوا و نحل سو ارباب دیانات مطلقا مجوس و یہود و نصارا و مسلمین ہین اور اہل اہوا و آرا فلاسفہ دہریہ و صابئہ و کوکب پرست و بت پرست و براہمہ ہین پہر ہر گروہ ان کا متفرق بچند فرقہ ہے مقالات اہل اہوا کے عدد معلوم مین ضبط نہین ہوسکتی ہین ہان مذاہب اہل دیانات بموجب خبر وارد یعنی حدیث شریف حصر مین آسکتے ہین مجوس مین ستر فرقے ہین اور یہود مین اکہتر اور نصارا مین بہتر اور مسلمانون مین تہتر سو فرقۂ ناجی ہر فریق مین ایک ہی ہوتا ہے کیونکہ حق دو قضیہ متقابلہ مین سے ایک ہی کے اندر ہوگا یہ بات جائز نہین ہوسکتی ہے کہ دو قضیہ متناقضہ متقابلہ شرائع تقابل پر ہون مگر یہ کہ صدق و کذب کی تقسیم کیجاوے تب ایک مین ان دونون مین سے حق ہوگا نہ دوسرے مین یہ بات محال ہے کہ دو متخاصم متضاد مین اصول معقولات پر یہ حکم لگایا جاوے کہ وہ دونون محق صادق ہین سو جبکہ حق ہر مسئلہ عقلیہ مین ایک ہی ٹہیرتا ہے تو پہر ساری مسائل مین بہی واجب ہے کہ حق ساتہہ ایک ہی فرقے کے ہوگا ہمنے اس بات کو سمع یعنی دلیل نقل سے پہچانا ہے اور اللہ نے بہی قرآن مین بہی خبر دی ہے ومن خلقنا امة یهدون بالحق وبه یعدلون اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہی اسی طرح ارشاد کیا ہے ستفترق امتی علی ثلث وسبعین فرقة الناجیة منها واحدة والباقون هلكى قیل ومن الناجیة قال اهل السنة والجماعة قیل وما السنة والجماعة قال ما انا علیه الیوم واصحابی اور یہ بہی فرمایا ہے لاتزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق الی یوم القیامة اور یہ بہی کہا ہے لاتجتمع امتی علی الضلالة انتہی **ف** بیان تعیین فرقۂ ناجیۂ اہل اسلام کا اسی کتاب مین اوپر گزر چکا ہے اور سب سے بہتر تفسیر واسطے تعیین اس گروہ کے حدیث نبوی ہے جو کہ دلیل صریح ہے اس بات پر کہ ناجی وہی گروہ ہے جو کہ خاص حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب حضرت کی راہ پر چلتا ہے اور کسی طرح کی بدعت و ہوے مین مبتلا نہین ہے جسطرح کہ ایک

صحابی نے شرائع اسلام کو حضرت سے دریافت کر کے یہ عرض کیا تھا واللہ لا ازید علیھا ولا
انقص یعنی اللہ کی قسم ہے کہ جو آپ نے فرمادیا ہے مین اسپر نہ کچھ زیادہ کرون گا اور نہ اوس سے
کچھ کم کرونگا اوسپر حضرت نے اوسکو جنتی فرمایا تھا یعنی ناجی نار سے سو جو کوئی دعوی نجات کا کرے
اور اوسکے عقائد و اعمال خلاف طریقہ حضرت و سیرت صحابہ کے ہون تو وہ دعوی اوسکا باطل ہے
بہتر فرقون اسلام مین وہ کون فرقہ ہے جو آپ کو ناجی اور اپنے مخالف کو ہالک نہین جانتا ہے
لکن تصدیق اس دعوے کی یا تکذیب اوسکی اسی طرح پر ممکن ہے کہ جسکا عقیدہ و عمل ما انا علیہ و
اصحابی کے موافق ہو وہ ناجی ہے اور جسکا عقیدہ و عمل اسکے مخالف ہو وہ ہالک ہے ؎

وکل یدعی وصلا للیلی ولیلی لا تقر لھم بذا کا

سو ایسا فرقہ ہر زمانہ مین یہی فرقہ محدثین امت کا ہے اور اوس گروہ سے جو کہ ہمیشہ حق پر غالب
رہے گا یہی گروہ حق پژوہ سعادت انبوہ مراد ہے علی بن المدینی شیخ بخاری و امام احمد و غیر و ائمہ
اسلام نے اسیطرح فرمایا ہے ولله الحمد ف ملل و نحل مین کہا ہے کہ اصحاب مقالات کے لیے
تعدید فرق اسلامیہ مین کئی طریقے ہین لکن نہ کسی قانون پر جو کہ مستند طرف کسی نص کے ہو یا کسی قاعدہ
پر جو کہ مخبر اونکی وجود سے ہو بلکہ دو تصنیفین بھی تو ایسی نہین ملتی ہین جو کہ ایک منہاج پر متفق
ہون گنتی کرنے مین فرق اسلام کے یہ بات معلوم ہے اسمین کچھ شک نہین ہے کہ ہر وہ شخص
جو کسی ایک بات مین بابت کسی ایک مسئلہ کے متمیز ہے وہ صاحب مقالہ نہین گنا جاتا ہے
اگر یہ ایسے شخص کو شمار کیا جاوے جو مقالات دائرہ حصر و شمار سے باہر ہو جاوین گے یا مثلا
کوئی شخص منفرد ہی ساتھ کسی ایک مسئلہ کے احکام جواہر مین سے تو وہ گنتی مین اصحاب مقالات
کے نہین آسکتا ہے سو جب یہ بات ٹہیری تو اب ضرور ہوا کہ کوئی ضابطہ واسطے مسائل اصول و
قواعد کے مقرر ہونا چاہیے تا کہ وہ اختلاف اون مسائل کا مقالہ ٹہیرے اور قائل اوسکا صاحب
مقالہ کہا جاوے لکن ہمنے کسی صاحب مقالات کو نہین پایا کہ اوسنے توجہ طرف اس ضابطہ کے
کی ہو بلکہ سب نے ایراد مذاہب امت مین کیفما اتفق استرسال کیا ہے اور جسطرح پر جس مذہب کو پایا ہے

بلا کسی قانون مستقر اور اصل مستمر کے لکھڈالا ہے ناچار ہمنے بقدر تیسیر مقدور و تقدیر میسور کے
حصر اس ضابطہ کا چاہا۔ قواعد مین بڑی کوشش و کشش سے کیا ہے یہ قواعد بڑے اصول ہین
(۱) پہلا قاعدہ مسئلہ صفات و توحید صفات آلہی ہے یہ مشتمل ہے مسائل صفات ازلیہ باری تعالی
پر اثباتاً نزدیک ایک جماعت کے اور نفیاً نزدیک دوسری جماعت کے اور بیان پر صفات ذات و صفات
فعل کے اور اس امر پر کہ اللہ کے لیے کیا چیز واجب ہے اور کیا چیز اوسپر جائز نہین ہے اور کون چیز اوسپر
محال ہے اس مسئلہ مین اختلاف ہے درمیان اشعریہ و کرامیہ و مجسمہ و معتزلہ کے (۲) دوسرا قاعدہ
مسئلہ قدر و عدل ہے یہ مشتمل ہے مسائل قضا و قدر و جبر و کسب و ارادہ خیر و شر و مقدور و معلوم
پر اثباتاً نزدیک ایک جماعت کے اور نفیاً نزدیک دوسری جماعت کے اس مسئلہ مین خلاف
ہے درمیان قدریہ و نجاریہ و جبریہ و اشعریہ کے (۳) تیسرا قاعدہ مسئلہ وعد و وعید اسما و احکام
ہے یہ مشتمل ہے مسائل ایمان و توبہ و وعید و ارجاء و تکفیر و تضلیل پر اثباتاً نزدیک ایک جماعت کے
اور نفیاً نزدیک دوسری جماعت کے اسمین خلاف ہے درمیان مرجیہ و وعیدیہ و معتزلہ و اشعریہ
و کرامیہ کے (۴) چوتھا قاعدہ مسئلہ سمع و عقل و رسالت و امامت ہے یہ مشتمل ہے مسائل
تحسین و تقبیح و صلاح و اصلح و لطف و عصمت نبوت اور شرائط امامت پر نصاً نزدیک ایک جماعت
کے اور اجماعاً نزدیک دوسری جماعت کے اور کیفیت انتقال پر بموجب مذہب قائل نص کے اور کیفیت
اثبات پر بموجب مذہب قائل اجماع کے اسمین خلاف ہے درمیان شیعہ و خوارج و معتزلہ و کرامیہ
و اشعریہ کے سو جب ہم انفراد کسی شخص کا ائمہ امت مین سے ساتھہ کسی مقالہ کے ان قواعد مین سے
پاوینگے تو ہم اوسکے مقالہ کو مذہب اور اوسکی جماعت کو ایک فرقہ ٹھیرائینگے اور جسکو منفرد
ساتھہ ایک مسئلہ کے پائینگے اوسکے مقالہ کو مذہب اور اوسکی جماعت کو ایک فرقہ نہین ٹھیرائینگے
بلکہ اوسکو مندرج کرینگے نیچے کسی ایک فرقہ کے جسکے ساتھہ اوس مقالہ مین وہ موافقت رکھتا ہی
اور باقی مقالات کو اوسکے راجع طرف فروع کے کرینگے جنکو ہم مذہب مفرد شمار نہین کرتے ہین
اسصورت مین مقالات غیر متناہی نہونگے اور جبکہ یہ مسائل جو کہ قواعد خلاف ہین متعین ہوگئے

تو اب اقسام فرق کے ظاہر ہو کر بار فرق چار فرقون مین منحصر ہو جائینگے ورنہ پہلے اس سے بعض کا تداخل بعض مین تہا ف بڑے فرقے اسلام کے چار ہین قدریہ صفاتیہ شیعہ خوارج پہر بعض کا ترکب بعض سے ہو کر پہر فرقے سے کئی صنف برآمد ہوگئے جنکے گنتی تہتر فرقون تک پہونچتی ہے اصحاب مقالات کے ترتیب مین دو طریقے ہین ایک یہ کہ اصول مذاہب کو وضع کرکے ہر مسئلہ مین مذہب ایک ایک طائفہ اور ایک ایک فرقہ کا بیان کرتے ہین دوسرے یہ کہ رجال و اصحاب مقالات کے اصول ٹہیر اکر ہر ہر مسئلہ مین اونکی مذاہب کو لاتے ہین یہ طریقہ اخیرہ اضبط واسطے اقسام کے اور الیق ساتہہ ابواب حساب کے ہے انتہی ۔

فصل یہ شبہات جو آخر زمان مین واقع ہوئے ہین یہ بعینہ وہی شبہات ہین جو اول زمان مین واقع ہو چکے ہین اسی طرح یہ بہی کہہ سکتے ہین کہ زمان ہر نبی اور دور ہر صاحب ملت و شریعت مین جو شبہات امت آخر زمان مین پیدا ہوتے ہین یہ اونہین شبہات خصمار اول زمان سے نکلے ہین جو کہ کفار و منافقین تہے بلکہ اکثر شبہات منافقین اولین ہی سے ناشی ہوئے ہین اگرچہ امم گزشتہ مین بہ سبب تمادی زمان کے ہمپر مخفی رہے لکن اس امت کے شبہات ہمپر مخفی نہین ہین یہ سارے شبہات انکے ناشی ہین شبہات منافقین زمان حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اسلیے کہ وہ حکم حضرت پر امر و نہی مین راضی نہ تہے اور جہان اور جس چیز مین فکر کو رسائی نہین ہے وہان انہون نے تشریع کی ہے اور جس امر مین خوض کرنے سے ممنوع تہے اوسکا سوال کیا تہا اور جس مین جدال کرنا نا جائز تہا اوسمین مجادلہ باطل سے پیش آئے تہے حدیث ذی الخویصرہ تمیمی اسکے لائق عبرت کے ہے کہ اوسنے حضرت سے کہا تہا اعدل یا محمد فانک لم تعدل حضرت نے فرمایا ان لم اعدل فمن یعدل اوس لعین نے پہر وہی بات دُہرائی اور کہا ھذہ قسمة ما ارید بھا وجہ اللہ تعالی حالانکہ یہ صریح خروج تہا نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اور جس صورت مین کہ اعتراض کرنے والا امام برحق پر خارجی ہو جاتا ہے تو اعتراض کرنیوالا رسول پر بالاولی خارجی ٹہیریگا کیا یہ بات قول تحسین و تقبیح عقلی

اور حکم ہوی بمقابلہ نص نہین ہے یا اسکو استکبار امر پر بقیاس عقل نہین کہا جاتا ہے آخر حضرت
نے یہ فرمایا سیخرج من ضئضی ھذا الرجل قوم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من
الرمیۃ اسی طرح حال طائفہ منافقہ یوم احد کا ہے کہ اونہون نے کہا تھا ھل لنا من الامر من شیٔ
وقولھم لوکان لنا من الامر شیٔ ما قتلنا ھٰھنا وقولھم لو کانوا عندنا ما ماتوا وما قتلوا
یہ صاف تصریح ہی ساتھہ قدر کے اور مشرکین نے کہا تھا لو شاء اللہ ما عبدنا من دونہ من
شیٔ دوسرے گروہ نے کہا تھا انطعم من لو یشاء اللہ اطعمہ یہ صریح تصریح ہے ساتھہ
جبر کے ایک تیسرے گروہ نے اللہ کی ذات پاک مین مجادلہ کیا اوسکے جلال مین فکر دوڑائی اوسکے
افعال مین تصرف عقل کیا تھا یہانتک کہ اللہ نے اونکو منع کیا اور ڈرایا اور فرمایا ویرسل الصواعق
فیصیب بھا من یشاء وھم یجادلون فی اللہ وھو شدید المحال سو جبکہ یہ حال زمانہ نبوت مین باوجود
اوس شوکت و قوت وصحت بدن کے تھا اور منافقین خدیعت کرتے تھے ظاہر مین مسلمان
باطن مین منافق تھے اور وہ نفاق اونکا ہر وقت اونکے اعتراض کرنے سے حرکات و سکنات سات
آپ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ظاہر ہوتا تھا تو اب اس زمانہ کا کیا گلہ شکوہ ہے وہ اعتراضات
بمنزلہ تخم کے ہین اور یہ شبہات بمنزلہ کشت کے اس سے معلوم ہوا کہ وہ اہل بدع اسلام جو اسوقت
مین آپکو مسلمان کہتے ہین اور رات دن تشریع احداث کیا کرتے ہین اور کتاب و سنت کے باہر او
شکوک و شبہات ماول ہین یہ درحقیقت اہل نفاق ہین انکا سلسلہ اونہین منافقین زمانہ اول عہد
جناب رسالت سے جا ملتا ہے یہ نفاق عقیدہ کہلاتا ہے نفاق عمل دوسری چیز ہے رہے وہ اختلافات
جو حال مرض اور بعد وفات حضرت کے صحابہ مین واقع ہوئے سو وہ اجتہادی تھے اونکی غرض اون
اختلافات سے اقامت مراسم شرع وادامت مناہج دین کی تھی نہ اور کچھہ **ف** پہلا تنازع
جو حضرت کی بیماری مین ہوا مطابق روایت بخاری کے بقول ابن عباس یہ تھا کہ حضرت نے اشتداد
مرض مین فرمایا تھا ائتونی بدواۃ وقرطاس اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعدی عمر رضی اللہ عنہ نے
کہا حضرت پر غلبہ وجع ہے ہمکو اللہ کی کتاب کفایت کرتی ہی جب زیادہ بکواس ہونے لگی تب حضرت

نے فرمایا قوموا عني لا ینبغی عندی التنازع ابن عباس کہتے ہین الرزیة کل الرزیة ما حال بیننا وبین کتاب رسول اللہ **ف** دوسرا اخلاف حال مرض نبوی مین یہ ہوا کہ حضرت نے فرمایا تہا جهزوا جیش اسامة لعن اللہ من تخلف عنہ اوسپر ایک قوم نے کہا ہمپر بجا آوری اس حکم کی واجب ہے اور اسامہ مدینہ سے باہر نکل چکے تہے دوسری قوم نے کہا حضرت کا مرض بڑہ گیا ہے ہمارا جی حضرت کے چہوڑنیکو اسحال مین نہین بڑہتا ہے ہم ذرا صبر کرین دیکہین کیا ہوتا ہے ہمنے ان دونون تنازع کو اسجگہہ اسلیے ذکر کیا ہے کہ کبہی مخالفین کہنے لگین کہ یہ خلافات امر دین مین موثر ہین سو یہ حال اسی طرح پر ہے اگرچہ غرض ان سب اقامت مراسم شرع کے وقت تزلزل قلوب وتسکین نائرہ موثرہ کے وقت تقلب امور کے تہی **ف** تیسرا اخلاف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت مین ہوا عمر بن خطاب نے کہا جو کوئی یہ بات کہیگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مر گئے مین اوسکو اس تلوار سے قتل کرونگا وہ تو آسمان پر مثل عیسے بن مریم کے مرفوع ہو گئے ہین ابوبکر نے کہا جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پوجتا ہو تو محمد بیشک مر گئے اور جو کوئی آلہ محمد کو پوجتا ہو تو اللہ زندہ ہے وہ کبہی نمریگا پہر یہ آیت پڑہی وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افان مات اوقتل انقلبتم علی اعقابکم اوسوقت قوم نے رجوع طرف قول ابوبکر کے کیا عمر نے کہا گویا مین نے یہ آیت ہی نہین سنی تہی یہانتک کہ ابوبکر نے پڑہی **ف** چوتہا اخلاف موضع دفن مین ہوا مہاجرین اہل مکہ نے چاہا کہ ہم نعش مبارک کو مکہ لیجائین اسلیے کہ مسقط راس ومانس وموطئ قدم وموقع رحل آپکا مکہ مکرمہ ہے انصار اہل مدینہ نے چاہا کہ مدینہ مین دفن ہون اسلیے کہ دار ہجرت ومدار نصرت یہی شہر ہے ایک جماعت نے ارادہ کیا کہ بیت المقدس کی طرف نقل کرین اسلیے کہ وہ جگہہ دفن انبیا کی ہے آپ کی معراج اوسی جگہہ سے طرف آسمان کے ہوئی تہی پہر سب نے اتفاق کر کے مدینہ مین دفن کیا اسلیے کہ حضرت نے فرمایا تہا انبیا اوسی جگہہ دفن ہوتے ہین جہان مرتے ہین **ف** پانچوان خلاف مسئلہ امامت مین ہے سب سے بڑا اخلاف جو امت مین ہوا یہی خلاف امامت کا ہی اسلام مین کسی قاعدہ دینیہ پر ایسی تلوار کشی نہین ہوئی جیسے کہ مسئلہ امامت پر ہر زمانے مین ہوئی

اللہ نے اس امر کو صدر اول پر سہل و آسان کر دیا تہا جب درمیان مہاجرین و انصار کے اس بابت اختلاف
ہوا تو انصار نے کہا کہ منا امیر و منکم امیر پہر سعد بن عبادہ انصاری پر سب نے اتفاق کیا ابو بکر
و عمر فی الحال سقیفہ بنی ساعدہ مین آگئے عمر نے کہا مینے راہ مین ایک بات اپنے جی مین ٹہیرائی ہے مین
چاہتا ہون کہ اوسکو کہون ابو بکر نے کہا ای عمر ذرا ٹہیر پہر اللہ کی حمد و ثنا کر کے وہی بات کہی جو مینے
اپنی جی مین قرار دی تہی گویا غیب کی خبر دیتے ہین پہر قبل اسکے کہ انصار بات کرین مینے اپنا ہاتہ بڑہا کر
ابو بکر سے بیعت کی اور لوگ بہی بیعت کرنے لگے نائرہ فساد تہم گیا لکن یہ بیعت ابو بکر کی یکایک
ہوگئی اور اللہ نے اسکو شر سے بچالیا اب جو کوئی ایسا کام کرے اوسکو قتل کرنا چاہیے کیونکہ جو کوئی کسی
شخص سے بغیر مشورہ مسلمین کے بیعت کرے تو وہ دونون لائق قتل کے ہوتے ہین انصار نے
جو اپنے دعوے سے سکون کیا وہ اس بنیاد پر تہا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث نبوی اونکو سنائی
الائمۃ من قریش یہ بیعت ساتہہ خلیفۂ اول کے سقیفہ مین ہوئی تہی پہر جب وہ مسجد مین آئے
تو لوگ ہر طرف سے دوڑ کر آئے اور رغبت سے بیعت کرنے لگے سوا ایک جماعت بنی ہاشم اور ابو سفیان
اموی کے رہے امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ سو وہ حضرت کی تجہیز و دفن و ملازمت قبر مین مشغول
تہے بلا منازعت و مدافعت کے **ف** شوکانی رحمہ اللہ نے سیل جرار مین لکھا ہے کہ اہل علم نے
اس مسئلۂ امامت مین اصولاً و فروعاً بہت کچہ طول کیا ہے اور وجوب نصب امام مین مختلف ہین کہ قطعی
ہے یا ظنی اور فقط شرعی ہے یا شرعی و عقلی دونون طرق پر ہے اور ایسی دلیلین لائے ہین جو بالکل
ساقط ہین اور ایسی حجتین بیان کین جو محل نزاع سے بالکل خارج ہین غرضکہ اونہون نے اطالت غیر
طائل کی ہے اور اون سب دلیلون سے ہمکو اتنی بات مغنی ہے کہ یہ امامت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے اسطرح پر ثابت ہے کہ جناب رسالت نے اوسکی طرف ارشاد کیا ہے اور طرف اس
منصب کے اشارہ فرمایا ہے کما فی قولہ الائمۃ من قریش اور کتاب و سنت دونون مین حکم ہے کہ ائمہ
کی اطاعت کرو پہر یہ ارشاد فرمایا ہے کہ سنت خلفاء راشدین پر چلو کما قال علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء
الراشدین الہادین یہ حدیث صحیح ہے اسی طرح یہ بہی فرمایا ہے الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ

پہر اوسکی طرف بہی اشارہ فرمایا تہا جو شخص کہ بعد حضرت کے قائم ہوگا سو جب حضرت کا انتقال
ہوگیا تو صحابہ نے امر امامت اور مبایعت امام کو ہر شئی پر مقدم کیا یہانتک کہ حضرت کی تجہیز و تدفین
سے پہلے ہی کام کیا پہر جب ابو بکر مر گئے تو وہ عمر کو ولیعہد کر گئے پہر عمر نے چہہ شخص کے شوریٰ پر چھوڑا
جب عثمان مقتول ہوئے تو علی مرتضی سے بیعت کی بعد اونکی حسن علیہ السلام سے پہر مسلمان اسی
دستور پر چلا کیے کہ سلطان ایک ہی ہو اور امر امامت مجتمع رہے پہر جبکہ اقطار اسلام وسیع ہو گئے اور لوگون
مین اختلاف پڑا اور ہر قطر پر اقطار سے ایک سلطان مستولی ہوگیا تو سب لوگون نے اس بات پر اتفاق
کیا کہ جب کوئی بادشاہ مرتا تو دوسرے کو اوسکی جگہہ منصوب کرنے مین جلدی کرتے یہ بات معلوم ہے
اسمین کسی کا اختلاف نہین ہے بلکہ سارے مسلمانون کا اسپر اجماع ہے جب سے کہ حضرت کا انتقال ہوا
تب سے اسدم تک اسلیے کہ مصالح دین و دنیا سب سلطان سے مرتبط ہوتے ہین اگر اور کچھہ نہوتا تو یہی
مقاتلہ کرنا اعدا سے اور امن راہ کا اور انصاف کرنا مظلوم کا ظالم سے اور امر و نہی اور نشر سنن و اماتت
بدع و اقامت حدود کرنا کیا امر ضروری نہین ہے سو اسی حیثیت سے مشروعیت نصب امام کی ٹہیری ہے
اس مسئلہ مین جو خلط و خبط و دعاوی طویلہ و عریضہ واقع ہوئے ہین وہ سب بے مستند ہین کیونکہ قیل و قال
اور مجرد خیال پر اتکال ہے انتہی حاصلہ اور کتاب وبل الغمام مین کہا ہے کہ اس مسئلہ امامت مین بہت سے
مذاہب و شعب متفرقہ ہو گئے ہین اور یہ مسئلہ اعظم مسائل خلاف سے ٹہیرا ہے کوئی یہ کہتا ہے کہ امام
بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فلان شخص ہے بنص کوئی کہتا ہے فلان شخص ہے باجماع ایک کچہہ کہتا ہے
دوسرا کچہہ بکتا ہے پہر اسپر ترتیب تکفیر و تضلیل و تبدیع و تشنیع کی کیجاتی ہے پہر اس کارروائی سے
طرح طرح کی عداوتین باہم پیدا ہوتی ہین جنسے نوبت خونریزی اور ہتک حرم و تفرق فی الدین کی پہونچتی
ہے چنانچہ کتب تواریخ مین یہ حال موجود ہے وہ کتاب اس قسم کے فتنون سے جو درمیان شیعہ و سنیہ کے
اکثر اقطار ارض مین ہوئے ہین مشحون ہین یہانتک کہ ہر فرقہ کو دوسرے فرقہ کے ساتھہ ایسی عداوت ہے
جو کسی یہودی یا نصرانی کے ساتھہ بہی نہین ہے لکن بوقت تحقیق نظر و امعان فکر کے جبکہ یہ شخص کسی کا
مقلد نہو اور نفس حرکہ عصبیت سے پاک صاف ہو یہ بات معلوم ہوسکتی ہے کہ یہ مسئلہ لائق اس بعض

البعض کے بہی نہین ہے چہ جای کل وجمیع کے الی قولہ اللہ نے ہمکو اپنا بندہ واسطے ادای واجبات
شرعیہ کے بنایا ہے جیسے نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ پہر یہ بات واجب نہین کی ہے کہ ہم یہ امر پہچانین
کہ فلان شخص فلان وقت مین خلیفہ تہا اور فلان شخص اوسوقت مین خلیفہ تہا اسلیے کہ یہ ایک ایسی بات ہی
کہ قلم اوس سے سو کہہ چکا ہے اور اللہ کا حکم ساتہہ اوسکے درمیان عباد کے اجرا پاچکا ہے وہ سب دن
قیامت کو سامنے اللہ پاک کے کہڑے ہونگے وہان محق مبطل سے مصیب مخطی سے ممتاز و ممیز
ہو جاویگا ہمکو کیا پڑا ہے کہ ہم ایسی قوم سے مشتغل ہون جنکو گزرے ہوئے ایک زمانہ دراز
گذر گیا ہے نہ اونکے محسن نے ہمارے ساتہہ کوئی احسان کیا ہے اور نہ اونکے مسئ نے ہمارے
ساتہہ کوئی برائی کی ہے کوئی عاقل بہی ایسا احمقانہ کام کرسکتا ہے جو ان اہل افراط و تفریط نی
کیا ہے پس جسکو اپنے دین پر حرص ہو اوسکو چاہیے کہ وہ اس مغاک مین ہرگز نگرے جسمین بے
گنتی لوگ گر کر اہل ہر قرن سے ہلاک ہو گئے ہین اور جس کسی شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ کسی بندہ پر عباد اللہ
سے معرفت اوس امام کی واجب ہے جسکا زمانہ اوسنے نہین پایا ہے تو یہ دعوے اوسکا قبول
نہین ہوگا مگر برہان شرعی سے کیونکہ اس شریعت کے واجبات مجرد دعوے سے ثابت نہین
ہوتے ہین ایسی دعوے تو ہر کوئی کرسکتا ہے اس طرح کے ادعا سے کوئی بشر بہی تو عاجز و قاصر
نہین ہے اگر یہ بات صحیح ٹہیرے تو پہر معرفت نبوت انبیاء علیہم السلام کی بہی آدم سے لیکر تا خاتم
واجب ہوگی بلکہ اوجب و اہم و اقدم انتہی مینے تمام بحث اس مسئلہ کی مع شرایط امامت و صفات امام
و جملہ احکام امامت کتاب اکلیل الکرامۃ فی تبیان مقاصد الامامۃ مین لکہی ہے اس جگہہ حاجت بیان
کی نہین ہے بمقتضای مثل سائر الشئ بالشئ یذکر حقیقت حالت امامت کی اشارۃً اس جگہہ بتادی
گئی و باللہ التوفیق اس باب مین ایک رسالہ اردو حسن المساعی نام بہی متداول ہے **ف** چہٹا خلاف
امر فدک مین ہوا تہا کہ حضرت کا وارث بعد حضرت کے کون ہے فاطمہ علیہا السلام نے کبہی دعوی
وراثت کا کیا اور کبہی تملیک کا یہانتک کہ وہ دعوی بدلیل مشہور نحن معاشر الانبیاء لا نورث
ما ترکنا فہو صدقۃ مدفوع کیا گیا **ف** ساتوان خلاف قتال مانعین زکوۃ مین ہوا تہا

ایک قوم سنے کہا ہم اونسے ویسا مقاتلہ نکرینگے جیسا کہ کفار سے کرتے ہین دوسری قوم نے کہا نہین بلکہ ہم اونسے مقاتلہ کرینگے یہانتک کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا لو منعوني عقالا مما اعطوا رسول الله صلے الله علیه وآله وسلم لقاتلتهم علیه اور خود واسطے اونکے مقاتلہ کے نکلے آخر سارے صحابہ نے اونکا ساتھ دیا عمر رضی اللہ عنہ کا اجتہاد اونکے ایام خلافت مین اسطرف مؤدی ہوا کہ اونکی سبایا و اموال اونکو واپس کر دیے جائین اور محبوسین چھوڑ دیے جاوین **ف** آٹھوان خلاف اسمین ہوا کہ ابوبکر نے خلافت عمر پر تنصیص کی وقت وفات کے بعض نے کہا تمنے ہمپر ایک سخت درشت مزاج والے آدمی کو والی کیا ہے جب ابوبکر نے یہ کہا لو سألني ربي یوم القیامة لقلت ولیت علیهم خیر اهلهم تب خلاف مرتفع ہو گیا اسی طرح زمانہ صحابہ مین اختلافات کثیر مسائل میراث جد و اخوۃ و کلالہ و دیت اصابع و دیت دندان و حدود بعض جرائم مین جنمین کوئی نص وارد نہین ہوئی تھی واقع ہوئی اہم امور اونکی یہی اشتغال تہا ساتھ قتال روم و غزو عجم کے اللہ نے مسلمانون کو بہت فتوح بخشے سبایا و غنائم کثرت سے اونکے ہاتھ آئی سب لوگ رای عمر فاروق پر چلتے تھے دعوت اسلام کا انتشار کلمہ اسلام کا ظہور بخوبی ہوتا تہا عرب متمدین عجم ملین ہو گئی **ف** نوان خلاف امر شوری مین ہوا پہلے اختلاف آراء کا رہا پہر سب نے بیعت عثمان رضی اللہ عنہ پر اتفاق کیا ملک کا انتظام ہو گیا دعوت اسلام نے اونکی زمانے مین استقرار پکڑا فتوح کثرت سے ہوے بیت المال بہر گیا لوگ بہت آرام و راحت سے بسر کرنے لگے معاملہ بسط ید ہونے لگا اتنی بات ضرور ہوئی کہ اونکے اقارب بنی امیہ نے دست درازی کرنا شروع کیا تہا جبر کرنے لگے وہ جبر اونپر آپڑا اختلافات کثیرہ پیدا ہو گئے عثمان رضی اللہ عنہ پر مواخذات کیے گئے حالانکہ وہ سارے احداث بنی امیہ کے تھے نہ اونکے مثلا حکم بن امیہ کو مدینہ مین بلا لیا حالانکہ حضرت نے اوسکو مدینہ سے نکالدیا تہا وہ طرید رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہلاتا تہا زمانہ خلافت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما مین اوسکی سفارش کی گئی تھی مگر اونہون نے آنا اوس کا مدینہ مین قبول نکیا تہا بلکہ عمر رضی اللہ عنہ نے اوسکو اوسکی

جگہہ سے بہی جو مین مین تہی چالیس فرسخ اور دور پہینکدیا تہا یا ابوذر کو طرف ربذہ کے نکال دیا
یا اپنی بیٹی مروان بن حکم کو بیاہ دی اور خمس غنائم افریقیہ کی اوسکو دیدیے جسکی آمدنی دو لاکہہ
دینار تہے یا عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کو جگہہ دی حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا خون
ہدر کردیا تہا انہون نے اوسکو والی مصر و اعمال مصر مقرر کردیا یا عبد اللہ بن عامر کو والی بصرہ
بنا دیا اسنے وہان بہت احداث ایجاد کیے اسطرح کی اور بہت باتین ہین جسکے سبب سے لوگ
اونسے ناخوش ہو گئے تہے امرا لشکر اونکے وقت مین معاویہ بن ابی سفیان عامل شام سعد بن ابی وقاص
عامل کوفہ تہے پہر بعد سعد کے ولید بن عقبہ و عبد اللہ بن عامر کو عامل بصرہ مقرر کیا تہا اور عبد اللہ
بن سعد بن ابی سرح کو مصر پر والی بنایا تہا ان سبہون نے اونکو چہوڑ دیا اور کچہ مدد اونکی نہ کی یہانتک
کہ تقدیر کا لکہا ہوا سامنے آیا مظلومانہ اپنے گہر مین مارے گئے اور یہ فتنہ اوس ظلم جاری کے سبب
سے برپا ہوا جو کہ ابتک ساکن نہین ہے انتہی ہمکو چاہیے کہ ہم ان امور کو سنکر اونسے یا کسی اور صحابی
سے بدگمان نہون اونکے قضایا و مشاجرات کو محامل نیک پر اوتارین تلك امة قد خلت لها
ما كسبت ولكم ما كسبتم **ف** دسوان خلاف وہ ہے جو زمانہ امیر المومنین علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ مین واقع ہوا بعد اسکے کہ اونپر اتفاق کرکے عقد بیعت ہوا تہا سو پہلا اخلاف
نکلنا طلحہ و زبیر کا ہے طرف مکہ کے پہر عایشہ رضی اللہ عنہا کا لیجانا بصرہ کو پہر جنگ کرنا علی رضہ سے
اسکو حرب جمل کہتے ہین حق بات یہ ہے کہ طلحہ و زبیر نے رجوع کرکے توبہ کرڈالی تہی جبکہ حضرت
امیر نے اونکو ایک بات یاد دلائی اور وہ اونکو یاد آگئی زبیر رضی اللہ عنہ کو ابن جرموز نے پہرتے
وقت قتل کرڈالا وہ قاتل مردود آگ مین جائیگا بدلیل حدیث بشر قاتل ابن صفية بالنار
مراد ابن صفیہ سے زبیر ہین طلحہ کو وقت اعراض کے مروان بن حکم نے ایک تیر مارا وہ مرگرپڑے عائشہ
رضی اللہ عنہا کہ وہان لیگئے تہے کچہ وہ آپ سے اس لڑائی کے لئے نہین نکلی تہین اونہون نے بہی
بعد اس معرکہ کے رجوع و توبہ کی دوسرا اخلاف درمیان علی و معاویہ کے تہا جو جنگ صفین
تیسرا اخلاف مخالفت خوارج کا اور تحکیم کا ہونا تہا چوتہا خلاف مغادرت عمرو بن عاص کا ساتہہ ابو موسی

اشعری کے تہا خلافت کا بقا تا وقت وفات مشہور ہے اسی طرح وہ خلاف جو کہ درمیان شُراۃ مارقین کے بمقام نہروان عقداً و قولاً اور نصب قتل مین ظاہر ہوا تہا معروف ہے بالجملہ علی حق پر تہے اور حق ساتہہ علی کے تہا انہین کے زمانہ مین خوارج نے انپر خروج کیا تہا جیسے اشعث بن قیس مسعود بن فدکی تمیمی زید بن حصین طائی وغیرہم اسیطرح انکے زمانے مین غلاۃ روافض ظاہر ہوئے جیسے عبد اللہ بن سبا ایک جماعت اوسکے ہمراہ ہو گئی تہی ان دونون فریق سے ابتداء فتنہ وضلالت کا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانا سچ نکلا یھلك فیك اثنان محب غال ومبغض غال پہر بعد اونکے خلافت دو قسم پر ہو گئی ایک اختلاف امامت مین ہوا دوسرا اختلاف اصول مین اختلاف امامت کا دو طرح پر ہے ایک یہ کہ ثبوت امامت کا اتفاق واختیار سے ہوتا ہے دوسرے یہ کہ نص وتعیین سے ہوتا ہے پہر جو کوئی قائل ہے قول اول کا وہ ہر اوس شخص کی امامت کا بہی قائل ہے جسپر کہ امت یا ایک جماعت معتبرہ نے اتفاق کیا ہے مطلقاً یا بشرط قرشیت کے بموجب مذہب ایک قوم کے یا بشرط ہاشمیت کے بموجب مذہب ایک قوم دیگر کے یا بشرائط اخری سو قائل قول اول قائل ہے امامت معاویہ اور اولاد معاویہ کا پہر خلافت مروان واولاد مروان کا خوارج نے ہر زمان مین اونمین سے ایک شخص پر اجتماع کیا تہا اس شرط سے کہ وہ اونکے مقتضای اعتقاد پر باقی رہے اور اونکے معاملات مین راہ انصاف پر چلے ورنہ اوسکو بے مددگار چہوڑ کر خلع کر دیتے تہے بلکہ بعض کو قتل ہی کر ڈالا تہا اور جو شخص اس بات کا قائل ہے کہ ثبوت خلافت کا نص سے ہوتا ہے وہ بعد علی مرتضی کے مختلف ہے بعض نے کہا ہے کہ علی نے نص کی تہی محمد بن حنفیہ پر انکو کیسانیہ کہتے ہین پہر بعد ابن حنفیہ کے اختلاف ہوا کسینے کہا وہ نہین مرے وہ پہر آکر زمین کو عدل سے بہر دینگے کسینے کہا کہ وہ مر گئے امامت اونکے بیٹے ابو ہاشم مین آگئی پہر اختلاف ہوا تو بعض نے بقاء امامت کو اونکی اولاد مین وصیۃ بعد وصیۃ بتلایا اور کسینے منتقل الی الغیر ٹہیرایا پہر اوس غیر مین اختلاف ہوا کسینے بیان بن سمعان نہدی کو امام کہا کسینے علی بن عبد اللہ بن عباس کو کسینے عبد اللہ بن حرب کندی کو

کیسینے عبد اللہ بن معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب کو ان سب کا قول یہ ہے کہ دین طاعت ہے ایک مرد کی یہ سارے احکام شرع کی تاویل شخص معین پر کرتے ہین پھر جو قائل نص کا محمد بن حنفیہ پر نہین ہے وہ قائل ہے نص کا حسن وحسین پر کہتا ہے کہ امامت اخوین مین ہے یعنے انہین حسن وحسین مین پھر انمین بھی اختلاف پڑا کسینے امامت کو اولاد حسن مین رکھا حسن کے بعد حسن بن حسن کو امام ٹھیرایا پھر اونکے بیٹے عبد اللہ کو پھر اونکے پسر محمد کو پھر اونکے بھائی ابراہیم کو ان محمد وابراہیم نے ایام منصور مین خروج کیا تھا یہ دونون مارے گئے پھر انمین سے کسینے کہا کہ محمد رجعت کرینگے اور بعض نے امامت کو وصیۃً اولاد حسین مین قرار دیا بعد حسین کے علی زین العابدین کو نصاً امام بتایا پھر بعد اونکے اختلاف ہوا زیدیہ نے کہا امام زید ہین انکا مذہب یہ ہے کہ جو فاطمی خروج کرے اور وہ عالم زاہد شجاع سخی ہو وہی امام واجب الاتباع ہے اور رجوع امامت کا طرف اولاد حسن کے بھی جائز بتاتے ہین اور بعض انمین سے واقف ہین اور کوئی قائل رجعت اور بعض قائل ہین امامت ہر اوس شخص کے جسکی یہ حالت ہو ہر زمان مین رہے امامیہ وہ قائل ہین امامت محمد بن علی باقر کے نصاً پھر امامت جعفر بن محمد کی وصیتہ پھر بعد اونکے اختلاف کرتے ہین کہ اونکی اولاد مین کون منصوص علیہ ہے وہ پانچ شخص ہین محمد واسمعیل وعبد اللہ وموسی وعلی جو محمد کو امام کہتے ہین وہ عماریہ کہلاتے ہین جو اسمعیل کو امام کہتے ہین اور اونکے مرنے کے سامنے باپ کے منکر ہین وہ مبارکیہ نام ہین پھر انمین بعض کو توقف ہے اور بعض قائل رجعت ہین اور بعض کہتے ہین کہ امامت اولاد اسمعیل مین ہے نصاً بعد نص آجتک یہ اسمعیلیہ ہین جنکو بوہرہ کہتے ہین انکے امام فی الحال بند رسورت مین رہتے ہین اور بعض کا قول یہ ہے کہ امام عبد اللہ افطح ہین وہ بعد موت کے پھر آئینگے اسلیے کہ بے اولاد مر گئے ہین کوئی موسی کو نصاً امام بتاتا ہے اسلیے کہ اونکے والد نے کہا تھا سابعکم قائمکم الا وھو سمی صاحب التوراۃ پھر انمین اختلاف ہوا کوئی قائل رجعت کا ہے اسلیے کہ وہ نہین مرے ہین تو امامت اونہین پر مقصور ہے اور بعض اونکی موت مین توقف کرتے ہین انکا نام ممطورہ ہے بعض نے اونکی موت کا یقین کر لیا ہے امامت کو

اونکے بیٹے علی بن موسی رضا مین بتاتے ہین انکا نام قطعیہ ہے پہران سب کا اختلاف ہوا ہر ولد مین بعد
اونکے اثنا عشریہ نے کہا کہ امام بعد علی رضا کے اونکے فرزند محمد ہین پہر اونکے فرزند علی پہر اونکے پسر حسن
پہر اونکے بیٹے محمد قائم منتظر جو امام دوازدہم ہین اونکو زندہ غیر مردہ بتاتے ہین کہتے ہین کہ وہ
پہر کر زمین کو عدل سے بہر دینگے جسطرح کہ جور سے بہر گئی ہے دوسرون نے امامت کو حسن عسکری
پر رکہا ہے پہر کہا کہ بعد اونکے جعفر اونکے بہائی ہین بعض نے توقف کیا ہے اور حال مین محمد کے
شاک ہوئے ہین غرضکہ انکو سوق امامت مین ایک خبط دراز ہے کبہی توقف کرتے ہین کبہی قائل
رجعت بعد موت کے ہوتے ہین کبہی غائب بتا کر قائل رجعت بعد غیبت کے ہوتے ہین ۔

فہذہ جملۃ اختلافات فی الامامۃ انتہی **ف** اصول مین جو اختلاف ہوا وہ آخر ایام
صحابہ مین حادث ہوا معبد جہنی و غیلان دمشقی و یونس اسواری نے بدعت قول بقدر و انکار اضافت
خیر و شر بطرف قدر نکالی اونہون نے واصل بن عطا کے تانے پر بنا وہ شاگرد تہا حسن بصری کا اوسکا
شاگرد عمرو بن عبید ہوا اوسنے مسائل قدر مین زیادت کی ایک اور نغمہ طنبور مین بڑہایا یہ عمرو منجملہ دعاۃ
یزید ناقص کے تہا ایام بنی امیہ مین پہر جب منصور والی ہوا تو اوسکی امامت کا قائل بن گیا ایک دن منصور
نے اوسکی تعریف مین یہ جملہ کہا نثرت الحب للناس فلقطوا غیر عمرو ابتدا بدعت وعیدیہ
خوارج و مرجیہ جبریہ و قدریہ کی زمان حسن بصری مین ہوئی واصل انسے کنارہ کش ہو گیا اور منزلت
بین المنزلتین مین اپنے اوستاد سے پہر گیا وہ اور اوسکے اصحاب معتزلہ کہلائے زید بن علی شاگرد واصل
تہے اصول کو اوسی سے لیا تہا اسیوجہ سے سارے زیدیہ معتزلہ ہین جسنے زید بن علی کو رفض یعنی
ترک کیا اور چہوڑ دیا اس بنیاد پر کہ وہ مخالف مذہب آبا خود ہین تبری و تولی مین اور یہ ایک جماعت
اہل کوفہ کی تہی سو وہ لوگ رافضی کہلائے اسکے بعد شیوخ معتزلہ نے مطالعہ کتب فلاسفہ کا کیا جبکہ وہ
کتب ایام مامون مین مفسر کئے گئی تب سے مناہج اونکے مناہج کلام سے مختلط ہو گئے یہ کلام ایک فن
مفرد فنون علم مین سے ٹہیر گیا اور اوسنے علم کلام نام پایا یا تو اسلیے کہ ظاہر تر مسئلہ اس فن کا جسمین
کلام کیا گیا اور اوسپر تقاتل ہوا وہ یہی مسئلہ کلام کا تہا لہذا اوہی نام اس نوع کا رکہدیا گیا یا اسلیے کہ

اونہون نے تسمیہ مین اس علم کے مقابلہ فلاسفہ کا کیا کہ جسطرح اونہون نے اپنے ایک فن کا فنون
علم مین سے منطق نام رکہا ہے ہم اپنے ایک فن کا نام کلام رکہین سگے سو منطق و کلام دونون مترادف
ہین ف ابوالہذیل علاف شیخ اکبر معتزلہ موافق فلاسفہ ہے اس مسئلہ مین کہ باری تعالی عالم ہے بعلم اور وہ
علم بہی اوسکی ذات ہے قادر بقدرت ہے اوسکی قدرت بہی اوسکی ذات ہے پہر اسنے کلام و ارادہ
و افعال عباد و قول بقدر و آجال و ارزاق مین بدعات نکالی درمیان اوسکے اور ہشام بن حکم کے
احکام تشبیہ مین مناظرات ہوے ابو یعقوب شحام اور آدمی دونون صاحب ابوالہذیل تہے وہ موافق
ابوالہذیل کے ان سب بدعات مین رہے ف پہر ایام معتصم مین ابراہیم بن سیار نظام بڑا غالی تہا تقریر
مذاہب فلاسفہ مین سلف سے بدع رفض و قدر مین اور اپنے اصحاب سے چند مسائل دیگر مین منفرد ہو گیا
محمد بن شبیب و ابو شمر موسی بن عمران فضل حدثی احمد بن حائط اوسکے اصحاب تہے اسواری موافق
نظام تہا سارے بدع مین اسیطرح اسکافیہ اصحاب ابو جعفر اسکافی و جعفریہ اصحاب جعفر بن جعفر بن
بشر و جعفر بن حرب اوسکے موافق تہے ف پہر بدعت بشر بن معتمر ظاہر ہوئی وہ قائل تہا تولد کا
اور اوسمین افراط کرتا تہا اور طرف فلاسفۂ طبیعیین کے میل رکہتا تہا اور کہتا تہا کہ اللہ تعالی تعذیب
اطفال پر قادر ہی لکن جبکہ ایسا کریگا تو ظالم ہوگا اسکے سوا اور بہت اقوال مین اپنے اصحاب سے متفرد تہا
پہر ابو موسی مزدار راہب معتزلہ اوسکا شاگرد بنا اور منفرد ہوا ساتہہ ابطال اعجاز قرآن کے براہ
فصاحت و بلاغت اسکے زمانہ مین بہت سے تشدیدات سلف پر جاری ہوئے اسلیے کہ وہ قائل
قدم قرآن کے تہے پہر اوسکے شاگرد جعفر ابو زفر و محمد بن سوید صاحب مزدار اور ابو جعفر اسکافی و
عیسے بن ہیثم اصحاب جعفر بن حرب اشج ہوئے ف مبالغین قول بالقدر مین سے ہشام
بن عمرو فوطی و اصم ہین یہ دونون امامت علی مین قادح تہے کہتے تہے کہ امامت بغیر اجماع امت کے
منعقد نہین ہوتی ہے فوطی و اصم دونون کا اسبات پر اتفاق تہا کہ اللہ کا عالم بالاشیاء ہونا
قبل اون اشیاء کے محال ہے اور معدوم کوئی شی نہین ہے ابو الحسن خیاط و احمد بن علی شطوی اصحاب
عیسے صوفی تہے پہر پاس ابو مخلد کے رہے اور کعبی شاگرد خیاط ہو گیا اسکا مذہب بعینہ اوسکا مذہب تہا

ف سے ہے معمر بن عباد سلمی و ثمامہ بن اشرس نمیری و عمرو بن بحر جاحظ سو یہ سب ایک ہی زمانہ مین
تہے رای و اعتقاد مین متقارب یکدیگر تہے اگرچہ بعض مسائل مین اپنے اصحاب سے منفرد تہے
انکے متاخرین نے جیسے ابو علی جبائی اور اوسکا بیٹا ہشام اور قاضی عبد الجبار و ابو الحسین بصری
مین اپنے اصحاب کے طرق کو ملخص کیا اور چند مسائل مین اونسے منفرد ہو گئے ف ابتدار
رونق علم کلام کی خلفای عباسیہ سے ہے جیسے ہارون مامون معتصم واثق متوکل انتہا اوسکی
صاحب بن عباد اور ایک جماعت دیالمہ پر ہوئی پہر ایک جماعت معتزلہ متوسطہ کی ظاہر
ہوئی جیسے ضرار بن عمرو حفص فرد حسین نجاران متاخرین نے چند مسائل مین خلاف اپنے
شیوخ کا کیا ہے ف پہر جہم بن صفوان برآمد ہوا یہ ایام نصر بن سیار مین تہا اسنے اظہار
بدعت جبر کا ترمذ مین کیا تہا سالم بن احوز مازنی نے آخر ملک بنی امیہ مین بمقام مرو اوسکو قتل
کر ڈالا درمیان معتزلہ اور سلف کے ہر زمانہ مین بابت مسئلہ صفات کے اختلافات رہے
سلف اونسے بابت اس مسئلہ کے ہمیشہ مناظرہ کرتے تہے لکن نہ کسی قانون کلامی پر بلکہ قول
اقناعی پر اور صفاتیہ کہلاتے تہے کوئی صفات کو معانی قائم بذات الٰہی کہتا تہا اور کوئی مشبہ
صفات باری بصفات خلق تہا مگر تعلق سب کا اسی ظواہر کتاب و سنت سے تہا اور معتزلہ سے
بابت قدم کلام کے قول ظاہر پر مناضلہ کرتے تہے عبد اللہ بن سعید کلابی و ابو العباس
قلانسی و حارث محاسبی اوسمین باعتبار اتقان و کلام کے اشبہ و امتن تہے ف ابو الحسن اشعری
اور اونکے استاد ابو علی جبائی مین بابت بعض مسائل کے مناظرہ ہوا آخر مین اشعری نے جبائی
کو الزام دیا جس کا جواب جبائی سے نہ بنا تب اشعری نے اونسے اعراض کرکے ایک گروہ سلف
کی طرف پناہ پکڑی اور مذہب سلف کا انتصار قاعدۂ کلامیہ پر کیا اسلیے اشعری کا طریقہ ایک مذہب
منفرد ٹہیر گیا اور ایک جماعت محققین نے اوس طریقہ کو مقرر رکہا جیسے باقلانی اسفرائنی ابن فورک
انکے باہم کچہ بڑا اختلاف نہین ہے ف پہر ایک آدمی متمسن نہ سجستان سے برآمد ہوا اوسکو ابو عبد اللہ
بن کرام کہتے تہے وہ کم علم تہا ہر ایک مذہب سے اوسنے ایک قماش ضعنت لیلی تہی اور اوسکو اپنی کتاب مین لکہکر

رواج اوسکا ممالک اغنام و غرجہ و غور و سواد خراسان مین دیا تہا اسلیے اوسکا نام ہو گیا اور ایک مذہب ٹہیر گیا سلطان محمود بن سبکتگین اور سکے ناصر و مددگار تہے اونکی طرف سے اہل حدیث و شیعہ پر آفت رہی اسکا مذہب خوارج کے مذہب سے قریب تر تہا یہ لوگ مجسمہ تہے سوا محمد بن ہیثم کے کہ وہ مقارب تہا

ف مذاہب اہل عالم خواہ ارباب دیانات و ملل ہون یا اصحاب اہوا و نحل پہر خواہ فرق اسلامیہ مین سے ہون یا غیر اسلامیہ سے جو کتاب رکہتے ہین جیسے صابئہ اولی یا کتاب نہ رکہتے ہون اور نہ کوئی حدود و احکام شرعیہ جیسے فلاسفۂ اولی و دہریہ جنکو نیچریہ بہی کہتے ہین اور ستارہ پرست اور اوثان پرست و براہمہ ان سب کا ذکر شہرستانی نے مع ارباب و اصحاب کے بعد فحص شدید مبادی و عواقب کے کتاب ملل و نحل مین کیا ہی تقسیم صحیح جو در میان نفی و اثبات کے دائر سائر ہے یہی ہے کہ اصل تقسیم اہل عالم کی دو تقسیمین ہین ایک اہل دیانات و ملل دوسرے اہل اہوا و نحل سو ملت کبری تمام عالم مین ملت ابراہیم علیہ السلام ہے جسکو ملت حنیفیہ کہتے ہین اسکے مقابلہ مین ملت صبوۃ ہے یہ دونون ملتین باہم متضاد ہین قال تعالی ملۃ ابیکم ابراھیم شریعت کی ابتدا نوح علیہ السلام سے ہوئی قال تعالی شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحًا حدود و احکام کی ابتدا آدم و شیث و ادریس علیہم السلام سے ہے خاتمہ سارے شرائع و ملل و مناہج و سنن کا اکمل طریق و اتم سبیل پر احسن جمال محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوا قال تعالی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا بعض اہل علم نے کہا ہی آدم مخصوص باسما تہے نوح مخصوص بمعانی اسما تہے ابراہیم مخصوص بجمع بین الاسماء والمعانی تہے موسی مخصوص بتنزیل تہے عیسے مخصوص بتاویل تہے مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخصوص بجمع تنزیل و تاویل علی ملۃ ابراہیم علیہ السلام تہے انتہی کلام الشہرستانی رحمہ اللہ تعالی

خاتمہ جو لوگ ملت حنیفیہ و شریعت اسلامیہ سے خارج ہین مگر قائل شریعت و احکام و حدود و اعلام ہین وہ منقسم ہین طرف دو گروہ کے ایک وہ ہین جو کوئی کتاب محقق رکہتے ہین جیسے توریت و انجیل قرآن پاک مین جہان کہین یا اہل الکتاب آیا ہی وہ انہین کو خطاب ہی دوسرے وہ ہین جو شبہ کتاب رکہتے ہین

جیسے مجوس و مانویہ کیونکہ جو صحف ابراہیم علیہ السلام پر اوترے تہے وہ بسبب احداث و بدع مجوس
کے آسمان پر اوٹہہ گئے اسلیئے معاملہ ساتہہ مجوس کے مثل اہل کتاب کے کیا جاتا ہے اہل کتاب قبل
مبعث کے دو فرقہ متقابلہ تہے ایک طرف اہل کتاب دوسری طرف امیین امی وہ ہی جسکو لکہنا
پڑھنا نہیں آتا یہود و نصاری مدینہ مین تہے امیین مکہ مین تہے اہل کتاب ناصر بن اسباط تہے مذہب
بنی اسرائیل پر چلتے تہے امیین ناصر بن قبائل تہے مذہب بنی اسمعیل پر چلتے تہے سو جب نور آدم
منتقل ہوکر ابراہیم مین آیا تو دو شعب پر صادر ہوا ایک شعبہ بنی اسرائیل مین گیا دوسرا شعبہ بنی اسمعیل
مین آیا سو وہ شعبہ نور جو طرف بنی اسرائیل کے گیا ظاہر تہا اور شعبہ نور جو طرف بنی اسمعیل کے آیا
مخفی تہا اوس نور ظاہر پر استدلال بظہور اشخاص و اظہار نبوت تخصص بعد تشخص کے کیا جاتا تہا اور اس نور
مخفی پر استدلال با یات مناسک و عادات و ستر حال فی الاشخاص ہوتا تہا فرقہ اولی کا قبلہ بیت المقدس
تہا فرقہ دوم کا قبلہ بیت اللہ الحرام تہا شریعت اولی ظواہر احکام تہی شریعت ثانیہ رعایت مشاعر حرام
تہی خصمار فریق اول کفار تہے جیسے فرعون ہامان خصمار فریق ثانی مشرکین تہے جیسے بت پرست و آتش
پرست غرضکہ دونون فریق متقابل ٹہیرے اور تقسیم صحیح ہوگئی ف یہود و نصاری کبار ام
اہل کتاب سے ہین امیین یہود سب سے بڑی امت ہے اسلیئے کہ شریعت موسی علیہ السلام کی تہی اور
سارے بنی اسرائیل ساتہہ اوسکے متعبد و مکلف بالتزام احکام توریت تہے انجیل جو عیسی علیہ
السلام پر اوتری اوسمین نہ اختصاص احکام کا کیا اور نہ استنباط حلال و حرام کا وہ تو نرے رموز و امثال
و مواعظ و مزاجر تہے انکے سوا جسقدر شرائع و احکام تہے سو وہ سب توریت پر محول تہے اسی قضیہ کے
سبب سے یہود معتقد حضرت عیسی علیہ السلام کے نہوئے اور یہ دعوی کیا کہ عیسے مامور ہین ساتہہ متابعت
موسی کے اور موافقت توریت کے لیکن عیسی نے تغیر و تبدل کر ڈالا جیسے سنیچر کی جگہہ اتوار بدل
دیا یا اکل خنزیر جو توریت مین حرام تہا اوسکو متغیر کر ڈالا اور ختان و غسل کو بدل ڈالا وغیر ذلک
اور مسلمانون نے کہا کہ مبدل و محرف امیین ہین ورنہ عیسے مقرر رکہنے والی اوس چیز کے تہے
جسکو موسی لائے تہے اور موسی و عیسی دونون نے بشارت دی ہے مقدم نبی الرحمۃ کی

اور اونکے انبیار و کتاب و ائمہ نے اونکو حکم دیا ہے متابعت خاتم الانبیار کا اونکے اسلاف نے
حصون و قلاع قریب مدینہ منورہ کے اسی لیے بنائے تھے کہ جب رسول آخر الزمان آوینگے
تو ہم اونکی نصرت کرینگے اونکو حکم تہا کہ وہ اپنے اوطان ملک شام سے ہجرت کرکے اون قلاع
بقاع مین جا رہین جب وہ پیغمبر ظاہر ہو اور فاران مین حق علانیہ ہو اور وہ ہجرت کرکے دار
الہجرت مین آئے اور یثرب مین نزول فرمائے تو اوسکی نصرت و معاونت کرو یہی مطلب ہے اس
آیت شریف کا وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءھم ما عرفوا کفروا
بہ فلعنۃ اللہ علی الکافرین یہود و نصارا مین جو خلاف تہا وہ بغیر حکمت کے مرتفع نہو سکتا
تہا اسلیے کہ یہود کہتے تہے لیست النصاری علی شیٔ اور نصارا کہتے تہے لیست الیہود
علی شیٔ حالانکہ دونون تالی کتاب تہے اور حضرت فرماتے تہے لستم علی شیٔ حتی
تقیموا التوراۃ والانجیل سو یہ اقامت اونسے بدون اقامت قرآن و تحکیم نبی الرحمۃ رسول
آخر زمان کے ممکن نتہی جب او نہون نے اس بات کا انکار کیا تو ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ
و باؤا بغضب من اللہ ذلک بانہم کانوا یکفرون بآیات اللہ کا ظہور ہوا ف پہر یہود
کچہ اور پستر فرقے ہوگئے تہے اشہر و اظہر فرق عنانیہ و عیسویہ و یوذعانیہ تہے انہین مین سے موتسکانیہ
و سامریہ ہین یہ چار فرق بڑے ہین انمین سے اکثر فرقے نکلے اور سب کا اسبات پر اتفاق
ہے کہ توریت مین ایک پیغمبر کی بشارت بعد موسی کے آئی ہے افتراق انکا اس امر مین ہے کہ وہ واحد
مبشر کون ہے کوئی ایک شخص معین ہے یا ایک سے زیادہ ہے مسیحا کا ذکر کیا ہے سوا اوسکے
آثار اسفار مین ظاہر ہین ایک کا نکلنا آخر زمانے مین بیان کیا ہے وہ ایک کوکب درخشان ہوگا
جسکے نور سے ساری زمین چمک اوٹھی گی یہ بہی متفق علیہ یہود ہے یہود اوسکے منتظر ہین ف
نصارا امت مسیح عیسی بن مریم علیہما السلام ہین وہ سچ مبعوث تہی بعد موسی علیہ السلام کے
اونکی بشارت توریت مین آئی ہے وہ صاحب آیات ظاہرہ و بینات زاہرہ تہے جیسے زندہ
کرنا مردون کا اچہا کرنا اندہے ابرص کا بلکہ نفس وجود و فطرت اونکی ایک آیت کاملہ تہی اونکے

صدق پر کیونکہ وہ بغیر نطفہ سابقہ کے پیدا ہوئے بغیر تعلیم سالف کے بول اوٹھے سارے انبیا کو وحی چالیس برس کے بعد آئی اونکو مہد مین گویا کر دیا تیس برس کی عمر مین وحی بلاغ آئی تینتیس سال تین ماہ تین دن تک اونکی دعوت رہی جب وہ آسمان پر مرتفع ہو گئے حواریین وغیرہم کا اختلاف ہوا وہ سارے اختلافات اونکے راجع ہین طرف دو امر کے ایک کیفیت نزول واتصال بوالدہ خود وتجسد کلمہ دوسرے کیفیت صعود واتصال بملائکہ وتوحد کلمہ پہر نصاریٰ بہتر فرقے ہو گئے بڑے فرق انکے تین ہین ملکانیہ نسطوریہ یعقوبیہ باقی فرقے انہین مین سے نکلے ہین شہرستانی نے ان سب فرقون کا ذکر ملل ونحل مین کیا ہے اون احوال کی حکایت سے ہمکو اس جگہہ کچہہ غرض نہین ہے **ف** وہ لوگ جو شبہ اہل کتاب ہین مجوس ومانویہ واصحاب اثنین ہین باقی اونکے سارے فرق کو دین اکبر ملت عظمی کہتے ہین اسلیئے کہ دعوت انبیا کی بعد ابراہیم خلیل علیہ السلام کے عام تھی مثل دعوت خلیلیہ کے اور جو قوت وشوکت وملک وسیف ملت حنیفیہ کو حاصل تہا وہ اونکو حاصل نہوا کیونکہ سارے ملوک عجم ملت ابراہیم علیہ السلام پر تھے اور ساری رعایا بلاد کی زمانہ ہر پادشاہ مین ادیان ملوک پر تہی اون ملوک کے مرجع موبذ موبذان اعلم العلما اقدم الحکما کہلاتے تہے سب پادشاہ اونہین کی رای پر چلتے تہے اونہین کیطرف رجوع لاتے تہے اونکی ویسی ہی تعظیم کرتے تہے جیسی تعظیم خلفای وقت کی سلاطین کیا کرتے ہین اکثر دعوت بنی اسرائیل کی بلاد شام وماورا اوسکے مغرب مین تہی وہان سے سرایت اوسکی طرف بلاد عجم کے قلیل تہی **ف** ابراہیم علیہ السلام کے زمانے مین سارے فرقے دو صنف تہے ایک صابئہ دوسرے حنفا فرقہ اولی ستارہ پرست تہا دوسرے عبدہ اصنام یعنی بت پرست تہے ابراہیم علیہ السلام مکلف تہے ساتہہ شکست ان دونون مذہب کے دونون فرقون پر اور ساتہہ تقریر ملت حنیفیہ سمحہ سہلہ کے جو ملت کبری وشریعت عظمی تہی اسی کا نام دین قیم ہے سارے انبیا اولاد ابراہیم علیہ السلام کی مقرر ملت حنیفیہ تہی بالخصوص ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ وہ اس قرارداد مین نہایت قصوی کو پہونچ گئے اور سب پر بازی لیگئے پہر افتراق مجوس کا بہت سے فرق پر ہو گیا جنکا ذکر ملل ونحل

مین لکہاہے اور اونکے مقالات ذکر کیے ہن ہمنے کتاب لقطۃ العجلان مین امم عالم اور بعض فرق
پر کلام کیا ہے اور اجمالاً کچہ حال حکمای یونان کا بہی لکہا ہے **ف** متاخرین فلاسفہ اسلام بہت
ہین جیسے یعقوب بن حسن کندی حنین بن اسحق یحیی نحوی ابو فرج مفسر ابو سلیمان سجزی ابو سلیمان مقدسی
ابی بکر ثابت بن قرہ ابی تمام یوسف بن محمد نیسابوری ابو زید احمد بن سہل بلخی ابو محارب حسن بن سہل
قمی احمد بن طیب سرخسی طلحہ بن محمد نسفی ابو حامد احمد بن محمد اسفرائنی عیسی بن علی وزیر ابو علی بن احمد
مسکویہ ابو زکریا یحیی بن عدی ضمیری ابو الحسن عامری ابو نصر محمد بن محمد بن طرخان فارابی وغیرہم
علامۃ قوم ابو علی حسین بن عبد اللہ بن سینا تہا یہ سب لوگ طریقہ ارسطاطالیس پر اوسکے سارے
مذہب مین چلتے تہے سوا چند کلمات کے جنمین منفرد تہے اور رای افلاطون اور حکما متقدمین
کے معتقد ابن سینا کا طریقہ چونکہ نزدیک جماعت کے ادق اور نظر اوسکی حقائق مین اغوص تہی
اس لیے ملل نحل مین اوسکے طریقہ کو اوسکی کتب سے بطور ایجاز و اختصار نقل کیا ہی اسلیے کہ عیون
کلام و متون مرام وہی ہے باقی لوگون کے طریقے کو نقل نہین کیا ہمکو اس جگہہ بیان سے اوسکے
کچہ غرض نہین ہے ہمین تو فقط اشارہ کرنا طرف ضبط اطراف کے مقصود ہے خصوصاً اوس
صورت مین کہ ائمہ اسلام نے جیسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور حافظ ابن القیم وغیرہما ہین ابن سینا کو
شیخ ملاحدہ اور مقلد نافہم حکما رقد ما ٹہیرایا ہے **ف** رہے حکما ہند سو فیثاغورس حکیم یونانی
کا ایک شخص قلانوس نام شاگرد تہا اوسنے حکیم مذکور سے حکمت سیکہی پہر کسی شہر ہند مین آکر اشاعت
رای اوستاذ کی فرمائی برحمنن ایک مرد جید الذہن ناقد البصر صائب الفکر تہا معرفت عوالم علویہ کا
شوق رکہتا تہا اوسنے حکیم قلانوس سے حکمت اخذ کی اور استفادہ اوسکے علم کا کیا اور اوسکی
صنعت سیکہی جب قلانوس مرگیا برحمنن سردار سارے ہند کا بن بیٹہا لوگون کو تلطیف ابدان
و تہذیب النفس مین رغبت دلائی وہ کہتا تہا جو کوئی شخص اپنے نفس کو مہذب کرے گا اور اس
جہان حرکین سے جلد باہر نکل جائیگا اور اپنے بدن کو ہر طرح کے میل کچیل سے پاک کرے گا اوسکو ہر شی
ظاہر ہونے لگے گی اور وہ ہر غائب کو دیکہنے لگے گا اور ہر امر مقصد پر قادر ہو جائے گا اور

مسرور اور محبور و ملتذ و عاشق بنا رہے گا نہ ملول ہوگا نہ کلیل اوسکو کوئی تکلیف و تعب پہونچیگا
جب اوسنے اون لوگونکو یہ رستہ بتا دیا اور حجج مقنعہ سے احتجاج کیا تو وہ اجتہاد شدید کرنے لگے
لوگ بہت سے فرقے ہین محمد بن یوسف ہروی نے تاریخ ہند مین سارا حال حکماء ہند کا لکہا ہی
پھر بہت سی تاریخین ہند کی فارسی ترکی انگریزی اردو مین لکھی گئین اور نئی دنیا کا حال جسکو
امریکا کہتے ہین بیان کیا گیا تھوڑا سا حال ہند کا ہمنے بھی کتاب حجج الکرامۃ مین لکہا ہی وباللہ
التوفیق وهو المستعان ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم آج سولہوین تاریخ ماہ صفر
سنہ ۱۳۰۴ ہجری روز شنبہ کو یہ رسالہ بمدت ایک ہفتہ مین بحمدہ تعالی تمام ہوا دہم صفر کو لکہنا اوسکا شروع کیا تھا
مجکو امید ہے کہ اس اختصار و جامعیت و صفاء بیان کے ساتھ اردو مین بلکہ اور زبانون مین
بھی کوئی ایسا رسالہ نافعہ واسطے اہل اسلام کے اسوقت تک کسی شہر ہند مین میرے علم مین
لکھا نگیا ہوگا اگرچہ اصل رسالہ عربی جسکا یہ ترجمہ ہے یعنے خبیئۃ الاکوان فی افتراق الامم علی
المذاہب والادیان مطبوع مطبع جوائب واقع بلدۂ قسطنطینیہ جسکو اسلامبول بھی کہتے ہین میری
ہی تالیف ہی لکن اس زمان آخر مین اکثر ہمتین پست ہین کسی کو شوق تحصیل لغت عرب کا
جو زبان ملت اسلامیہ ہے بالکل نہین ہے اور نہ کسیکو توجہ طرف علوم کے ہے اسواسطے ترجمہ
ہونا اوس رسالہ کا اردو زبان مین واسطے نفع انجوان زمان و ابناء دوران خصوصا اپنی
اولاد و احفاد کے لیے مناسب معلوم ہوا کہ ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ کیونکہ حاصل ہونا اسقدر
علم اجمالی کا بھی جو کہ مطابق تحقیقات محققین سابقین و مدققین متاخرین کے ہے اور بعد
تصفح کرنے ایک دفتر عظیم الشان کتب قدیمہ و اسلامیہ کے حاصل ہو سکتا ہے بشرطیکہ
وقت مساعدت کرے اور شوق حصول کمال بھی دامنگیر حال ہو اسوقت پر آشوب مین غنیمت

بارد ہے والحمد للہ اولا و آخرا
وصلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم
آمین

فہرس رسائل اردو بترتیب حروف ہجا

نمبر	نام کتاب	علم کتاب	تعداد اجزاء	سال طبع	بلدۂ طبع
۱	الاحتواء علی مسئلۃ الاستواء	عقائد	۱ج		
۲	ایضاح المحجۃ	فقہ	۶ج ۳ق		آگرہ
۳	اداءۃ الشکر	دربیان صبر وشکر			//
۴	بشارۃ الفساق	حدیث	۴۱ج		//
۵	تمیمۃ الصبی	حدیث	۱ج ۳ق		
۶	ترجمان وہابیہ	تاریخ	۶ج ۳ق		آگرہ
۷	تقویۃ الایمان	حدیث	۵ج		//
۸	ترجمان القرآن	تفسیر			
۹	خیرۃ الخیرہ	تذکرہ اولیائ			
۱۰	دعایۃ الایمان	توحید			
۱۱	زیادۃ الایمان	حدیث	۹ج ۳ق		آگرہ
۱۲	سعۃ المجال	دربیان رزق حلال وحرام			
۱۳	سبیل الرشاد	حدیث			آگرہ
۱۴	صلاح ذات البین	فقہ	۱۰ج ۲ورق		//
۱۵	صدق اللجا	خوف ورجا			//
۱۶	طراز الخمرہ	فقہ	۳ج ۳ق		//
۱۷	عاقبۃ المتقین	حدیث			//
۱۸	غنیۃ القاری	حدیث	۱ج ۳ق		-

نمبر	نام کتاب	علم کتاب	تعداد اجزاء	سال طبع	بلدۂ طبع
۱۹	فتح المغیث	فقہ	اج ۳ ورق		بھوپال
۲۰	فتح الباب	عقائد			آگرہ
۲۱	قوارع اللسان	کبائر ظاہرہ			″
۲۲	قوامع البشر	کبائر ظاہرہ			″
۲۳	قضیۃ المقدور	برزخ			″
۲۴	کشف الغمہ	۳۰ ورقہ			بھوپال
۲۵	مکارم الاخلاق	حدیث			″
۲۶	محو الحوبہ	حدیث	۱ج ۶ ورق		آگرہ
۲۷	محاسن الاعمال	حدیث			″
۲۸	وسیلۃ النجاۃ	حدیث	۱ج ۳ ورق		″

تمت علی ید عبدہ ابی الطیب عفا اللہ عنہ حررہ

۲۹ جمادی الاولی سنہ ۱۳۰۴ ہجری قدسیہ

اللہم صل وسلم علی سیدنا محمد النبی الامی وآلہ عدد ما علمت وملاء ما علمت وزنۃ ما علمت

صحت نامہ رسالہ کشف الغمہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۶	۶	بازری	باررزی
۷	۱۶	اواظہار	اوراظہار
۸	۳	کہ اونہون نے	اوراونہون نے
//	۴	عمار کی	عمار نے تاخیر کی ان
۹	۱	توبرت	تومرت
۲۲	۱	طلاق	نکاح
۲۵	۶	النقائص	النقائض
۳۸	۲	اتباع	یہ اتباع
۴۲	۹	رجعیہ	رجبیہ
//	۱۰	متربصیہ	متربصیہ
۴۸	۱۶	سب	بہت
۵۰	۵	سہت	بہت
۵۸	۱	غلاتہ	غلاۃ
۶۰	۱۶	پیر	ہر
//	//	جو	تو
۶۳	۱۷	اجتہادہی	اجتہادی
۶۸	۲۰	سفاشش	سفارشش